بکر محیط



۱۹۰

اردو --- حکیم اصفونسیں --- مطبع نولکشور لکھنؤ --- ۱۸۸۸ء --- صفحات ۱۳۹

# بحر محیط

جو

علم طب مین اعلی درجہ کی کتاب جامع مسائل طب جدید اور مجموعہ قوانین علمی و عملی ہے اور اپنی ضخامت کے سبب سے مشتمل ہے پانچ جلدون پر

مصنفہ

ارسطوے دوران افلاطون زمان فاضل لوذعی عالم المعی صاحب تصانیف کثیرہ جناب حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی عم فیضہ بدوام الایام واللیالی

جسمین

حضرت مصنف ممدوح نے طب قدیم مین جو کچھ تطویل مل اور زلات مخل تھے انکو نکال کر مسائل اور تجارب جدیدہ حذاق یورپ کے شامل فرمائے ہین اور اپنی تحقیقات اور تجربے بھی اس مندرج کیے ہین

منجملہ

ان پانچ جلدون کے یہ جلد اول

حسب تحریک حضرت مصنف و زیر صحت معظم الیہ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

ماہ جون سنہ ۱۸۸۸ع

# بحر محیط

## رسالۂ اول

از جلد اول کتاب بحر محیط تصنیف حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی مصنف رسالۂ تقریر فی التبخیر ـ

و محاکمات طبیہ ـ و تحفۃ الشفیہ فی بیان ادویۃ الانجریزیہ ـ و ہدیۃ الوفاق فی علاج المراق ـ و تریاق اکبر

و شفاء الوبا ـ و دستور النجات عن مصائب الحمیات ـ و غناء المحتاج الی استخراج المزاج ـ

و منتہی البیان فی تحقیق البحران ـ و رسالۂ معدیہ ـ و کتاب نفس الانتصاب ـ و رسالۂ قولنجیہ ـ

و رسالۂ سوال جواب طبیہ ـ و رسالۂ بیضہ ـ و رسالۂ جنین ـ و علاج الصبیان ـ

و القوانین الشفائیہ بعلاج الحمی الوبائیہ ـ و رسالۂ یادگار احمدی ـ و رسالۂ دو واہ ـ

و رسالۂ نالۂ دل ـ و غیر ذلک من الرسائل فی العلوم العدیدہ ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدک یا من خلقتنا فی احسن تقویم۔ وخصصنا بتعدیل الاسباب الضرور یۃ عن الطبیب والحکیم۔ ونصلی علی نبیک الکریم۔ الذی داوی الارواح العلیلۃ بطب الدین القویم وعلی آلہ واصحابہ الی ماتجری علی الارض النسیم۔ اما بعد جو حضرات قدسی صفات بوقلمونی روزگار اور نیرنگی دور دوار کو بدیدہ بصیرت ملاحظہ کرتے ہین انپر یہ بات مخفی نہین ہے کہ از ابتداے آدم تا ایندم لاکھون کرورون انسان بہائم کی طرح ایسے ملک عدم مین پنہان ہوے ہین کہ کوئی اُنکے نام ونشان سے بھی واقف نہین ہے ادانی اور اوسط الناس کا کیا ذکر بڑے بڑے شاہان تاجدار اور مالداران ذی اقتدار حباب وار بنے اور مٹ گئے جیسے خالی ہاتھ آئے تھے ویسے ہی خالی ہاتھ سفاک عدم مین چلے گئے دولت وحشمت صولت ومکنت یہان کی یہین چھوڑ گئے

نظم

وہ سب زیر زمین ہین جو کبھی فرش قالی تھے ✤ وہ ہین پامال دنیا جو کہ رکھتے طبع عالی تھے ✤ جہان گو کہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے ✤ سکندر جب گیا دنیا سے دونون ہاتھ خالی تھے ✤

نظم دیگر

گیا جہان سے جب شاہ رومی اسکندر ✤ بلا وزیرون کو کہنے لگا بدیدہ تر ✤ کفن سے ہاتھون کو کر دیجیو مرے باہر ✤ کہ تا کہ خلق خدا دیکھ کر کہین یکسر ✤ جو خالی ہاتھ تھے آئے سو خالی ہاتھ چلے ✤ نہ لے کے حشمت دنیا کچھ اپنے ساتھ چلے ✤ البتہ جو کوئی شخص کوئی کام بہبودی اور خیر خواہی کا اپنی قوم کے واسطے کر جاتا ہے تا قیام قیامت نام اُسکا نیکی کے ساتھ صفحۂ روزگار پر رہ جاتا ہے

نظم

کیا کیا جہان مین ہو چکے شاہان ذی کرم ✤ کس کس طرح کا رکھتے تھے ساتھ اپنے وہ حشم ✤ آخر گئے جہان سے تنہا سوئے عدم ✤

دارا کہان کہان ہے سکندر کہان ہے جم ۂ کوئی یہان رہا ہے نہ کوئی یہان رہے ۂ کچھ اپنی ظفر بت تو
نکوئی یہان رہے ۂ جو کچھ انسان اپنی قوم کے واسطے نیکی یادگار چھوڑ جاویگا جب تک دنیا قائم رہیگی تو
اُسکے فیض کا جلوہ دکھاتا رہیگا چنانچہ ہزارہا ایجادات اور اختراعات اور تصنیفات قدما کی اب تک اُنکے
نام کو زندہ کر رہی ہین اور نیکی کے پھل سے اب تک وہ لوگ متمتع ہو رہے ہین پس ہر ذی عقل پر واجب ہے
کہ حتی الامکان کوئی ایجاد یا کوئی یادگار اپنا ایسا دنیا مین چھوڑ جاوے جو قیام دنیا تک اُسکا نام رہجاوے
اور بنی نوع کو اُس سے فائدہ پہونچتا رہے ہر چند اکثر ایسی اولوالعزمیون کا انصرام بغیر دولت و حکومت کے
انجام نہین پا سکتا ہے ریل کا ایجاد کرنا یا تار برقی کا قائم کرنا کسی جز و ضعیف تہیدست سے کب ممکن تھا
فلسفۂ یونانی کبھی ملک عرب مین رواج نہ پاتی اگر خلفاء عباسیہ کی ہمت اسطرف توجہ نفرماتی - یہ بندۂ حقیران
ہیچمدان اصغر حسین بے سرو سامان جو ایک زمان دراز سے بتقاضاے جوش ہمدردی قومی ہزار
دل و جان سے چاہتا ہے کہ علم طب جسکا موضوع بدن انسانی خلیفۃ الرحمانی ہے اور غرض و غایت
اُسکی حفظ صحت و جان ہے ترقی و تہذیب اُسکی جس طرح مصر و قسطنطنیہ اور تونس اور بیروت وغیرہ
بلاد اسلام مین ہوئی ہے اُسی طرح ہندوستان مین بھی رواج پاوے مگر یہ بات کسی طرح ایک جز و ضعیف
و ناتوان سے ممکن الوقوع نہین ہے طب جدید کا رواج خدیو مصر کی صرف ہمت سے اسطرح ہوا کہ انھون نے
بلاد یورپ سے ایک گروہ حکماء نامی و گرامی کا طلب فرما کر حکماء ترک و عرب کو تعلیم ڈاکٹری کی دلوا کر کتابین
ڈاکٹری کی بزبان عربی ترجمہ اور تالیف کرائین اور بمشورہ حذاق الاطباء کاملین فریقین کے مسائل
و تجارب جدیدہ یورپ کے شامل طب قدیم کے کیے گئے اور طب قدیم مین جو کچھ تطویل محل یا ز آلات مخل تھے
اُنکو نکال کر جدید کتابین مدوّن فرمائین اور انھین کتابون کا درس مدارس جدیدہ و مکاتب جدیدہ
مین رائج فرمایا اور ایک بڑا سررشتہ تعلیم طب جدید کا قرار دیا اور رئیس الجماعہ اور مترجم اور مؤلف کتب
اس علم کے جناب کلوت بیگ اور جورجی فیدال اور محمد شافعی اور ڈاکٹر پیرا و شیخ ابراہیم عبد الغفار
دسوقی اور شیخ خلیل حنفی اور آفندی محمد شافعی اور ڈاکٹر بیرون اور محمد تونسی وغیرہم علماے کرام اور
حکماے اعلام مقرر ہوے اور کتابین مثل منحہ و قانون الصحہ و سراج الوہاج و توضیح فی اصول التشریح
و مصباح الوضاح فی علاج الجراح و اصول التشریح وغیرہا تصنیف ہوئین ہزارہا روپیہ اسکے اہتمام مین
صرف کیا گیا سررشتہ صحت عمومی کا قائم کیا گیا کاش ہمارے ملک کے رؤساء عظام اسطرف عنان عزیمت
متوجہ فرماوین تو بالضرور یہان بھی طب جدید رواج پا سکتی ہے لا اقل اسیقدر ہو جاوے کہ کتب مذکورہ
مصر سے منگوا کر ترجمہ کرائی جاوین اور مدارس طبیہ مقرر ہو کر اُن مدارس مین تعلیم طب جدیدہ

رواج دیا جاوے تو کسیقدر بہبود ملک کی ہو سکتی ہے مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ ہماری امید کی
بر آمد کا کوئی نشان نظر نہین آتا ہے بہر کیف بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ کے اِس حقیر بے بضاعت نے
حسب تحریک بعض احباب کے جنمین زیادہ تر محرک مولوی حکیم محمد صالح صاحب رئیس پھلت ہین
یہ قصد کیا ہے کہ مطالب رسائل طب جدید کے بقدر امکان کتب عربیہ وغیرہ سے اخذ کر کے شائع کرے
اور اُسمین اپنے تجارب اور تحقیقات بھی شامل ہون کیا عجب ہے کہ زمانہ آیندہ مین اور کوئی خیر خواہ قوم
صاحب ہمت وعزم ہمارا ہم خیال پیدا ہو کر اسکی ترقی پر کمر ہمت چست باندھے اور اِسی طرح بتدریج
زمانۂ دراز مین یہ فن عمدہ و کار آمد ہم لوگون مین بھی اشاعت پاوے جس سے اطبا اور وزگار اور
بھی ڈاکٹران نامدار کو نفع پہونچے اور اُنکے فیض سے ہزارہا بندگان خدا امراض صعب سے نجات پائین
اور کسیقدر اجر اسکا اِس عاصی کے بھی ہاتھ آئے اور نام اِس گمنام کا زمرۂ اول المترجمین مین رکھا جائے
لہذا یہ کتاب جامع مسائل طب جدید کی لکھنا شروع کی ہے چونکہ یہ علم بہت بڑا ہے اور مدت ممتد مین
انصرام اسکا متخیل ہے اور بنظر اپنے قوی اور اپنی عمر کے امید نہین ہے کہ اختتام اِسکا ہو سکے
اِلّا ماشاء اللہ اور بھی جب یہ کتاب ضخیم مرتب ہو جاویگی تو کیا عجب ہے کہ بلحاظ ضخامت اور مصارف
یکمشت کے انطباع اسکا حیز التوا مین پڑ جاوے اسواسطے یہ طریقہ مستحسن نظر آیا کہ اِس کتاب کی پانچ جلدین
ہون اور ہر ہر جلد مشتمل بر چند رسائل ہووے اور ایک ایک رسالہ جسطرح مرتب ہوتا جاوے قالب طبع
مین آتا جاوے پس یہ ترتیب قرار دی گئی **جلد اول** نظریات مین مشتمل اوپر پانچ رسالون کے
رسالۂ اول بیان مین تعریف اور موضوع اور غرض علم طب کے اور بیان تاریخی اس علم کا کہ کب سے
کسطرح رواج اسکا روے زمین پر ہوا اور صحت و مرض کی تعریف اور موت وحیات کی تعریف
اور اسباب حدوث مرض کے رسالۂ دوم بیان مین ارکان و اخلاط و قوی و امزجہ و ارواح و افعال کے
رسالۂ سوم تشریح مین بنیۂ انسانی کے رسالۂ چہارم بیان امراض مین علی العموم یعنی القول
کلی اسمین توضیح اسباب مذکورہ رسالۂ اول کی ہوگی اور اسی کے ضمن مین بیان سموم وغیرہ کا ہوگا
رسالۂ پنجم مین بیان عمر مرض اور زمانۂ ابتدا اور اشتداد اور توقف اور انحطاط کا اور بھی مستند رہیگا
یعنی کون حالت کس مرض کی مستند رہے **جلد دوم** بیان مین عملی طب کے اور اِسمین سات رسالہ مین
رسالۂ اول بیان معالجات کا بقاعدہ کلی رسالۂ دوم مین بیان طریق علاج کا اسمین فصد اور
جونکین لگانے کا اور مسہل اور تشریط اور حجامت اور بزل وغیرہ دستکاریون کا بیان ہے رسالۂ سوم
بیان مین امراض عامہ کے یعنی وہ امراض کہ تمام بدن مین ساری ہون مثل تپ وغیرہ کے یا انکا بہر حقیقت

پیدا ہو سکتے ہوں تخصیص کسی عضو خاص کی نہو رسالہ چہارم مین بیان امراض مخصوصہ کا عضو خاص کے ساتھ مثل درد سر وغیرہ کے رسالہ پنجم مین مشاہدات طبیہ کا بیان یعنی طریقہ دیکھنے مریض کا اور تشخیص مرض کا اس بحث کی تفصیل طب قدیم مین اس طرح پر نہین ہے جیسی طب جدید مین ہے اور اسی کے ضمن مین بیان مسماعہ صدریہ یعنی استی تھس کوپ اور بلعینی کل تھرما میٹر اور نبض اور قارورہ اور مسور تنفس وغیرہ کا ہو گا رسالہ ششم مین بیان ادویہ مفردہ کا جو طب قدیم یا طب جدید مین مستعمل ہین اور بھی وہ بوٹیان جو مؤلف نے ملک مالوہ مین تحقیق کی ہین رسالہ ہفتم مین بیان ادویہ مرکبہ مستعملہ طب قدیم وجدید کا اور بعض مرکبات مخترعہ مؤلف جلد سوم بیان مین طب شرعی کے کہ اسکو طب سیاسی بھی کہتے ہین یہ مبحث بھی طب قدیم مین نہین ہے اسی علم کے ذریعہ سے شہادت ڈاکٹر کی معاملات فوجداری وغیرہ مین لی جاتی ہے اور یہ جلد مشتمل ہے تین رسائل پر رسالہ اول مین موت کے اسباب یعنی غشی سے مرا یا مرگ مفاجات سے یا پھانسی سے یا صدمہ بجلی سے یا زہر سے یا ضرب شدید سے وغیر ذلک رسالہ دوم متعلق بمعاملہ زنا بالجبر و اغلام و اسقاط حمل و بچہ کشی رسالہ سوم دریافت کرنا اس امر کا کہ آیا درحقیقت حالت جنون ہے یا اپنے تئین مجنون بنایا ہے جلد چہارم بیان مین طریقہ صحت عمومی کے جسکو تعلق میونسپلٹی سے ہے اسمین دو رسالہ ہین رسالہ اول طریق آبادی شہر و دہ و بنا ے مکانات معابد وغیرہ رسالہ دوم طریق صفائی ہوا ے شہر و انتظام فروخت اشیا وغیرہ جلد پنجم بیان مین طب عسکری کے اسمین دو رسالہ ہین رسالہ اول مین بیان امراض و معالجات کا جو سفر مین جہاز کے عارض ہوتے ہین رسالہ دوم مین طریقہ چھاؤنی ڈالنے کا اور تدابیر اسوقت کی جب فوج مین وبا آوے — اور نام اس کتاب کا بحر محیط رکھا ہے امید ارباب انصاف سے یہ ہے کہ اشاعت مین اس کتاب کے بذل ہمت فرمائین اور اس فقیر حقیر کو بدعاے خیر یاد کرین اگر کسی جگہ بتقاضاے بشریت سہو و خطا معلوم ہو اسکو دامن عفو سے چھپا دین وما توفیقی الا باللہ و ہو حسبی و نعم الوکیل —



## رسالہ اول بیان مین تعریف اور موضوع اور غایت اور حالات تاریخی طب کے

ہر چند اہل ہند اپنے مذاق کے موافق کہتے ہین کہ یہ علم دھنتر بید سے پیدا ہوا اور دھنتر سمندر سے پیدا ہوے تھے اور وہ ایک اوتار تھے مگر حق یہ ہے کہ علم طب اسوقت سے پیدا ہوا جس وقت سے کہ آدمی پیدا ہوا اسواسطے کہ آدمی کے حیات کے ساتھ لحوق امراض بھی متعلق ہے اور بشہادت اکثر ادیان کے جب خلاق عالم نے آدم کو پیدا کیا تو اکثر امور متعلق تمدن و معیشت کے جو جوش آمد وہ تعلیم کیے جب اولاد آدم جا بجا اقالیم مین منتشر ہوئی جس اقلیم مین جسکو کوئی بیماری ہوئی اسنے علاج کا تجربہ کیا

اسیواسطے ہر اقلیم کے آدمی مثل ہندوستان و چین و یونان و مصر کے اپنے اپنے تئین موجد اس علم کا
قرار دیتے ہین مگر حق ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ کتب یونانیون سے واضح ہے کہ ابتداءً جو علاج
کسی شخص کے تجربہ مین آیا اُسنے دوسرے مریض کو بتایا چند مدت تک یہی طریقہ زبانی سینہ بسینہ کا رہا
بعدہ اہل تجربہ نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جو دوا کسی مرض کی کسی کے تجربہ مین آئی اُسنے ایک ورق پر لکھکر
معابد اور گذرگاہ عوام پر آویزان کردی چند مدت تک یہی طریق رہا ازان بعد بقول عرب حضرت سلیمان کو
بطریق وحی آسمانی نظریات و عملیات اس فن کی القا ہوئی حضرت سلیمان نے اسقلینوس حکیم کو اسکی تعلیم کی
اور سلسلہ تعلیم کا جاری ہوا اور بیشتر مورخین یونان وغیرہ کا یہ قول ہے کہ بقراط کے زمانہ تک وہی طریقہ
اوراق پر لکھکر آویزان کرنے کا تھا ابقراط حکیم یونانی نے اُن سب اوراق کو اور بھی علم سینہ بسینہ کو مدون
کیا اور اپنے وطن خفیہ و ظاہر اور بھی مصر مین درس و تدریس اسکی جاری کی اسیواسطے اُسکو ملقب با بو الطب
کیا ہے اور یونان کے ملک مین اور مصر مین اسی نے رواج دیا ہے یہ حکیم چار سو برس پیشتر ولادت
مسیح علیہ السلام سے پیدا ہوا تھا اُسنے سب امراض اور اُنکی تشخیص اور اسباب و علامات و معالجات
مدون کیے اور اس بات مین غور کیا کہ تشخیص امراض کی بغیر دیکھنے تشریح جسم انسان کے مشکل ہے بنابران
خفیہ بوقت شب مقابر مین مردون کی لاش چاک کرکے دیکھا کرتا تھا جس سے علم تشریح قائم ہوا اور رسائل
طب اور تشریح مین تصنیف کیے اور ترکیب بدن انسان کی اشیاء جامدہ اور سائلہ اور ارواح اور
اخلاط اربعہ یعنی بلغم اور صفرا اور سودا اور خون سے اور تکون ان اخلاط اربعہ کا عناصر اربعہ یعنی خاک
باد و آب و آتش سے قرار دیا اور اوردہ اور اعصاب اور شرائین اور اوتار وغیرہ اعضاء جسم کی تشریح اور
منافع لکھے اور استقرار نطفہ کی کیفیت ظاہر کی اسکے انتقال کے بعد اور ترقی اس علم کی ہوئی خصوصاً بلدہ آتھنز
یعنی مدینۃ الحکماء اور شہر اسکندریہ مین حکیم سقراط اور افلاطون اور اقسنفون اور ارسطاطالیس اور ثیوفرسطوس
وغیرہ نے خوب ترقی اسکی کی چنانچہ ان حکما کی تصنیفات اب تک جرمن وغیرہ مین موجود ہین اسکے بعد
یونان مین تنزل آیا اور مصر مین ترقی شروع ہوئی اور سلاطین بطلیموس نے اشاعت علم پر کمر ہمت چست
باندھی اور حکیم ارسسترطوس ۔ اور ہیروفلوس ۔ اور جالینوس ۔ اور اسقلبیدیس ۔ اور روفس ۔ اور
قلسوس وغیرہ حکماے نامی نے ترقی علم تشریح وغیرہ فنون طبیہ مین کی مگر اس زمانہ مین بھی تعصب کا
مرتبہ ایسا بڑھا ہوا تھا کہ جالینوس وغیرہ حکماے متقدمین کے اقوال کو جو حکیم متاخر تردید کرتا اسکے لوگ
دشمن ہو جاتے تھے اور اُسکو کافر اور مرتد کہتے تھے غرضکہ جب فتوحات اسلام کی ہوئین زمانہ خلفاء عباسیہ
شیوع اس علم کا مسلمانون مین ہوا اور علوم یونانی زبان یونانی سے بزبان عربی منقول ہوے

اُسوقت بھی مصر دار العلوم تھا کسواسطے کہ کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ زمانہ بقراط سے قبل علم طب کی
مصر مین قائم ہوئی پہلے پہل بقراط نے بناء مارستان یعنی بیت المرضیٰ یا دار المرضیٰ یا دار الشفا جس کو
شفاخانہ کہتے ہین قائم کی پھر اور شفاخانے بنے۔ مارستان معرب بیمارستان کا ہے اور زبان عربی مین
متداول ہے مسلمانون مین ابتدا ولید بن عبد الملک نے ۸۸ھ ہجری مین مارستان بنایا اور طبیب اور
خادم واسطے معالجہ بیمارون کے مقرر کیے اور مجذومون کے واسطے آبادی سے علحدہ مکان مقرر فرمایا
اسیطرح اندھون کے واسطے ایک مکان بنوایا اور سب کے واسطے خوراک اور اہل خدمت اپنی سرکار سے
مقرر کردیے اسیطرح ترقی اور رواج شفاخانون کا ہوا چنانچہ جامع ابن طولون ۲۶۱ھ ہجری مین
احمد بن طولون نے تعمیر کیا جس مین دواخانہ بھی تھا اور شربت اور معاجین مرکب تیار رہتے تھے اور اطبا وغیرہ
بیمارون کے واسطے نوکر تھے اسیطرح مارستان قرافہ مصر اور قرافہ کے درمیان مین عالیشان شفاخانہ تھا
جسکا اب اثر و نشان بھی باقی نہین ہے اور ۲۶۱ھ ہجری مین ایک پہاڑ پر جسکا نام تنور فرعون ہے ایک
شفاخانہ تھا اُسمین مجانین کا محبس علحدہ تھا اور بیمارون کے واسطے مکانات علحدہ تھے اور دوا اور
خوراک اور فرش اور لباس کی بھی خبرگیری کی جاتی تھی مارستان کافور ۳۴۶ھ ہجری مین کافور اخشیدی نے
قائم کیا تھا مارستان مغافر بعہد خلیفہ متوکل علی اللہ کے فتح بن خاقان نے سرزمین مغافر مین بنایا تھا
مارستان کبیر منصوری اسکی بنا اسطرح پڑی کہ ملک منصور قلاوون صالحی نے جب ۶۷۵ھ ہجری مین
روم پر قصد چڑھائی کا کیا دمشق کے مقام مین اسکو عارضہ قولنج کا ہوا مارستان نور الدین شہید مین اسکا
علاج ہوا کہ اسکو صحت ہوگئی اُسوقت اسنے نذر مانی کہ اگر حق تعالیٰ کامیاب کریگا تو مین بھی ایک مارستان
بناؤنگا چنانچہ اللہ نے اسکی مراد پوری کی اسنے محل دار قطبیہ ملکیت مونسہ خاتون کا بمعاوضہ جواہر مرد کے
لیکر ۶۸۳ھ مین مارستان عالیشان بنایا اور اُسمین ایک نہر پر فضا بنوائی اور مکانات متعدد تعمیر کیے
اور مدرسہ منصوریہ بنوایا اُس مدرسہ کی دیوار کی بنا کھودی جاتی تھی کہ زمین سے ایک حقہ مسی اور ایک
قمقمہ مسی نکلا اُسمین بہت سے نگینہ الماس اور یاقوت وغیرہ جواہرات کے اور موتی اور سونا تھا کہ وہ سب
خزانہ سلطانی مین داخل کیا گیا اور واسطے صرف مارستان اور مدرسہ کے جاگیر مقرر کردی یتیم طلبہ کے واسطے
نفقات مقرر ہوئے دواخانہ بہت بڑا تیار کیا مریضون کی خدمت کے واسطے مرد اور عورت خدمتگار اسمین نوکر ہوے
اور مکانات جداگانہ ہر مرض کے مریض کے واسطے بنوائے ایک مکان خاص تپ کے بیمارون کے
واسطے اور ایک مکان خاص آنکھ کے مریضون کے واسطے اور ایک مکان بیمار عورتون کے واسطے اور ایک
مکان علحدہ کھانا پکانے کے واسطے اور دوائین بنانے کے واسطے اور ایک مکان دواؤن کے رکھنے کے واسطے

جسمین معاجین ایک جگہ ہا اور عرق ایک جگہ اسیطرح ایک قسم کی دوا ایک ایک جگہ رکھی رہے بنوایا اور
ایک مکان طبیب معالج کی نشست کا اور ایک مکان واسطے ورس طب کے مقرر کیا اور تعداد مریضون
کی محدود نہین کی اور نہ مدت اقامت مریضون کی معین کی اور متولی اور خادم اس مارستان کے
بکثرت تھے اور وقف نامہ مین یہ وصیت لکھدی کہ میری اولاد اسی طرح جاری رکھے جب اولاد بھی نہ رہے
توجو حاکم وقت ہو وہ اسکا متکفل رہے علی ہذا مارستان مؤیدی ۸۲۳ھ ہجری مین تعمیر ہوا
غرض ہماری بیان سے ان حالات تاریخی کے یہ ہے کہ معائنہ سے کتب تواریخ کے یہ بات متحقق ہوتی ہے
کہ زمان پاستان مسلمانون مین اس علم کو بہت فروغ تھا اور مصر بہت بڑا دار العلم تھا آخر کار انقلاب
ادوار سے مرور دہور مین اس علم کو تنزل لاحق ہوا اور مسلمانان ہند مین یہ علم زمانہ محمود غزنوی سے
ہندوستان مین آیا کیونکہ ۳۹۱ھ سے محمود نے ہندوستان پر حملے شروع کیے بارہ حملون کے بعد
اسکو فتوحات ہوئین اسی زمانہ سے مسلمانون کی جڑ ہندوستان مین قائم ہوئی اور اطبا اسلام کے
قدم نئے اور رواج طب قدیم کا شروع ہوا اور کسی قدر فروغ اس علم کا علوی خان کے زمانہ تک جو
نادرشاہ کے عہد مین تھے رہا مگر کوئی جدید ترقی یہان نہین ہوئی البتہ ممالک یورپ مین ترقیات ہوئی تھین
اور یہان تو فقط معالجات تھوڑے تھوڑے تجربہ مین آتے تھے دگر ہیچ لیکن علوی خان کے بعد سے
تنزل شروع ہوا یہان تک کہ اب گویا وجود طب کا کتابون مین رہ گیا ہے باقی خیریت ہے۔ حاشا کہ ہمارا
روے سخن طرف اپنے معاصر کاملین کے نہین ہے مگر ہم شہادت دیتے ہین اس امر کی کہ ہمارے بعض حذاق
جو مشار الیہ بالبنان ہین جملہ کتب درسیہ طب قدیم کے ماہر و عالم ہین لیکن فی نفسہ طب قدیم ہماری بسبب
نہ شامل ہونے طب جدید کے ناقص ہورہی ہے اسپر غضب یہ ہے کہ بعض حضرات یہ بھی نہین جانتے کہ
قانون شیخ اور ماتہ مسیحی اور تذکرہ داؤد انطاکی اور کامل الصناعہ کس جنگل کی بوٹیان ہین۔ اسیطرح مصر مین
بھی رفتہ رفتہ چراغ اسکا گل ہوگیا تھا مگر محمد علی پاشا خدیو مصر نے اسکو پھر زندہ کیا اور حمرا پان بنادیا اب
مصر کے طبیب بقاعدہ طب جدید کے مداوات مرضا کرتے ہین اور دستکاری مین بڑے مشاق ہین اور
بہت مدارس طب جدید کے جاری ہوگئے ہین اور اعمال جراحی کے سکھائے جاتے ہین یہی ہماری تمنا ہی
کہ ہندوستان مین بھی ہمارے رؤسا قوم اسکو ترقی بخشین اور بنظر حالت موجودہ کے ہمارے ہم فنون برادری
کو اپنے اخلاف کو طب قدیم بقدر ضرورت تعلیم دیکر میڈیکل اسکولون مین تعلیم ڈاکٹری کی دلوادین اور کتب جدید
طب مصر سے منگواکر مطالعہ کرین اور اپنا دستور العمل قرار دین اور انکے ترجمے کرکے شائع کرین اور اس
تالیف خفیف کو بچشم انصاف ملاحظہ فرمادین اور بنظر قومی ہمدردی کے شائع کرین چونکہ اسقدر حال تاریخی

اس موقع کے واسطے کافی ہے لہذا اب بیان تعریف اور موضوع اور غایت طب کا لکھا جاتا ہے
**تعریف و موضوع و غرض طب** شیخ نے تعریف علم طب کی یہ لکھی ہے کہ ایک علم ہے جس سے احوال
بدن انسان کا من حیث صحت و زوال صحت کے معلوم ہوتا ہے تاکہ صحت حاصلہ کا حفظ اور صحت زائلہ کا
استرداد کریکے اسکے معانی اور الفاظ پر طب قدیم مین طرح طرح کے اعتراضات ہوئے ہین اور انکے جوابات
دیئے گئے ہین اور بہت کچھ تطویل مخل ہوئی ہے جس سے ذہن آدمی کا پریشان ہوتا ہے پس اس قسم کے
مباحث کتب درسیہ قدیم سے لائق حذف و اخراج کے ہین - طب جدید مین علم انسانی طب کی یہ تعریف لکھی ہے
کہ طب عبارت ہے معرفت عوارض و امراض جسم انسانی اور انکے معالجات سے اور غرض اور غایت اس
علم کی حفظ صحت انسانی اور شفاء امراض جسمانی ہے اور موضوع اسکا بدن انسان ہے **صحت کا بیان**
صحت عبارت ہے درستی و انتظام وظائف اعضاء سے یعنی جس عضو کا جو کام ہے وہ اپنا کام بخوبی انجام دیوے
اور مرض عبارت اس سے ہے کہ انتظام وظائف اعضا مین کچھ خلل واقع ہو جاوے اس بحث کو بھی شروح
اور حواشی کتب طب قدیم مین بہت کچھ طول دیا ہے جسمین طالب علم کا وقت ضائع ہوتا ہے اور حصول علم مین
تعویق ہوتی ہے **حیات** یعنی زندگی عبارت اس سے ہے کہ وظائف اعضا موجود ہون عام اس سے
کہ وہ وظائف انتظام اور درستی کے ساتھ ہون یا نہون اور جب وظائف اعضا باطل و معدوم ہو جاتے ہین
اسکا نام موت ہے پھر موت کی دو قسمین ہین ایک موت طبیعی یہ اسکو کہتے ہین کہ بسبب تقادم سن کے وظائف
اعضا مین بتدریج فتور آتے آتے باطل ہو جاوین اور موت غیر طبیعی یہ ہے کہ بسبب عوارض و امراض کے
اعضا مین فتور آکر وظائف انکے معدوم ہو جاوین یا آدمی اپنی حماقت سے خودکشی کرے یا دوسرا شخص
اسکو مار ڈالے یا غرق و حرق کے صدمہ سے مر جاوے **بیان اسباب صحت و مرض** کا جاننا چاہیے
کہ انسان کو جب کوئی بیماری ہوتی ہے ضرور اسکا کوئی سبب ہوتا ہے بے سبب ہرگز بیماری
نہین ہو سکتی ہے اور سبب کے دریافت ہونے سے بڑی مدد علاج مین ملتی ہے کیونکہ ازالہ سبب موجب ازالہ
مسبب کا ہوتا ہے پس سبب کی دو قسمین ہین ایک سبب داخلی دوسرا سبب خارجی سبب داخلی اسکو
کہتے ہین کہ داخل بدن سے پیدا ہوا ہو اور سبب خارجی عبارت اس سے ہے کہ خارج بدن سے بدن مین
وارد ہوا ہو پس سبب داخلی سات ہین ایک اغذیہ دوسرے اشربہ اعتقادیہ تیسرے اشربہ دوائیہ چوتھے
مخدرات پانچوین ادویہ چھٹے اسباب معدیہ داخلیہ یعنی بعضے امراض متوارثہ پیدا ہوتے ہین ساتوین
اسباب قلبیہ - اور اسباب خارجی کی تیرہ قسمین ہین ایک ہوا ارضی یعنی وہ ہوا جو زمین سے آسمان تک بھری ہے
اور ہمارے جسم کو سب طرف سے محیط ہے - دوسری لباس یعنی کپڑے جو ہم پہنتے ہین - تیسری مکان جس مین

رسالۂ اول

لیتے ہین اور بعضے خشت خام سے بعضے خشت پختہ اور چونہ اور گچ سے بعضے لکڑی کے بعضے پتھر کے مکانات بناتے ہین اور وضع مکان مین اور وسعت اور تنگی فضا اور تقسیم مین کمرون اور دالانون اور رخ مین دروازون اور کھڑکیون کے اختلاف ہوتے ہین پس جسقدر مکانات تنگ و تاریک ہونگے وہان کی سکونت جسم کو مستعد واسطے ضعف اور سقوط قوت کے کریگی گنجان آبادی مین رہنا بہ نسبت دیہات کی سکونت کے مضر صحت ہے اور جسم کو زیادہ آمادہ واسطے قبول مرض کے کرتا ہے اور بیوت اخلیہ یعنی بم پولیس اور حمام اور مذابح اور گڑھیون اور ڈبرون اور نالون اور مرگھٹون اور ان گڑھون کے قریب کے مکانون مین جہان آب راکد اور سڑا ہوا ہو یا جہان اشجار خبیثہ مثل تمبرا اور ببول وغیرہ کے بکثرت ہون مضر صحت ہے کہ اسکا بیان مفصل کیا جائیگا **بیان اقالیم** اقالیم کا مزاج بسبب قرب و بعد شمس اور درجات طول و عرض اور جبال اور انہار وغیرہ کے مختلف ہوتا ہے کوئی بلاد گرم ہین کوئی سرد ہین کوئی معتدل ہین چنانچہ بلاد تحت خط استوا یا اُسکے قرب کے مثل بلاد زنج و بربر و حبشہ و یمن اور امریکاے جنوبی اور اکثر بلاد ہند قریب باعتدال ہین اور خلقت مین بھی سکان اقالیم مختلف ہوتے ہین بعض اقالیم کے سیاہ رنگ اور بعض کے گندم گون بعض سپید رنگ بعض سرخ و سپید بعض کے بال مجعّد بعض کی ناکین چپٹی اور ہونٹ موٹے ہوتے ہین بعض کا نمو بہت جلد ہوتا ہے اور عمر بھی کوتاہ ہوتی ہے کہ اسکا بیان مفصل بھی لکھا جاویگا **بیان فصول** یعنی تبدیل فصل سے جو بیماری ہوتی ہے مثلاً جب جاڑے کی فصل آتی ہے بلغمی مزاجون کو زکام وغیرہ امراض بارده لاحق ہوتے ہین **بیان استحمامات** یعنی میل جو بدن کی جلد پر پیدا ہوتا ہے یا خارج سے گرد و غبار جسم کے اوپر بیٹھ جاتا ہے اُسکی صفائی کے واسطے یا گرمی دور کرنے کے واسطے یا نجاست رفع کرنے کے واسطے ضرورت نہانے کی ہوتی ہے پس اگر غسل نہ کیا جاوے اور مدت گذر جاوے تو مسامات جلد کے بند ہو جاتے ہین اور افرازات کا خارج ہونا بند ہو جاتا ہے اور فعل استنشاق مین فتور پڑتا ہے اور یہ امر موجب بیماری کا ہوتا ہے باقی کلام تفصیلی اسکا آگے لکھا جاویگا **بیان تدہین** اکثر نضارت و تازگی اور تفریح کے واسطے [illegible] تدہین بدن کی کی جاتی ہے اور بعض بلاد ایسے ہین کہ وہان تدہین واسطے رفع یبوست اور نداوت جسم کے واجب ہے اگر اس عمل کو معتاد ہین اسکے ترک کردین تو امراض جلدیہ اور تپ وغیرہ لاحق ہو جاوینگی ایسے شہرون مین جو دوسرے ملک کا آدمی جاوے اُسپر واجب ہے کہ تدہین کیا کرے ہمنے اپنے مطب مین دیکھا کہ ایک شخص بنگالہ مین گئے اُنکو تدہین کی عادت نہ تھی آخرکار خارش شدید مین مدتون مبتلا رہے جب وہان سے واپس آئے اُسوقت علاج سے آرام ہوا ایسے ہی ایک بنگالی کو فرخ آباد مین دو ہفتہ تک کسی وجہ سے نوبت تدہین کی نہ پہونچی طبیعت اُنکی بدمزہ ہوئی جب پھر تدہین شروع ہوئی تب صحت پائی

رسالہ اول

لیتے ہین اور بعضے خشت خام سے بعضے خشت پختہ اور چونہ اور گچ سے بعضے لکڑی کے بعضے پتھر کے مکانات
بناتے ہین اور وضع مکان مین اور وسعت اور تنگی فضا اور تقسیم مین کمرون اور دالانون اور رُخ مین دروازون
اور کھڑکیون کے اختلاف ہوتے ہین پس جسقدر مکانات تنگ و تاریک ہونگے وہان کی سکونت جسم کو
مستعد واسطے ضعف اور سقوط قوت کے کریگی گنجان آبادی مین رہنا بہ نسبت دیہات کی سکونت کے
مضر صحت ہے اور جسم کو زیادہ آمادہ واسطے قبول مرض کے کرتا ہے اور بیوت اخلیہ یعنی بم پولیس اور حمام
اور مذابح اور گڑھیون اور ڈبرون اور نالون اور مرگھٹون اور اُن گڑھون کے قریب کے مکانون مین
جہان آب راکد اور سڑا ہوا ہو یا جہان اشجار خبیثہ مثل تمہرا اور ببول وغیرہ کے بکثرت ہون مضر صحت ہین
کہ اسکا بیان مفصل کیا جائیگا **بیان اقالیم** اقالیم کا مزاج بسبب قرب و بعد شمس اور درجات طول و عرض اور
جبال اور انہار وغیرہ کے مختلف ہوتا ہے کوئی بلاد گرم ہین کوئی سرد ہین کوئی معتدل ہین چنانچہ بلاد تحت خط استوا
یا اُسکے قرب کے مثل بلاد زنج و بربر و حبشہ و مین اور امریکاے جنوبی اور اکثر بلاد ہند قریب باعتدال ہین
اور خلقت مین بھی سکان اقالیم مختلف ہوتے ہین بعض اقالیم کے سیاہ رنگ اور بعض کے گندم گون بعض
سپید رنگ بعض سرخ و سپید بعض کے بال مجعد بعض کی ناکین چپٹی اور ہونٹ موٹے ہوتے ہین بعض کا
نمو بہت جلد ہوتا ہے اور عمر بھی کوتاہ ہوتی ہے کہ اسکا بیان مفصل بھی لکھا جاویگا **بیان فصول** یعنی
تبدیل فصل سے جو بیماری ہوتی ہے مثلاً جب جاڑے کی فصل آتی ہے بلغمی مزاجون کو زکام وغیرہ امراض بارِدہ
لاحق ہوتے ہین **بیان استحمامات** میل جو بدن کی جلد پر پیدا ہوتا ہے یا خارج سے گرد و غبار جسم کے اوپر
بیٹھ جاتا ہے اُسکی صفائی کے واسطے یا گرمی دور کرنے کے واسطے یا نجاست رفع کرنے کے واسطے ضرورت
نہانے کی ہوتی ہے پس اگر غسل نہ کیا جاوے اور مدت گذر جاوے تو مسامات جلد کے بند ہو جاتے ہین
اور افرازات کا خارج ہونا بند ہو جاتا ہے اور فعل استنشاق مین فتور پڑتا ہے اور یہ امر موجب بیماری کا ہوتا ہے
باقی کلام تفصیلی اسکا آگے لکھا جاویگا **بیان تدہین** اکثر نضارت اور تازگی اور تفریح کے واسطے اور یہان اکثر
تدہین بدن کی کی جاتی ہے اور بعض بلاد ایسے ہین کہ وہان تدہین واسطے رفع یبوست اور نداوت جسم کے
واجب ہے اگر اس عمل کو معتادین اسکے ترک کردین تو امراض جلدیہ اور تپ وغیرہ لاحق ہو جاویگی ایسے
شہرون مین جو دوسرے ملک کا آدمی جاوے اُسپر واجب ہے کہ تدہین کیا کرے ہمنے اپنے مطب مین دیکھا
کہ ایک شخص بنگالہ مین گئے انکو تدہین کی عادت نہ تھی آخر کار خارش شدید مین مدتون مبتلا رہے جب
وہان سے واپس آئے اُسوقت علاج سے آرام ہوا ایسے ہی ایک بنگالی کو فرخ آباد مین دو ہفتہ تک کسی
وجہ سے نوبت تدہین کی نہ پہونچی طبیعت انکی بدمزہ ہوئی جب پھر تدہین شروع ہوئی تب صحت پائی

رسالہ اول

علی ہذا القیاس جو اور بلاد کے آدمی معتاد وتمدہ ہین وتعطیر کے ہوتے ہین پس عطریات بھی مختلف اقسام کے ہوتے ہین بعض عطر مشک مین پکائے جاتے ہین یا عطر گلاب نہایت قوی بنایا جاتا ہے تو مداومت استعمال اس قسم کے عطریات سے بعض امزجہ مین امراض عصبانی پیدا ہوجاتے ہین بعض اشخاص کو دیکھا ہے کہ بمجرد لگانے عطر گلاب کے زکام ہوگیا یا درد سر ہونے لگا ایک شخص نے گلاب کے عطر کی پھریری کان مین رکھ لی تھی اُسکا کان اندر سے ورم کر آیا اور درد شدید کان مین ہونے لگا بعد مداوات کثیرہ کے دس بارہ دن مین اُنکو آرام ہوا باقی حالات انکے اپنے موقع پر تحریر ہونگے۔ **بیان اکل وشرب** یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کی غذا مین حیوانی ونباتی چیزین ہوتی ہین اور معدنیات مین صرف نمک داخل غذا ہوتا ہے۔ نباتات کے سب اجزا ماکول ہوتے ہین مثلاً حبوب مین گیہون۔ جوار۔ باجرا۔ چاول۔ مونگ۔ ارہر۔ ماش۔ مسور۔ چنا۔ لوبیا۔ فول یعنی مٹر وغیرہا اور بقول مین۔ خرفہ۔ پالک۔ سویا۔ میتھی۔ بانستی یعنی کرفس کا ساگ کوتمیر۔ چولائی وغیرہا۔ اور بامیا یعنی بھنڈی۔ قلقاش یعنی اروی۔ لوکی۔ طماطم یعنی ولایتی بیگن۔ اور جڑ مثل شلغم۔ بطاطیس یعنی آلو۔ گاجر۔ شکرقند۔ زمین قند۔ مولی۔ گھورہ وغیرہا۔ اور پھل مثل سفری۔ سیب۔ آم۔ خربزہ۔ تربوز۔ ککڑی۔ کھیرا۔ انجیر۔ نارنگی۔ بیر۔ انگور۔ بادام۔ پستہ۔ اخروٹ۔ ناشپاتی وغیرہ۔ اور گرم مصالحہ مین۔ کالی مرچ۔ ادرک۔ ہلدی۔ لونگ۔ دھنیا۔ زعفران۔ رائی۔ زیرہ۔ الائچی۔ تیزپات۔ وغیرہ اور ان سب چیزون مین کیفیت حرارت یا برودت یا رطوبت یا یبوست کی تاثیر ہے علاوہ برین اخلاط بھی انھین غذاؤن سے پیدا ہوتے ہین۔ اور اغذیہ حیوانی مین۔ بھیڑ۔ بکری۔ بھینسا۔ گائے۔ اونٹ۔ مرغ۔ کبوتر۔ تیتر۔ بٹیر۔ خرگوش۔ مچھلیان ہر قسم کی۔ اور دودھ۔ دہی۔ مٹھا۔ قشطہ یعنی بالائی۔ پنیر۔ انڈا۔ وغیرہا ہوتے ہین اور حیوانات بوڑھے جوان مریض ذوات الالیاف اور لحوم ملح اور روغن اور مقدد وسب قسم کے کھانے مین آجاتے ہین اور تراکیب پکانے کی بھی صدہا طرح کی ہین انسے بھی کیفیات حرارت وبرودت وغیرہ اور اخلاط صالحہ وردیہ پیدا ہوتی ہین ان اغذیہ مختلفہ سے اکثر امراض اعضاء ہضم مین اور فسادات خون مین پیدا ہوتے ہین علاوہ برین کیفیت غذا سے بھی باعتبار کمی وزیادتی مقدار کے امراض پیدا ہوتے ہین مثلاً زیادتی امراض امتلائی مثل تخمہ اور تشنگی شدید اور اسہال اور تپ وغیرہ لاحق ہوتے ہین اور کمی مقدار غذا سے دوران خون مین سستی اور قلت ہوتی ہے اور توابل کی زیادتی سے یا طبخ کامل نہونے سے یا جنس غذا کی ناقص یا مغشوش ہونے سے امراض پیدا ہوتے ہین اسیطرح پانی کے بہت سے اقسام ہین اور اسمین مادہ غریب نامناسب مزاج انسانی کے ملے رہتے ہین مثل مادہ طینی یا حجری یا نباتی کے پھر مادہ طینی کے بہت سے اقسام ہین جو پانی مین مخلوط

مثل چونہ و بجی و نوشادر و شورہ و مگنیشیا وغیرہ کے اسیطرح بہت اقسام ہوا و نباتی مثل نرکل بتول
تھوہڑ وغیرہ کے ہین جو پانی مین گر کر حل جاتے ہین اور بھی بعض پانیون مین جونک وغیرہ
حیوانات باریک اور غیر محسوس ہوتے ہین یا آب صاف بمقدار مین بہت زائد پیا جاوے
یا فواکہ کھا کر پیا جاوے یا نامناسب وقت مین پیا جاوے تو اس سے بھی امراض پیدا ہوتے ہین اور بھی
بالفعل میخواری کا چرچہ بکثرت شائع ہوا ہے اسکے اکثار اور مداومت سے بڑے بڑے خوفناک مرض
پیدا ہوتے ہین اکثر میخوار مرگ مفاجات سے مرجاتے ہین بعض کی بصارت جاتی رہتی ہے بعض کو رعشہ
یا استسقا یا اسہال کی بیماری ہو جاتی ہے اور شرابین بھی انواع و اقسام کی رائج ہوئی ہین لیکن اکی
سب اقسام مورث امراض ردیہ ہین ہر چند اکثر آدمی بگمان تفریح و تقویت و حفظ صحت کے اسکا استعمال
کرتے ہین اور محویت اور بیہوشی مین انکو مزہ ملتا ہے مگر کثرت اور مداومت سے نہایت سخت امراض
پیدا ہو جاتے ہین دماغ بالکل خراب ہو جاتا ہے بنیۂ انسانی مین ضعف آجاتا ہے عمر کوتاہ ہو جاتی ہے
طاقت زائل ہو جاتی ہے قواے عضلیہ مین بالکل فتور آجاتا ہے جن مذہب مین خمر حرام نہین ہے
اُنکے واسطے بوقت ضرورت دوائً استعمال کرانے کا مضائقہ نہین ہے مگر اکثار و مداومت اُنکے حق مین
بھی بمنزلہ سم کے ہے **بیانِ سموم** سمیات بہت قوی مؤثر ہین یہان تک کہ بعض سموم نہایت قلیل مقدار
مین قاتل ہوتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ اگر بقدر قلیل کھلائے جائین تو بعض امراض کو مفید ہوتے ہین
اور اگر بحالت صحت اُنکا استعمال کیا جاوے تو مرض پیدا کرتے ہین یا جسم کو مہیا واسطے قبول مرض کے
کر دیتے ہین اور جو مقدار کافی پر کھائے جاوین تو ہلاک کر دیتے ہین اور انھین کو سم قاتل کہتے ہین اور
یہ سموم تین قسم کے ہوتے ہین معدنی جیسے سنکھیا نباتی جیسے سینگیا حیوانی جیسے کالے سانپ کا کاٹنا
ان سب کا بیان اپنے موضع پر آویگا فائدہ طب قدیم اور طب جدید دونون مین زرنیخ بمعنی سنکھیا کے ہے
مگر زرنیخ طب قدیم مین بمعنی ہرتال کے ہے اور طب جدید مین سنکھیا کے معنون مین آتا ہے۔ حیث

قال الاستحضارات الزرنیخیہ ومنہا الزرنیخ الاصفر والابیض ویعرف الاصفر منہ بسم الفار۔ اس سے
واضح ہوتا ہے کہ طب جدید مین ہرتال کو سم الفار کہتے ہین گو کہ زرد سنکھیا بھی ایک قسم سنکھیا کی ہے مگر
جہان طب جدید مین مرکبات زرنیخیہ اور زرنیخ کا بیان آیا ہے وہ بیان بالکل مطابق بیان آرسنک کے ہے
اور آرسنک کا ترجمہ سنکھیا ہے نہ ہرتال۔ بہرکیف مرکبات سنکھیا اور مرکبات نحاسیہ اور مرکبات انٹیمونیہ
وغیرہ جو دوائً ڈاکٹری مین استعمال کیے جاتے ہین داخل سموم ہین اسکا بیان بھی مفصل اپنے محل پر
کیا جاویگا طب قدیم مین بخوف حیث ممانعت استعمال ادویہ سمیہ کی وارد ہے جب ضرورت شدید و قع

[illegible]

اور اودیہ غیر سمیہ سے نفع نہ مترتب ہو اُسوقت مین بحکم الضرورات تبیح المحذورات استعمال ایسی ادویہ کا
بکمال احتیاط جائز رکھا ہے **مخدرات کا بیان** مخدرات عبارت اس سے ہے کہ اکثر آدمی بغرض تفریح
یا امساک یا بخیال بقاے قوت جوانی یا درازی عمر کے گمان سے معتاد افیون وغیرہ اشیاء کے ہوجاتے ہین
اس قسم کی عادات ڈالنے سے انسان تباہ و ہلاک ہوجاتا ہے مگر عوام مین رواج اسکا ایسا پھیلا ہے
کہ کوئی ملک خالی اس سقم سے نہین ہے اور عوام کے دیکھا دیکھی خواص مین بھی رواج اسکا بکثرت ہوگیا ہے
اگر ان لوگون کو مضرت اسکی تحقیق ہوجاوے تو ہرگز اسکے گرد نہ بھٹکین یہ سب اشیاء مروجہ نہایت مضر صحت ہین
اسقدر البتہ ہے کہ کوئی شے زیادہ مضر ہے کوئی کم ضرر کرتی ہے یا آنکہ کسی شخص کو کوئی شے مفید اور کسیکو
مضر ہے مثلاً چار کا پینا اسقدر رائج ہوا ہے کہ کوئی ولایت اسکے رواج سے خالی نہین ہے کشمیر اور یورپ کے
ملکون مین زیادہ رواج ہے ہندوستان مین بزمان پاستان رواج اسکا بہت کثرت کے ساتھ نہ تھا
لیکن اب حاکم وقت نے جو کاشت اسکی بنظر تجارت جبال ہند پر مثل الموڑہ وغیرہ کے کی تو بجلت علی
قہوہ خانون کے جاری ہونے سے اسکے رواج کو ترقی ہوگئی اسکا استعمال موسم سرما مین بلغمی مزاجون کو
نفع کرتا ہے اور حرارت غریزی کا انتعاش کرتا ہے اور کسل اور کاہلی کو دفع کرتا ہے مگر صفراوی مزاجون کو
مضر ہے اکثر امزجہ مین اسکے کثرت استعمال سے ضعف مثانہ ہوجاتا ہے یا قوام منی رقیق ہوجاتا ہے یا نیند
اڑجاتی ہے بعض کو ایسی عادت پڑجاتی ہے کہ اگر وقت پر چاء نہ ملے تو بہت پریشان ہوتے ہین اسیطرح
قہوہ یعنی بن کا استعمال جسکو انگریزی مین کافی کہتے ہین عرب مین بہت کثرت کے ساتھ ہے اور وہ لوگ
نہایت غلیظ اور جلا کر اسکے کوئلہ کا استعمال کرتے ہین اور اُسمین جائفل اور جاوتری اور لونگ اور دارچینی
اور الائچی ملاتے ہین جن امزجہ مین موافق ہے اُنکا قول ہے **نظم** راحت قہوہ روح فزاے کسل گسل ✦
آرام جان و قوت اعضا و قوت دل ✦ تقریب اجتماع جوانان پارسا ✦ تفریح بخش خاطر پیران مضمحل ✦
اور اکثر امزجہ مین استعمال اسکا مضر ہوتا ہے اُنکا قول ہے **شعر** آن سیہ رو کہ نام آن قہوہ است ✦ مانع النوم
و قاطع الشہوہ است ✦ اسیطرح افیون کا استعمال رائج ہے چین کے ملک مین بہت کثرت اسکی ہے چار چار
پانچ پانچ تولہ تک کھاتے ہین اور ہندوستان مین بھی اسکا رواج بہت ہے مگر مخدر دماغ ہے عقل کو زائل
کرتی ہے قبض پیدا کرتی ہے اشتہا کم ہوجاتی ہے نیند مین فرق آجاتا ہے لاغری جسم مین پیدا کرتی ہے پینک
آنے لگتی ہے بعض امزجہ مین نزلہ کو مفید ہوتی ہے اور کسیقدر امساک کرتی ہے باقی مضر مین اسکی ایسی ہین
کہ انسان کو انسانیت سے کھو دیتی ہین تمام اعضاء بدن کو مہیا قبول امراض کا کردیتی ہے غرضکہ نہایت مضر
چیز ہے اور اسکو بہت طرح سے استعمال کرتے ہین کوئی افیون کی گولی کھاتا ہے کوئی پانی مین گھول کر گھولا پیتا ہے

غربا اسکے ٹھیکرے کھاتے ہین یعنی جس ظرف سفال مین افیون تازہ رکھی جاتی ہے کسیقدر اُس ظرف مین
سرایت کرجاتی ہے اُسی ظرف سفال کو پیسکر پھانکتے ہین اس سے اکثر سوء القنیہ وغیرہ کا عارضہ ہوجاتا ہے
بعض آدمی اسمین ایلوا اور زعفران اور مغز بادام ملاکر گولیان بناکر کھاتے ہین اور اسکو حب زعفران
کہتے ہین بعض برش کا استعمال کرتے ہین بعضے اسکی گولیان بناکر حقہ مین بطور تمباکو کے پیتے ہین اسکو
مدک کہتے ہین بعض اسکو پکاکر ایک نے مین رکھکر بطور حقہ کے پیتے ہین اسکو چنڈو کہتے ہین ان سے
ریہ وغیرہ آلات تنفس اور اعصاب کو ضرر شدید پہونچتا ہے آدمی زندہ درگور ہوجاتا ہے اسکا رواج چین
اور ہند اور مصر مین بکثرت ہے اگرچہ ابتدا کسیقدر نشہ کی کیفیت آتی ہے سرور ہوتا ہے مگر آخر کو امراض
متنوعہ لاحق ہوتے ہین عمر کوتاہ ہوجاتی ہے کوئی کام دنیا کا ایسے شخصون سے انصرام نہین پاتا ہے
اسی طرح بھنگ کا استعمال بھی سخت مضر ہے بعض پیسکر پانی مین بطور شربت کے پیتے ہین بعض برفیان
اسکی بناکر کھاتے ہین اسکو معجون کہتے ہین اس سے نہایت جبن اور خوف مزاج مین پیدا ہوتا ہے
اکثر اشخاص تمباکو کا استعمال حقہ مین یا پان مین کرتے ہین بعضے ناس لیتے ہین اگرچہ حقہ پینے سے
کسیقدر تحلیل ریاح اور رفع قبض ہوتا ہے اور شرب پینے سے رطوبات معدہ دفع ہوتی ہین اور پان تمباکو
کھانے سے بھی کچھ ریاح تحلیل ہوتے ہین اور رفع قبض ہوتا ہے اور ناس سونگھنے سے نزلہ ناک کی طرف
رجوع ہوتا ہے مگر قلب کو اور دماغ کو مضر ہے اور حقہ پینا دمہ اور کھانسی کے واسطے ضرر رکھتا ہے غرضکہ
مسکرات کا استعمال نہایت مضر صحت ہے اور تمباکو وغیرہ کا استعمال بھی خالی از ضرر نہین ہے بعض حضرات
دھتورے کی گولیان بعضے کچلے کی گولیان بعضے سنکھیا بعضے ہرتال وغیرہ کا استعمال کرتے ہین یہ سب
اشیا مضر ہین مرد عاقل پر فرض ہے کہ ان چیزون کے استعمال سے محترز رہے انکی مضرتون کا تدارک
نہایت دشوار ہے **بیان ادویہ** ظاہر ہے کہ دوائین جو بحالت بیماری ازالۂ مرض کے واسطے دیجاتی ہین
انکی تاثیر جسم مین پیدا ہوتی ہے اور اکثر دوائین کسی عضو کے واسطے مضر بھی ہین جب کسی مرض کے واسطے دیجاتی ہین
تو اور کوئی مرض بھی پیدا کرسکتی ہین مثلاً کلومل جو پارہ سے بنتا ہے اور مرض آتشک مین دیا جاتا ہے
اگر بمقدار زائد دیا جاوے یا بہت دنون تک دیا جاوے یا دانتون اور مسوڑون مین لگجاوے تو اُس سے
منھ آجاتا ہے اور گلشوئی نکل آتی ہین اور چہرہ ورم کر آتا ہے آخر کو استسقاے لحمی ہوجاتا ہے کبھی جذام بھی
ہوتا ہے یا ادویہ مسہل اگر مقدار مین زائد دی جاوین تو اُن سے قئات ہضمی مین تشنج پیدا ہوکر پیچش یا
سنگرہنی ہوجاتی ہے کبھی نوبت بہلاک پہونچتی ہے اور اگر مقدار مین سے کم دی جاوے تو سبب
کرب اور تعب عظیم کی ہوگی اسیطرح سب دواؤن کا حال ہے اسیواسطے دوا کے استعمال مین قدر شربت

اور سن مریض اور طاقت مریض اور قوت مرض اور موسم اور وقت کا لحاظ کیا جاتا ہے خصوصاً یورپین
مدیسن یعنی ادویۂ انگریزی مین اسکا خیال رکھنا واجب ہے کیونکہ وہ دوائین قوی التاثیر ہوتی ہین اور
کہنگی اور تازگی اور ردائت اور جودت جوہر دوا اور کیفیت استحضار یعنی کس ترکیب سے بنائی گئی ہے
لحاظ رکھنا واجب ہے **بیان اسباب مُعدِیَہ** اسکی دو قسمین ہین ایک معدیہ خارجیہ یہ عبارت اس سے
کہ جس قسم کے مرض سے مادہ منفصل ہو کر دوسرے جسم مین لگے تو دوسرے جسم مین بھی وہی مرض پیدا
کردے اور اسکا عروض و لحوق اسطرح پر ہوتا ہے کہ جس شخص کے کسی عضو مین کوئی مرض ہے اس عضو کے
ساتھ دوسرے صحیح الجسم کو اتفاق ملامست کا ہوا یا اس مرض کے لباس سے ملامست ہوئی یا اس مادۂ
مرض کو جسم صحیح مین داخل کیا گیا جسکو تلقیح (ٹیکا لگانا) کہتے ہین یا مادۂ معدیہ ہوا اور جو مین ملکر دوسرے
جسم صحیح کو لگا اس سے وہی مرض پیدا ہو گیا مثلاً جرب یعنی خارش کہ اسمین کیڑے مشابہ دھک کے
ہوتے ہین یعنی جس طرح جون کے حویصلات ہوتے ہین یہ کیڑے ایسے سریع الانتقال ہوتے ہین کہ جب
دوسرے کا جسم خارش کے دانون سے لمس کرے فی الفور وہ کیڑے اسکے جسم مین آکر خارش پیدا کرتے ہین
یا قروح آتشک کہ جب جسم صحیح اس سے امتصاص کریگا وہ مادہ اس جسم صحیح مین آجاویگا اور عدوی بالتلقیح
اسطرح پر ہے کہ چیچک کا مادہ گاے کے تھن کے چھالے سے لیکر انسان کے لگاتے ہین اس سے
انسان کے چھالا اسی طرح کا پڑجاتا ہے یا مادۂ معدیہ ہوا سے جو مین منتشر ہو کر جسکے بدن مین پہونچتا ہے
اسمین ایک ہی قسم کا مرض پیدا کر دیتا ہے اسکو وبا کہتے ہین اور کبھی اسباب نوعیہ اسباب معدیہ مین
شمار کیے جاتے ہین مثلاً اسباب طاعون یا اسباب حمیات دائمہ یا منقطعہ یا جاے تیفوس - اسکا ذکر
آگے آویگا - صورت وبا کی پیدا کرتے ہین مثلاً جب کہ ابخرے حیوانات اور نباتات متعفنہ کے ہوا سے
جو مین بکثرت ملجاوین اور کسی دیہ خاص کی ہوا انسے متکیف ہو جاوے دوسری قسم معدیہ داخلیہ جسطرح
امراض متوارثہ ہوتے ہین یعنی باپ کو آتشک تھی تو بیٹے کو بھی ہوگی **بیان اسباب میخانکیہ** میخانکہ
معرب میکانک کا ہے اور میکانک انگریزی مین اس علم کو کہتے ہین کہ جسمین بیان کلون وغیرہ کے بنانے کا
ہو جیسے گھڑی بجلی کو لو وغیرہ پس انسان کے جسم کی ترکیب از روے علم میکانک کے ہے جیسے گھڑی کے
پرزے جب تک اپنی اپنی جگہ پر قائم اور درست ہین تب تک گھڑی چلتی رہتی ہے جب کوئی پرزہ اپنی
جگہ سے ہٹ گیا یا ٹوٹ گیا چلنا گھڑی کا موقوف ہو گیا پس اسباب میخانکیہ امراض انسانی کے واسطے
یہ ہین کہ مثلاً ضربہ یا سقطہ یعنی چوٹ لگی کوئی ہڈی یا پٹھہ ٹوٹ گیا یا اپنی جگہ سے ہٹ گیا یا آدمی گر پڑا
اسکے سبب سے ہڈی ٹوٹ گئی یا مفصل پر سے اکھڑ گئی یا آلات راضّہ سے صدمہ پہونچا مثلاً لٹھ ایسا کہ
چھل جانا اکھڑ جانا ہو جانا یا پھٹ جانا

کہ گوشت مرضوض ہو گیا یا ہڈی ٹوٹ گئی یا آلات ناریہ سے صدمہ پہونچا آگ سے یا بارود سے یا آتشبازی سے جلگیا یا بندوق سے صدمہ پہونچا یا آلات حادّہ سے صدمہ پہونچا مثلاً تلوار یا چھری سے زخم لگا یا آلات واخزہ سے صدمہ پہونچا مثلاً برچھی یا تیر سے زخمی ہوا یا جواہر کاویہ یعنی تیز کاٹنے یا جلانے والی چیز سے صدمہ پہونچا جیسے کاسٹک یا تیزاب شورہ کا لگ گیا وغیرذلک انکو اسباب بادیہ بھی کہتے ہین ان سے جسم مین ہتک یا شق یا شج وغیرہ فسادات ہوتے ہین اور صدمہ اسکا یا صرف جلد پر از قبیل جراحات ہوتا ہے یا تجاویف مین بھی مثل گردہ اور ریہ اور مثانہ وغیرہ کے پہونچتا ہے۔ اسباب بدنیہ عبارت اُن اسباب سے ہے جو بدنِ انسان مین موجود ہین مثلاً پیرانہ سالی مین دانتون کا گرنا یا بالون کا سپید ہونا یا استعداد شخصی کا واسطے قبول مرض کے مہیا ہونا یا مزاج شخصی کا بلغمی و صفراوی وغیرہ ہونا غرض کہ قدرت نے انسان کو صحیح پیدا کیا ہے جو بیماری انسان کو ہوتی ہے بغیر سبب اور وجہ کے نہین ہوتی اور اسباب بیماری کے پیدا ہونے کے یہی اٹھارہ سبب ہین جو اوپر مذکور ہوے یعنی آٹھ سبب داخلی اور دس سبب خارجی یہ اسباب اگر ضعیف ہین تو جسم مین استعداد قبول مرض کی پیدا کرینگے اور اسباب مہیئہ کہلائے جاوینگے اور جب اُسکو قوت پہونچیگی تو وہ مرض حادث ہوگا اُسوقت وہ سبب سبب متمم کہلاویگا اور جو ابتداءً تاثیر قوی ہوگی تو اُسیوقت وہ مرض لاحق ہو جاویگا مثلاً ہواے فاسد بدن مین لگی اگر اُسکا اثر کم ہے تو استعداد قبول مرض کی پیدا ہوئی اور جو اُسکا اثر ایسا قوی ہے کہ فی الفور مرض پیدا کر دیا تو وہ سبب متمم ہو گیا یہی لباس کا حال ہے کہ اگر ایک مدت تک ایک لباس بدن سے ملاصق رہے میل بدن پر جم جاتا ہے اور مسامات بند ہو جاتے ہین پس اگر کوئی مرض نہ پیدا ہوا تو استعداد قبول امراض جلدیہ کی آجاویگی اور یہ سبب مہیئہ کہلاویگا اور جو مدت دراز تک وہ لباس ملاصق بدن رہا کہ اُس سے خارش پیدا ہو گئی تو وہ سبب متمم کہلاویگا علی ہذا القیاس مکان ایسا تنگ و تاریک ہو کہ جسمین چند روز قیام کرنے سے سُستی اور ضعف لاحق ہو تو یہ اسباب مہیئہ مین داخل ہے اور جب اُسمین اسقدر مدت تک سکونت ہوئی کہ اشتہا جاتی رہی اور ضعف عظیم طاری ہوا یا اور کوئی مرض پیدا ہوا تو اُسوقت یہ سبب متمم اُس مرض کا ہوگا یا ایک ملک مین گئے اور وہان کی سرزمین کی تاثیر سے کاہلی اور گرانی اور کمی اشتہا معلوم ہوئی تو اُسوقت پیدا ہونا استعداد قبول مرض کا تصور کرنا چاہیے اور اگر دست آنے لگے یا بخار آگیا تو وہ ملک سبب متمم اس مرض کا ہوا یا بروقت تبدیل فصل کے سُستی اور بھاری پن معلوم ہوا تو جاننا چاہیے کہ جسم مین استعداد قبول مرض کی پیدا ہوئی اور جو کوئی مرض پیدا ہو گیا تو اُسکو مرض فصلی سمجھنا چاہیے ایسا ہی حال غسل کا ہے چند روز غسل نہ کیا اور بدن مین میل جم گیا اور خشکی پیدا ہوئی تو اسمین استعداد

قبول مرض کی آگئی اور جو اسقدر مدت تک غسل نہ کیا کہ کوئی بیماری لاحق ہو گئی تو یہ سبب متمم ہوا ایسی حالل تدہین کا ہے کہ جن ملکون میں تدہین نہ کرنے سے امراض پیدا ہوتے ہین اگر چندروز تدہین نہ کرین تو استعداد قبول مرض کی پیدا ہوتی ہے پھر بعد چندے بیماری عارض ہوتی ہے اور تبدیل فصل سے بھی بیماری ہو جاتی ہے مثلاً گرمیون مین امراض صفراوی پیدا ہوتے ہین بسبب گرمی موسم کے اور اکل و شرب کا تو حال ظاہر ہے کہ اسکی بے اعتدالی سے اکثر بیماریان پیدا ہوتی ہین یا تو غذاے خاص ایسی نامناسب مزاج کھائی کہ جس سے کوئی مرض پیدا ہو گیا یا غذا کھائی اور اسکا تھوڑا سا فضلہ رہگیا چندروز مین تھوڑا تھوڑا مادہ کسی تجاویف بدن مین اسقدر جمع ہو گیا کہ اس سے کوئی مرض لاحق ہوا یا پانی فاسد پینے مین آیا اُس سے بیماری ہو جاتی ہے یا عادت آب تازہ پینے کی تھی اور باسی پی لیا تو زکام ہو جاویگا اور کثرت خمر تو اکثر مر جاتے ہین رعشہ ہو جاتا ہے استسقا ہو جاتا ہے اور اسباب معدیہ خارجیہ بھی ظاہر ہین کہ جس عورت کو آتشک ہو اُسکے ساتھ صحبت کرنے سے آتشک ہو جاتی ہے ایسے ہی اسباب معدیہ داخلیہ ہین کہ باپ کو آتشک ہو تو بیٹے کو بھی ہوتی ہے اور اسباب میکانکیہ تو ظاہر ہین مثلاً چوٹ لگی ہڈی ٹوٹ گئی یا جوڑ اُکھڑ گیا اسمین تشخیص کی کچھ حاجت نہین ہے **فائدہ** ہر چند طب قدیم مین یہ مسائل بدلالت التزامی یا تضمنی پائے جاوینگے مثلاً طب قدیم مین یہ مسئلہ ہے کہ تعدیل ستہ ضروریہ کی موجب حفظ صحت ہے اور منجملہ ستہ ضروریہ کے ہواے مستنشق کو بھی لکھا ہے مگر جس تفصیل کے ساتھ ترکیب ہواے جو کی آکسیجن اور نٹروجن سے اور علٰحدہ کر لینا ان دونون ہواؤن کا اور جدا جدا خاصیتین ان ہواؤن کی اور ہواے فاسد مثل کاربان وغیرہ کا ملجانا اس ہوا مین اور ہر ایک کی تاثیر دریافت کی ہے اور طریقے استخراج اور استقطار ان ہواؤن کے اور صدہا قسم کے دلائل اور تجربے علم کیمسٹری اور علم کیمیا مین متاخرین نے بیان کیے ہین وہ باتین طب قدیم مین نہین ہین یا احتباس و استفراغ کو طب قدیم مین منجملہ ستہ ضروریہ کے لکھا ہے اور اسمین بول و براز کی تفصیل لکھی ہے مگر طب جدید مین تفصیل اسکی بہت شرح و بسط کے ساتھ سلاست تقریر مین تحریر کی ہے اور بول مین جو اجزا یوریا اور ایسڈ اور انکی وغیرہ کے لکھے ہین وہ طب قدیم مین نہین ہین یا جو امور کار آمد اور موجب مزید بصیرت قدما سے رہ گئے تھے انکی طرف ہمارے طب یونانی کے متاخرین نے توجہ نفرمائی اور تطویل عمل کی طرف ذہن متوجہ ہو گیا کہ یہ بات خود حواشی اور شروح کے مطالعہ سے عیان ہے اور ایسے ہی مباحث سے ضخامت اور تعداد کتب بڑھائی ہے کہ جس سے بجز ضیافت طبیعت کے کسی طرح کا فائدہ طالب فن کو نہین پہونچ سکتا ہے بلکہ وقت تحصیل کا ضائع ہوتا ہے اور ذہن مین پریشانی آتی ہے مثلاً شیخ نے

قانون مین لکھا ہے کہ الطب علم یتعرف منہ احوال بدن الانسان من جہۃ ما یصح ویزول عن الصحۃ لیحفظ الصحۃ حاصلۃ ویستردہا زائلۃ اب شراح نے قلم اٹھایا تو پہلے تحقیق الفاظ کی طرف جو منصب اہل لغت کا ہے متوجہ ہوئے یعنی طب کے کئی معنی ہین ایک سحر کے ہین چنانچہ کہتے ہین طُبَّ الرجل فہو مطبوبٌ دوسرے اصلاح کے معنی ہین یقال طبیب الشفاء تیسرے معنی عادت کے ہین یقال ما ذلک بطبّی ای عادتی چوتھے معنی حذاقت کے ہین یقال صانعٌ طبیبٌ ای حاذقٌ بعدہ معنائے لغوی سے منقول ہوکر صناعت مخصوصہ کا نام قرار پایا ہے اور فلان فلان وجہ مناسبت کے معنائے لغوی سے ساتھ معنائے اصطلاحی کے کہین پھر جب علم لغت سے فراغت پائی منطق کی طرف توجہ فرمائی اور کہا کہ قولہ علم کالجنس و بقولہ یتعرف منہ احوال بدن الانسان یخرج ما لا یتعرف منہ احوالہ کالہندسۃ والعربیۃ و بقولہ من جہۃ ما یصح ویزول یخرج سائر العلوم کالطبیعی والنجوم وغیرہا پھر اعتراضات جڑے گئے کہ نجوم کے علم مین بھی احوال بدن انسانی من جہۃ السعادۃ والنحوستہ و من جہۃ الصحۃ والمرض بحث ہوتی ہے پھر اسکا جواب دیا گیا پھر اعتراض کیا پھر جواب دیا غرضکہ جب اس سے فراغت پائی تب بالائی اعتراضون پر توجہ فرمائی کہ یتعرف کیون کہا یُعرَف کیون نہ کہا یتعلم کیون کہا یُعلَم کیون نہ کہا منہ کیون کہا عنہ کیون نہ کہا پھر تعریف علم طب کی ایک ایک قید پر اعتراضات کیے گئے اور جوابات دیے گئے پھر شراح متقدمین پر متاخرین نے اعتراضات کیے پھر اور اعتراضات کیے گئے کہ اکثر مسائل طب کے ظنی ہین اپر اطلاق علم کا کیونکر درست ہے یا احوال بدن انسان سے کل افراد انسان مراد ہین تو یہ صحیح نہین ہے کسواسطے کہ افراد انسان غیر محصور ہین اور سب کے بدن کا حال جاننا محال ہے یا بعض افراد انسان ہین تو وہ بعض غیر معین ہین پس تعریف المجہول بالمجہول ہوئی اگر معین ہین تو وہ عبارت سے مستفاد نہین ہوتے ہین پھر یہ اعتراض ہے کہ صحت حاصلہ کے حفظ مین تحصیل حاصل لازم آتی ہے اور استرداد صحت زائلہ مین اعادہ معدوم کا ہوتا ہے جو محال ہے غرض اسی طرح کے بیسیون اعتراض جانے دو اُنکے تحریر جواب مین خامہ فرسائی کی جس سے اصل مقصود کو کچھ لگاؤ نہین ہے اور پریشانی ذہن طالب مزید برآن ہے پھر جب اس قسم کے تطویلات مُمل و مُخل سے ہماری کتابین بھری پڑی ہین تو وہ علم ہمکو کیونکر آسکتا ہے اور کسیقدر ہماری عمر کا حصہ تحصیل مین اُس علم کے ضائع ہوگا اور باوجود اسقدر اضاعت اوقات کے بھی ہم تحقیقات جدیدہ اور تجربات مفیدہ سے ناواقف ہین اور بمقابل ایک نیٹو ڈاکٹر کے معالجہ پر مستقیم نہین ہوسکتے ہین گو کہ ہمارے اکثر اصول علاج نہایت عمدہ ہین اور سوء مزاجات یا امراض مزمنہ یا مستطاولہ کا علاج ڈاکٹری مین نہین ہے یا اکثر علاج ڈاکٹری سموم سے کیا جاتا ہے اور بسبب عدم مراعات مزاج اور حاد التاثیر ہونے ادویہ کے

بحالت غلطی تشخیص ضرر عظیم ایسا بیمار کو پہونچتا ہے کہ تدارک اُسکا محال ہو جاتا ہے معہذا بیشتر امراض
کثیر العروض مین اور بھی دستکاری مین انکا مرتبہ ایسا بڑھا ہوا ہے کہ بیشتر امراض مین ڈاکٹری کی عدم قدرت
اور ہماری طب قدیم کی خفت و ذلت ہوتی ہے مگر طب جدید مین بسبب اِسکے کہ حاوی دونون طبون
کی ہے بہت عمدہ مسلک اختیار کیا گیا ہے اگر ہمارے ہم فن اور مسلمان قوم اسی طرح بادہ غفلت مین
مدہوش رہین گے تو جس طرح ہیدک کا علم بمقابل طب قدیم کے ذلیل اور بے وقعت ہوگیا ہے اُسی طرح
ہماری طب قدیم کا حال بمقابلہ طب جدید کے ہو جاویگا ابھی زمانہ موجودہ مین ڈاکٹرون اور طبیبون کی
وقعت اور پرسو مین موازنہ کر لینا چاہیے پس مناسب اور مستحسن تو یہی ہے کہ طب جدید کے درس و
تدریس کو ہندوستان مین جاری کیا جاوے اور اگر یہ ممکن نہو وے تو یہی کتاب بحر محیط زیر مطالعہ رکھے
یا بعد تحصیل طب قدیم کے ڈاکٹری کی تعلیم دی جاوے تو ہمارے ہم فنون کی بھی وقعت متصور ہے
اور ہماری قوم کا بھی فائدہ ہے۔ ہر چند اس رسالہ مین بہت سے مضامین خارج از فن درج ہو گئے ہین
مگر جوش ہمدردی قومی نے اس تطویل پر مجبور کر دیا اب دوسرے رسالہ مین مطالب مبحوث عنہ زیر تحریر
آوینگے۔ رسالۂ اول ختم ہوا اسکے بعد دوسرا رسالہ بیان مین ارکان اور اخلاط اور قوی اور امزجہ کے ہے

رسالۂ اول

# رسالۂ دوم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی

مشتمل بربیان

ارکان واخلاط وقویٰ وارواح وافعال وامزجہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان من الارواح والقوی والاعضاء و یزید فی الخلق مایشاء و الصلوٰۃ والسلام علی خاتم المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین ۔ امابعد التماس کرتا ہے ہیچمدان اصغر حسین غفرلہ رب المشرقین کہ یہ رسالہ دوم جلد اول کتاب بحر محیط کا ہے بیان مین ارکان اور اخلاط اور قوی کے اور اس رسالہ مین تین فصلین ہین **فصل اول بیان ارکان مین** ہرچند یہ مسئلہ مبحوث عنہ علم طبیعات یا علم کیمیا کا ہے نہ علم طب کا مگر بجہت اسکے کہ قدما کے نزدیک ارکان یعنی عناصر جن سے تمام عالم اجسام مرکب ہے چار ہین خاک ۔ باد ۔ آب ۔ آتش ۔ اور انھین چار عنصرون کے استحالہ سے اخلاط اربعہ یعنی بلغم ۔ صفرا ۔ سودا ۔ خون ۔ کا بننا قرار دیا ہے اسواسطے بنظر سہولت فہم کے اتباع کتب قدیم کا ضرور ہوا لہذا مختصر حال ارکان کا بیان کیا جاتا ہے یہ بات مسلم ہے کہ تمام عالم اجسام مرکب ہے اجزاے صغیرہ دقیقہ سے جو اجزا ذرون سے بھی زیادہ باریک اور ایسے چھوٹے ہین کہ ہمارے حواس سے ادراک انکا محال ہے مثلاً جیسے ایک ماشہ نیل پاؤ سیر پانی مین گھس کر ملایا پھر اس پانی مین سے ایک قطرہ لیکر من بھر پانی مین ملایا پھر اس پانی مین سے ایک قطرہ سیر بھر دودھ مین ملایا تو تمام اجزا اس نیل کے دودھ مین ایسے منتشر ہو جاتے ہین کہ دودھ کی رنگت مین کسی طرح کا تغیر مشاہدہ نہین ہوتا ہے اور وہ اجزا ہمارے حواس سے مدرک نہین ہوسکتے ہین پس خیال کرنا چاہیے کہ کس قدر باریک اجزا اس نیل کے ہوے ہین اور انھین اجزاے غیر محسوسہ سے ترکیب اس نیل کے جسم کی تھی اگرچہ ذہن مین تجربہ ان اجزا کا الی مالانہایۃ لہ ممکن ہے مگر خارج مین تجزیہ اسکا بالضرور ایسی باریک اور چھوٹی چیزون پر منتہی ہوا ہوگا جو ہمارے حواس سے محسوس نہین ہوسکتا اور حقیقت مین وجود اسکا موجود ہے اسی جزو کو جوہر فرد یا جزو لایتجزی کہتے ہین اور یہی جوہر فرد مادہ تکون تمام اجسام عالم کا ہے اور یہی جزو بسیط ہے اسیواسطے قرار دیا گیا ہے کہ ہیولی سب اجسام کا ایک ہے مگر ترکیب اجسام کی بے اثر فاعل کے نہین ہوسکتی ہے لہذا ترکیب اجسام کا قواے فعالہ کے سبب سے مانا گیا اور قوت فعالہ تین قسم کی پائی گئی ایک حرارت دوسری نور تیسری قوت کہربائیہ یہی قوتین فاعلہ جب مادہ یعنی جوہر فرد مین اثر کرتی ہین تب اس فصل

رسالہ دوم

فصل اول

اور انفعال سے جسم صورت پذیر ہوتا ہے اور تمام اجسام کی تین حالتین پائی جاتی ہین ایک جامد دوسری سیال تیسری غاز یعنی گیاس کہ ایک قسم کا نور ہے جسکی روشنی کلکتہ وغیرہ مین ہوتی ہے اور انھین اجزا لاتتجزی کے انفعال اور قوائے ثلثہ کے فعل سے عناصر یعنی بسائط جو تمام اجسام کے وجود کے رکن ہین پیدا ہوے ہین اور انھین بسایط کی ترکیب سے تمام دنیا کے اجسام مُتکوّن ہوے ہین پس متقدمین نے ان عناصر بسیطہ کو چار مین محدود کردیا یعنی خاک۔ باد۔ آب۔ آتش مین اسوجہ سے اخلاط کو بھی چار مین حصر کیا یعنی آگ مستحیل بصفرا ہوتی ہے اور پانی مستحیل بلغم اور ہوا مستحیل بخون اور خاک مستحیل بسودا ہوتی ہے اور متاخرین نے یہ خیال کیا کہ جس چیز مین ایک ہی طرح کا جزو مستخرج ہوتا ہے اور اس جزو مستخرج کی تحلیل کی جاوے تو پھر کوئی دوسرا جزو مستخرج نہو سکے وہ عنصر ہے پس از روے استقراء کے پینسٹھ جزو ایسے پاے کہ اگر انکو منحل کرو تو کوئی جزو غیر انھین سے نہ نکلیگا لہذا انھون نے کہا کہ ابھی تک بسائط پینسٹھ نکالے گئے ہین اور یہی عناصر موالید ثلثہ کے اجسام مین سے یعنی حیوانات اور نباتات اور معدنیات سے بعمل اکسیریہ نکالے جاتے ہین تو انھین کی بساطت اور عنصریت کے قائل ہوے مثل لوہا۔ گندک۔ کاربن۔ ہیڈروجن۔ اکسیجن۔ نیٹروجن۔ چونہ وغیرہا چنانچہ جسم انسان سے بھی لوہا گندک چونہ کاربن ہیڈروجن اکسیجن وغیرہ نکالے جاتے ہین غرضکہ یہ مسئلہ بتشریح وتفصیل تمام کتب علم طبیعیات اور علم کیمیا مین مسطور ہے اور اس مسئلہ حصر عناصر مین خاکسار نے اپنی رائے بالتفصیل کتاب محاکمات الطب والطبیعی مین لکھی ہے من شاء فلیطالعہا غرضکہ اس اختلاف سے فن طب کو کچھ بحث نہین ہے عناصر خواہ چار مُسلّم رکھے جاوین خواہ (پینسٹھ) علم طب کے اصول مین کوئی خلل نہین آتا ہے بسایط سے ترکیب اجسام کا بہر کیف مُسلّم ہے۔

فصل دوسری بیان اخلاط مین۔

ظاہر ہے کہ بدن انسان دو قسم کے اجزا سے مرکب ہے بعضے جامد جیسے گوشت ہڈی وغیرہ دوسرے سائل جیسے خون بلغم وغیرہ پھر جو امد کی دو قسمین ہین ایک صلب یعنی سخت جیسے نلی کی ہڈی کاسہ سر کی ہڈی غضروف یعنی چپنی کی ہڈی یا کُری ہڈی دوسری لین جیسے عضلات اور امعا وغیرہ پس سیالات جو کہ جو داخل قوام بدن ہین اور انکی درستی سے بقاے صحت ہے انکو اخلاط کہتے ہین پھر اجزاے بدن کی جو تحلیل کیے تو اُس سے ثابت ہوا کہ نہایت باریک اور چھوٹے چھوٹے ذرّات بذریعہ غرا (ایک شے مُرغ انج مثل سریش) کے باہم ملتصق ہو کر اعضا کو بناتے ہین اور انھین اجزاے ملتصقہ کو منسوجات کہتے ہین یعنی ہر عضو کی ترکیب منسوجات سے ہے پس اس مادہ کا التصاق اگر ترتیب و نظام کے ساتھ ہے تو اُس سے لیفات (ریشے) بنتے ہین اور جب یہ ریشے باہم ملتصق ہوتے ہین تب سطح

یا تصفیحہ بنتا ہے اور جب یہ صفائح بانتظام متصل ہوتے ہین اُس سے ایک جوہر سوراخ دار مشابہ بنجاریہ (تمھیون سے جھتے) کے بنتا ہے اُسکو غشاے منخرب کہتے ہین اور اردو مین خانہ دار جھلی کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور جب یہ جوہر منخرب منعقد اور کثیف ہوجاتا ہے تو اُسکو غشا (جھلی) کہتے ہین پھر جب یہ جھلی غلیظ اور کثیف اور سخت اور لدن یعنی سکڑنے اور پھیلنے والی بنتی ہے تب اُسکو رباط (تانت) کہتے ہین اور جب جوہر منخرب کے سوراخون مین ایک مادہ لدن جسکا قوام بستہ ہوتا ہے اور دودھ کا رنگ ہوتا ہے بھرجاتا ہے تو غضروف بنتا ہے اور جب غضروف پر ایک تیزاب اور ایک جوہر کلسی (چونہ) گرتا ہے تو اُس سے بڑے بڑے ریشے یا صفائح بنکر ہڈی پیدا ہوتی ہے اور باریک ریشون کی بناوٹ سے اعصاب متکون ہوتے ہین اور اسی طرح عضلات ریشون سے متکون ہوتے ہین اور بعد عضلات کے اوتار ہین جنکا رنگ نقرئی ہوتا ہے اور لیفات اعصاب اور لیفات عضلات کی پونگیان بن جاتی ہین تب وہ عروق دمویہ اور عروق نابضہ کہلاتی ہین اور انھین عروق اور اعصاب اور جوہر منخرب سے غدد بنتے ہین اور انھین اعصاب اور جوہر منخرب سے موضع خاص پر مادہ خاص سے تمام اعضاء باطنی مثل ریہ اور کبد اور امعاء وغیرہ کے متکون ہوتے ہین اور اجسام سیالہ جنکو رطوبات بھی کہتے ہین وہی اخلاط ہین اور انکی تقسیم کئی طرح سے ہوتی ہے ایک باعتبار نضج کے پس ایک رطوبات فجہ یعنی غیر نضیجہ مین جسطرح کیلوس دوسری رطوبات نضیجہ جیسے خون دوسری تقسیم باعتبار حرکت کے ہے یعنی ایک رطوبات مستدیرہ جو ہمیشہ عروق مین گھومتی رہتی ہین جیسے خون کہ ہمیشہ عروق مین دوران کرتا رہتا ہے دوسری رطوبات ساکنہ جو ایک زمانہ معین تک کسی وعاے معین مین بھری رہتی ہین اور بوقت ضرورت حرکت کرتی ہین جیسے صفرا پتہ مین یا بول مثانہ مین یا منی اوعیہ منی مین رہتی ہین اور بوقت ضرورت ان رطوبات کو حرکت ہوتی ہے تیسری تقسیم باعتبار قوام کے ہے یعنی ایک رطوبات مائیہ جسطرح آنکھ مین رطوبت بیضیہ ہے دوسری رطوبت لبنیہ جیسے غدہ قدامیہ مین ہے تیسری رطوبات بلغمیہ جیسے مخاط (رینٹ) چوتھی رطوبت دسمہ جیسے دہن الشحم مین ہے پھر رطوبت کی دو قسمین ہین ایک رطوبات عامہ جو تمام اعضاے بدن مین رہتی ہین جیسے خون دوسری رطوبات خاصہ جو بعض اعضا کے ساتھ مخصوص ہین مثلاً رطوبات تجاویف جمجمہ - اب مفصل حال رطوبات کا بقاعدہ طب جدید بیان کیا جاتا ہے بیان خون یہ ایک رطوبت ہے سرخ رنگ کی کہ رطوبت کیلوسی سے بنتی ہے جو خون کہ شریانون مین رہتا ہے اُسکا رنگ احمر قانی یعنی ڈھڈھا سرخ ہوتا ہے اور جو خون کہ وریدون مین رہتا ہے اُسکا رنگ احمر اقتم یعنی سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے مگر پھیپھڑے مین معاملہ بالعکس ہے یعنی پھیپھڑے مین

جو اَوردہ مین ہین انکا خون احمر قانی ہوتا ہے اور جو شرائین پھیپھڑے مین ہین انکا خون احمر اقتم ہوتا ہے اور تمام اعضا مین خون پہونچکر پھر قلب کی طرف مراجعت کرتا ہے اور تمام اعضا کی غذا پہونچاتا ہے اور قلب تجویفات یعنی بطون مین اور شرائین اور اَوردہ مین ہر وقت دَورہ کرتا رہتا ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ جب بدن سے علاحدہ ہوتا ہے اور ہوا جو اسکو لگتی ہے تو اسکے دو جزو ہو جاتے ہین ایک جزو رشاشی یعنی پانی دوسرا جزو علقی یعنی جزو منجمد مثل لوتھڑے کے اور مقدار مین نصف سے کچھ زیادہ جزو منجمد ہوتا ہے اور نصف سے کچھ کم پانی ہوتا ہے اور جزو علقی کا جوہر غلیظ اور لدن ہوتا ہے اور پانی سے کسیقدر وزنی ہوتا ہے اور ہوائے جو مین رکھنے سے سریع التعفن ہوتا ہے اور جزو رشاشی کو ہلکی آنچ دینے سے احمر اقتم اور ہش یعنی زود شکن ہو جاتا ہے اور پانی مین تر کرنے سے محلول نہین ہوتا ہے اور طبخ سے ایک جسم صلب احمر کبدی اللون بن جاتا ہے اور جب کسی ظرف مین جزو علقی کو رکھین تو ہوائے جو کی جہت سے اوپر کی سطح (کلیجی کا سا رنگ ۱۲) کا رنگ احمر قانی ہو جاتا ہے اور نیچے کا رنگ احمر اقتم ہو جاتا ہے اور جب اُلٹ کر کے رکھا جاوے تو وہ احمر قانی احمر اقتم ہو جاتا ہے اور احمر اقتم احمر قانی ہو جاتا ہے اور یہ انقلاب بسبب خاصۂ اصل الحموضات کے ہے جس سے ہوائے جو مرکب ہوئی ہے اور جزو علقی دو چیزون سے مرکب ہے ایک نہایت چھوٹے ذرات سُرخ سے دوسرے غرا یعنی ریشہائے سفید سے پس اگر خون کے جزو علقی کو کپڑے مین رکھکر دھویا جاوے تو ذرات احمر حل کر پانی مین ملجاتے ہین اور جزو غرائی سپید سپید سوت کی طرح ریشون کی صورت مین رہجاتا ہے اسکو انگریزی مین فبرن کہتے ہین اور وہ پانی جسمین ذرات احمر خون سے حل کر پانی مین مل گئے ہین اگر اسکی تقطیر کرلین اور جو جزو انبیق مین رہ جاوے اُسکو خشک کرلین تو ایک شے بصورت کوئلہ کے رہجاتی ہے پھر اسکو جلا ڈالین تو اُسمین لوہے کے ذرات پائے جاتے ہین جو سنگ مقناطیس کے ساتھ جذب رکھتے ہین اسیواسطے آہن محلول جسکو تنکچر اسٹیل کہتے ہین بہت مقوی دوا ہے کسواسطے کہ اُسکے پینے سے ذرات آہن کے پیٹ مین پہونچکر خون مین ملجاتے ہین اور موجب تقویت کے ہوتے ہین اور جوارش خبث الحدید طب قدیم مین اور کانتی سار یعنی گشتۂ فولاد بیدک مین عمدہ مقوی خیال کیا گیا ہے اور ذائقہ جزو رشاشی کا شور (کھاری ۱۲) ہوتا ہے اور رنگ مین اُسکے نہایت خفیف سبزی ہوتی ہے اور قوام اُسکا مائی ہوتا ہے اور خفیف لزوجت ہوتی ہے اور وزن مین جزو علقی سے اخف ہوتا ہے اور پانی سے (بطور پانی کے ۱۲) بھاری ہوتا ہے اور جب جزو رشاشی مین ٹھنڈا پانی بسرعت تمام ملا کر ترشح کیا جاوے تو دودھ کا سا رنگ ہو جاتا ہے اسی سے استحالہ دمویت کا طرف لبنیت کے ثابت ہوتا ہے اور اُسمین تیزاب ملانے سے

انعقاد ہو جاتا ہے علم تحلیل سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ خون پانچ قسم کے جزون سے مرکب ہے ایک پانی اسواسطے کہ جب سینتالیس جزو اجزاے رشاشی کے بذریعہ قرعہ انبیق تصعید کیے جاوین تو تینتالیس جزو آب تفنہ کشید ہو آتا ہے دوسرا اجزو باجی ہے جو ہوا مین مل کر محو ہو جاتا ہے کیونکہ جزو رشاشی کو تول کر کسی چوڑے ظرف مین ڈالکر لکڑی وغیرہ سے حرکت دیوین اور پھر اسکو تولین تو اسمین سے کم ہو جاتا ہے تیسرا اغزاء الدم کیونکہ جب جزو رشاشی مین بموزن اسکے پانی ملادین اور ٹھنڈا کرلیوین تو ایک تھلتھلا جم جاتا ہے یہی جلی ہے جو اکثر سری پایون سے بنا کر کھاتے ہین چوتھا اجاجیۃ النطرون اور فحمیۃ نطرون یعنی شورہ کی شوریت اور شورہ کا کوئلہ - اگر جزو رشاشی مین تیزاب ڈالین تو یہ دونون جزو علاحدہ ہو جاتے ہین پانچوان اجزاے کلسیۃ - اگر جزو فحمی کو جلاوین تو اس سے اجزاے کلسی حاصل ہوتے ہین اور حساب اسکے اجزاے ممتزجہ کا اسطرح ہے کہ اگر ایک لاکھ جز ثابت خون کے فرض کیے جاوین تو اسمین نوّے ہزار جزو پانی آٹھ ہزار چھ سے اسی جزو اجزاے مائیہ اور چھ سے ساٹھ جزو اجزاے نطرونیہ چار سے جزو بلغم اور ایک سے پچیس جزو اجزاے فحمیہ اور تین جزو گندک اور ساٹھ جزو مٹی ہوتی ہے - فائدہ خون کا جسم مین یہ ہے کہ تجویفات قلب اور عروق کو حرکت دیتا ہے اور تولید حرارت غریزی کی کرتا ہے اور تمام رطوبات متحالیہ اسی سے مستفرغ ہوتے ہین جن امراض سے انسان مرجاتا ہے اسکے آثار جو بعد موت خون مین باقی رہجاتے ہین وہ مختلف طورون پر ہوتے ہین - کبھی آوردہ مین خون اسقدر ممتلی ہوتا ہے کہ اذن یمنی قلب کا خون سے بھرا رہتا ہے اور رنگ اسکا احمر اقتم ہوتا ہے اور خون جما ہوا ہوتا ہے اجزاے مائیہ اس سے منفصل نہین ہوتے ہین اور جب اسکو عروق سے نکالتے ہین تو منعقد ہو جاتا ہے اور جو شخص صدمہ سے بجلی کے یا بعض قسم کے زہر سے یا ڈوب کر مرجاتا ہے تو خون غیر منجمد ہوتا ہے اور جسکو زمانہ سکرات کا دراز ہوتا ہے اور حالت نزع دیر تک رہتی ہے اسمین رطوبت منعقدہ اجزاے دم کی دم سے منفصل ہو جاتی ہے کبھی اجزاے کلسیہ خون کے اوردہ مین پائے جاتے ہین اور یرقان وغیرہ مین بہت سا صفرا خون مین ملا ہوا پایا جاتا ہے اگر ایسے مریض کا خون تھوڑے پانی مین گھولا جاوے تو پہلے پانی کا رنگ زرد ہو جاتا ہے پھر سرخ ہو جاتا ہے بعض امراض مین اجزاے مائیہ خون کی مقدار طبعی سے بڑھ جاتے ہین بعض مین کم ہو جاتے ہین بعض مین شظایاے متوائیہ مقدار طبعی سے کمسٹ بڑھ جاتے ہین بعض مین ذرات سرخ خون کے قدر رفتار طبعی سے کمسٹ بڑھ جاتے ہین - بیان رطوبات مائیہ کا جو عروق مائیہ مین رہتی ہین - واضح ہو کہ رگون کی تین قسمین ہین ایک شرائین جو قلب سے ثابت [illegible] ہین اور انکو عروق ضوارب بھی کہتے ہین کسواسطے

کہ انکا خون جنا رہ ہوتا ہے دوسری اور وہ جو غیر ضوارب ہین اور بقول متقدمین کبد سے ثابت ہوئی ہین
اور بقول متاخرین منتہاے شرائین سے ثابت ہوئی ہین تیسری عروق مائیہ جو نہایت باریک اور
دقیق رگین اور ہر جزو بدن مین اور انمین قوت جاذبہ ہے جسکی جہت سے کیلوس اور رطوبات مائیہ کو
جذب کرکے اعضا مین پہونچاتی ہین انکی دو قسمین ہین ایک عروق لبنیہ جو امعا مین اور جدار اول امعا مین
موجود ہین اور کیلوس کو چوستی ہین دوسری عروق مائیہ جو غدد مائیہ مین داخل ہوکر نکلی ہین اور ہر عضو مین
یہی رگین باریک رطوبات مائیہ کو واسطے تازگی اور شادابی اُس عضو کے پہونچاتی ہین اور جلد بدن تک
پھیلی ہین انھین عروق کے ذریعہ سے جو ضماد جلد پر لگایا جاتا ہے اُسکی مائیت جذب ہوکر داخل بدن مین
پہونچتی ہے اور فائدہ اور اثر ضماد کا محسوس ہوتا ہے پس عروق مائیہ مین جو رطوبت رہتی ہے وہ رطوبت
مثل زجاج کے ہوتی ہے اور یہ رطوبت سطح خارجی بدن سے اور جوہر متخلخل اور احشا اور تجاویف سے
بذریعہ انھین اوردہ کے ممتص ہوتی ہے اور قلب تک پہونچتی ہے اور کبھی یہ رطوبت خراب ہو جاتی ہے
اسوجہ سے کہ اسمین کوئی شے حریف ملجاوے یا کوئی زہر کھایا جاوے یا سگ دیوانہ کے کاٹنے سے لعاب
اُسکے مُنھ کا ملجاوے یا مادہ آتشک کا اُسمین پہونچ جاوے۔ **بیان رطوبات خاصہ** یعنی ہر ایک عضو
خاص مین ایک رطوبت خاص ہوتی ہے کہ اُس رطوبت کے زیادہ یا کم ہو جانے سے اُس عضو مین مرض
پیدا ہوتا ہے اور جب تک وہ رطوبت اپنی مقدار مناسب پر رہتی ہے تب تک مزاج عضوی اعتدال پر
رہتا ہے چنانچہ رطوبات تجویف جمجمہ حسب ذیل مین **بیان رطوبات تجویف جمجمہ** دماغ کے غشاؤن کے
درمیان مین ایک رطوبت رہتی ہے تاکہ ایک غشا دوسرے غشا سے نہ چھٹنے پاوے ورنہ یہ اتصال غیر طبعی
موجب امراض کا ہوتا ہے اِسی رطوبت کے بڑھجانے سے استسقاء الراس کی بیماری ہو جاتی ہے کہ سر
بہت بڑا ہو جاتا ہے اور غمز سے اجتماع پانی کا سر مین محسوس ہوتا ہے کبھی یہ پانی مابین غشاء صلب اور
استخوان سر کے ہوتا ہے کبھی مابین غشاء صلب اور غشاء عنکبوتی کے اور کبھی مابین غشاء عنکبوتی اور
اُم الدماغ کے پانی مجتمع ہو جاتا ہے دوسری رطوبت تجاویف بطون دماغ مین ہوتی ہے یہ رطوبت
شرائین دماغ سے متحلب ہوتی ہے تاکہ اطراف بطون کو نہ چھٹنے دیوے۔ **رطوبت منخرین** یعنی بلغم
جو ناک سے نکلتا ہے یہ بلغم اُن غدد بلغمیہ سے نکلتا ہے جو ناک کی جھلی مین اور عظام منخرین مین ہین اور
یہ رطوبت اسواسطے ان غدد مین پیدا کی گئی ہے کہ ریشہ ہاے اعصاب شم کو تر رکھے اور قوت شامہ کی
حفاظت کرے یہی بلغم جب قدر مناسب سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو مدبرہ بدن اُسکو منخرین کی راہ سے
نکال دیتی ہے اور اِسی رطوبت کا مزاج جب متغیر ہو جاتا ہے اور اُسمین حدت آجاتی ہے تو مرض

زکام کا لاحق ہوتا ہے چوتھی رطوبت دہان صانع برحق نے غدد اُذنیہ اور غدد فکّہ تحتانیہ اور غدد زیر زبان پیدا کیے ہین اور انہین قوت تولید لعاب کی رکھی ہے تاکہ قوت ذائقہ بذریعۂ لعاب کے ادراک ذائقہ مذوقات کا کرے اور غذا جو چبائی جاوے اُسکی مضغ مین اعانت پہونچے اور بھی لقمہ کے نگلنے مین اعانت بخشے اور بھی اِس لعاب مین قوت ہضم عنایت ہوئی ہے تاکہ شروع مضغ سے تحلیل غذا کی شروع ہو جاوے اِس رطوبت کو لُعاب کہتے ہین اور آلات مضغ بھی اسواسطے مخلوق ہوے ہین کہ ذائقہ کا ادراک بسبب تصغر اجزاے ماکول کے بخوبی ہووے اور ازدرار مین اور ہضم مین آسانی ہووے

بیانؔ رطوبت حلق یہ بلغم ہے کہ غدد بلغیہ لوزتین اور بلعوم وغیرہ سے متحالب ہوتا ہے تاکہ ہمیشہ حلق کو تر رکھے جس سے کلام کرنے مین آسانی ہو اور لقمہ کے ازدرار مین بسبب ازلاق کے سہولت ہووے

چھٹی آنکھ کی رطوبتین حکماے متقدمین نے تین رطوبتین نکالی تھین متاخرین نے آٹھ رطوبتین قرار دی ہین ایک رطوبت بیضیہ ہے وہ ایک پانی خالص ہوتا ہے کہ طبقہ قرنیہ اُس سے ممتلی رہتا ہے اور رطوبت جلیدیہ اور رطوبت زجاجیہ کو اپنے موضع طبیعی سے نکلنے نہین دیتا ہے اور اسی کی راہ سے خطوط شعاعیہ رطوبت جلیدیہ کی طرف جاتے ہین دوسری رطوبت جلیدیہ ہے وہ ایک جرم عدسی الشکل ہوتا ہے اُسمین صدہا مسامات ہوتے ہین جنمین پانی بھرا رہتا ہے اور کام اسکا یہ ہے کہ خطوط شعاعیہ جو پھیلے ہوتے ہین اُنکو باہمدیگر قریب کرکے رطوبت زجاجیہ کی طرف پہونچاتا ہے مگر رطوبت مکدر جب اِس رطوبت مین ملجاتی ہے تب نزول الماء یعنی موتیابند ہو جاتا ہے تیسری رطوبت زجاجیہ یہ مثل آبگینہ گداختہ کے ہوتی ہے اِس سے کرۂ چشم بھرا رہتا ہے یہ رطوبت خطوط شعاعیہ کو رطوبت جلیدیہ سے طبقہ شبکیہ تک پہونچاتی ہے اسمین کبھی کدورت ملجاتی ہے تو عارضۂ مکدر العین پیدا ہوتا ہے چوتھی رطوبت ایک آب رقیق ہے کہ وعاء رطوبت جلیدیہ مین بھرا رہتا ہے تاکہ رطوبت جلیدیہ اپنی وعا کی سطح سے نہ چھٹنے پاوے پانچوین بلغم رنگین ہے جس سے طبقہ عنبیہ رنگین رہتا ہے اور یہی بلغم خطوط شعاعیہ کو منعکس کرتا ہے چھٹی بلغم سیاہ یا گندم گون ہے جو طبقہ مشیمیہ پر چپٹا رہتا ہے ساتوین دموع یعنی آنسو ہین کہ غدہ مین بھرے رہتے ہین اور سطح خارجی آنکھ پر اُسی غدہ سے متحالب ہو کر جاری ہوتے ہین اور اُنسے ملتحمہ کو اور اجفان کو طراوت اور تری حاصل رہتی ہے آٹھوین ایک چکنی رطوبت ہے کہ غدہ (فی یوم یوس) سے متحالب ہو کر اجفان کے غضروف کو چکنا رکھتی ہے چھٹی رطوبت تجویف الاذنین اسمین دو رطوبتین ہین ایک رطوبت کا نام صملوخ ہے جو موم کی طرح ہوتی ہے اور ذائقہ مین نہایت تلخ ہوتی ہے اِسی تلخی کی وجہ سے کیڑا کان کے داخل مین نہین جاتا ہے

اور جھلی جو ثقب السمع پر منڈھی ہے اُسکو یہ رطوبت چکنا رکھتی ہے دوسری رطوبت مائیہ جو ریشہ ہاے عصب سمع کو تر رکھتی ہے اور صدمۂ اصوات کی تعدیل کرتی ہے ساتوین رطوبات گردن ایک رطوبت برنگ تخمی غدہ ترسیہ مین رہتی ہے دوسرا بلغم ہے جو مری مین رہتا ہے تاکہ انطباق مری نہ ہونے پاوے اور بھی انزلاق لقمہ کا معین ہووے آٹھوین رطوبات صدر ایک بلغم ہے کہ قصبۂ ریہ اور عروق خشنہ اور شش کے کیسون مین رہتا ہے اور منفعت اسکی یہ ہے کہ سطح داخلی اعضاء مذکورہ کی یعنی قصبۂ ریہ وغیرہ کی بسبب مرور دائمی ہوا کے خشک نہ ہونے پاوے اور یہی بلغم کبھی بڑھ جاتا ہے اور قوام طبعی اسکا بگڑ جاتا ہے چنانچہ بسبب نزلہ یا ضیق النفس یا سل وغیرہ کے متغیر ہو جاتا ہے دوسری رطوبت وہ ہے کہ غشاء شش اور غشاء اضلاع مین بخارات مستحیل بمائیت ہوا کرتے ہین اور اسی رطوبت کی وجہ سے غشاء ریہ اور غشاء اضلاع ملائم اور تر رہتے ہین تاکہ ریہ اور اضلاع سے چپٹ نجاوے اور اصطکاک کے صدمات کی حفاظت رہے تیسری حجاب قلب مین بخارات شرائین منجرہ سے مائیت پیدا ہوتی ہے منفعت اسکی یہ ہے کہ قلب اور اُسکے شغاف سے حجب جنت نجاوے اور اصطکاک کا صدمہ نہ پہونچے اسی رطوبت کے بڑھ جانے سے استسقاء القلب کا عارضہ ہو جاتا ہے نوین رطوبت ثدیین یعنی دودھ اسکے بہ نسبت متاخرین کی یہ راے ہے کہ جوہر مغذی جو پستان عورت مین ہوتا ہے اُس سے یہ رطوبت بیضا و حلو متحالب ہوتی ہے اور متقدمین کہتے ہین کہ دم طمث کے تین حصے ہو جاتے ہین ایک حصہ مستحیل بلبنیت ہونے کے واسطے ثدیین مین جاتا ہے دوسرا حصہ غذاے جنین ہوتا ہے تیسرا حصہ جو بطور فضلہ کے ہے رحم مین رہتا ہے تاکہ جنین کو صدمۂ اصطکاک سے محفوظ رکھے اور ولادت کے وقت میں انزلاق ہووے بدانست خاکسار راے متقدمین کی ارجح ہے کسواسطے کہ اکثر عورات کو دیکھا ہے کہ تا زمان رضاعت انکو احتباس رہتا ہے اور یہی خون کا استحالہ طرف دودھ کے اقرب و اسہل ہے اور ظاہر ہے کہ خون کیلوس سے بنتا ہے بتاثیر کیمیاوی کے اور کیلوس کی صورت قریب بشکل دودھ کے ہوتی ہے تو پھر خون کا مستحیل ہو جانا طرف دودھ کے باثر کیمیاوی اسہل و اقرب ہے اور دونون رائین یعنی راے قدما اور راے متاخرین قریب یکدیگر ہین — دسوین رطوبات شکم منجملہ انکے ایک رطوبت مذیبہ یعنی گلانے والی معدہ مین ہے کہ غذا کو ہضم کرتی ہے اور یہ رطوبت شفاف پانی کی طرح ہے یہ رطوبت افواہ عروق شرائین منجرہ سے جو معدہ کے سر جزو مین ہین متحالب ہوتی ہے یہ رطوبت مثل شراب کے ہے اسی کی جہت سے شیخ نے کہا ہے کہ اگر معدہ زمان دراز تک غذا سے خالی رہے تو معدہ کے متقرح ہو جانے کا خوف ہے

یعنی یہ رطوبت عروق سے نکل کر غذا کو تحلیل کرتی ہے جب غذا معدہ مین نہوگی تو ضرور ہے کہ یہ
رطوبت جرم معدہ مین خراش پیدا کرے لیکن ایسی حدت اور ایسی کثرت تولید اس رطوبت کی اہل ہند
کے معدون مین کم ہے دوسری رطوبت عنق الطحال کی ہے کہ اُس سے ایک پانی پیدا ہوکر رودۂ
اثنا عشری مین جاتا ہے اور تولید کیلوس مین اعانت کرتا ہے متقدمین تولید کیلوس کی کبد مین
قرار دیتے ہین متاخرین نے تولید اسکی اثنا عشری مین قرار دی ہے واللہ اعلم عند اللہ تیسری رطوبت
صفرا یعنی پت ہے یہ رطوبت کڑوی زرد رنگ مائل بسبزی ہے یہ رطوبت کبد سے متحالب ہوکر تھوڑی سی
رودۂ اثنا عشری مین جاتی ہے اور تھوڑی سی مرارہ یعنی پتہ مین جاتی ہے پس صفرا کی دو قسمین ہین
ایک صفرا کبدی جو کبد سے اثنا عشری مین جاتا ہے اور یہ رقیق القوام خفیف اللون عدیم الرائحہ
قلیلۃ المرارۃ ہوتا ہے اسی جہت سے کلیجی حیوانات کی کھانے مین تلخ نہین معلوم ہوتی ہے دوسرا
صفرا مراریہ جو کبد سے مرارہ مین آتا ہے اور یہان پہونچکر قوام مین اسکے غلظت اور ذائقہ مین مرارت
اور حرافت پیدا ہو جاتی ہے اور صفرا طبعی کا رنگ زرد مائل بہ اندک سبزی ہوتا ہے اور خفیف دسومت
تیل کی طرح اُسکے قوام مین ہوتی ہے اور اگر اُسکو حرکت دی جاوے تو اُسپر بلبلے پیدا ہو جاتے ہین
اور اُسمین بو مشابہ بوے چربی و مشک کے آتی ہے اور ذائقہ مین تلخ ہوتا ہے اور اجزاے مادی
اُسکے چھ ہین ایک جزو پانی ہے اور یہ جزو سب اجزا سے زیادہ ہے دوسرا جزو مائی ہے جب صفرا مین
اسپرٹ آف وین یا تیزاب گوگرد وغیرہ ڈالین تو جزو مائی رسوب ہو جاتا ہے تیسرا جزو رحینی جب جزو مائی
صفرا مین سے نکل کر اسپرٹ آف وین اُسمین ملاکر خشک کرلین تو ایک جسم اسود رحینی رہ جاتا ہے غالباً
اسی جزو کو قدما نے بلفظ سودا تعبیر کیا ہوگا چوتھا مادہ زرد رنگ کا ہے جسکی جہت سے صفرا کا رنگ زرد
رہتا ہے پانچوان شورہ ہے کہ وہ نہایت حار اور اکال ہے اس جزو کو سلفیورک ایسڈ اور میوریٹک ایسڈ
ملاکر نکالتے ہین چھٹا جزو کلس ہے کہ جب مادۂ رحینیہ کو جلاتے ہین تب چونہ حاصل ہوتا ہے اور کام عمدہ
اس خلط کا یہ ہے کہ رودۂ اثنا عشری مین خلاصہ کیلوس کو ثقل غذا سے جدا کردے اسی واسطے اسکا
وجود بدن انسانی مین ضروری سمجھا گیا ہے دوسرا کام یہ ہے کہ جب فضلات غذا کے امعاء سفلی مین
پہونچتے ہین اُسوقت صفرا اُن آنتون مین آکر تحریک امعا کو کرتا ہے اسیوجہ سے جب صفرا غیر طبعی
ہو جاتا ہے تو فضلات یا دیر مین بطور کے ساتھ خارج ہوتے ہین یا سرعت کے ساتھ خارج ہوتے ہین
اور اسی سبب سے مادہ ریحی جہت پیدا ہوتا ہے اور ایک قسم کا مادہ حاد اور ترش اور بلغم پیدا ہو جاتا ہے
جسکی جہت سے براز کا قوام یا لون وغیرہ بہ نسبت فضلۂ طبعی کے متغیر ہو جاتا ہے

چوتھی رطوبت کیلوس ہے یہ رطوبت سپید رنگ دودھ کی طرح امعا مین غذا سے منفصل ہوتی ہے اور کھانا کھانے کی چند ساعت کے بعد امعاے علیا مین اور عروق لبنیہ جداول امعا مین اور مجرے صدری مین مشہود ہوتی ہے پھر یہی رطوبت مستحیل بخون ہو جاتی ہے **پانچوین رطوبت امعایہ** رطوبت مائیہ ہے کہ امعاے علیا اور سفلی مین جو شرائین منتخرہ ہین اُنکے بخارات سے پیدا ہوتی ہے اور یہ رطوبت بھی معین ہضم ہوتی ہے اور امعا کا تنقیہ کرتی ہے اور امعا کو تر رکھتی ہے **چھٹی رطوبت ممروح ہے** طبقۂ زغبیہ معدہ اور امعا کے نیچے غدد بلغمیہ مخلوق ہین اُنہین سے بلغم متحالب ہوتا ہے اسکا کام یہ ہے کہ اجزاء امعا کو املس رکھے اور مرور فضلات سے امعا متضرر نہون اور فضلہ کے انزلاق پر اعانت کرے **ساتوین رطوبت تجویف البطن کی ہے** شرائین منجرہ جو صفاق مین ہین اُنکے بخارات سے رطوبت یہ بنتی ہے وہ احشاء بطن کو تر رکھتی ہے اور ایک کو دوسرے مین چمٹنے نہین دیتی ہے یہی رطوبت جب زیادہ پیدا ہوتی ہے تب عارضہ استسقاء بطنی کا لاحق ہوتا ہے **آٹھوین رطوبت بول** یہ رطوبت نمکین اُترجی اللون گردون سے متحالب ہوتی ہے اور براہ حالبین کے مثانہ مین آکر جمع ہوتی ہے منفعت اسکی یہ ہے کہ تمام فضلات مائیہ بدن کو نکالتی ہے **نوین بلغم مثانہ** طبقۂ داخلی مثانہ کے نیچے ایک غدہ بلغمیہ مخلوق ہوا ہے اُنہین سے یہ رطوبت متحالب ہوتی ہے اور منفعت اسکی یہ ہے کہ حدت بول کو کم کر دیتی ہے اور مثانہ کو ضرر بول سے محفوظ رکھتی ہے **گیارھوین بیان رطوبات آلۂ تناسل** مردان اسمین پانچ رطوبتین ہین ایک بلغم مجراے بول غشاے داخلی مجری کی ایک غدہ مخلوق ہے اُسمین سے ایک رطوبت متحالب ہو کر مجراے بول مین چمٹی رہتی ہے تاکہ ہنگام خروج بول کے مجرا بول کو ضرر نہ پہونچے دوسری رطوبت شحمیہ ہے یعنی جو چربی کہ سطح حشفہ اور قلفہ پر مخلوق ہوئی ہے اُس سے یہ رطوبت متحالب ہو کر سطح حشفہ کو چکنا رکھتی ہے اور قلفہ کو حشفہ سے چمٹنے نہین دیتی ہے تیسری رطوبت طبقۂ غمدیہ ہے یعنی شرائین جو اس طبقہ مین ہین اُنکی تبخیر سے رطوبت پیدا ہوتی ہے اور منفعت اس رطوبت کی یہ ہے کہ خصیہ کو طبقہ سے ملتصق نہین ہونے دیتی ہے اور اسکی جہت سے خصیہ تر رہتا ہے یہی رطوبت جب زیادہ پیدا ہوتی ہے تو قیلۃ الماء اور آدرہ مائیہ کا عارضہ ہو جاتا ہے (خصیون مین پانی اتر آکر ورم ہو جاتے ہین) چوتھی رطوبت غدہ قدامیہ کی ہے یعنی ایک بڑا غدہ صنوبری شکل جو عنق مثانہ کے قریب ہے اُسمین سے ایک رطوبت لبنیہ متحالب ہوتی ہے بروقت صحبت کے پانچوین رطوبت منی ہے کہ اسمین قوت حیات ہے انثیین سے متحالب ہوتی ہے اور منفعت اسکی تولید نسل اور بقاے نوع ہے **بارھوین رطوبت آلات تناسل عورات** مستعمیہ تین رطوبتین ہین ایک رطوبت شحمیہ عنق رحم مین ہے جو اُسکو چکنا رکھتی ہے اور ضرر بول سے بچاتی ہے ایک

غدہ شحمیہ سطح داخلی شفرین کبیرین و صغیرین کا ساتر ہے اُس غدہ سے یہ رطوبت متحالب ہوتی ہے دوسرا بلغم ہے کہ عنق رحم مین ہوتا ہے اُسکی جہت سے اطراف عنق باہم چمٹنے نہین پاتے ہین اور بحالت جماع صدمۂ اصطکاک سے عنق رحم محفوظ رہتی ہے غشائے داخلی کے نیچے ایک بلغمیہ ہے وہان سے یہ بلغم متحالب ہوتا ہے اسی رطوبت کا جب قوام طبعی بگڑجاتا ہے اُسوقت عارضہ سیلان رحم کا پیدا ہوتا ہے تیسری رطوبت بحریہ ہے۔ بحر عبارت ہے تجویف جرم رحم سے پس رحم مین جو شرائین مبخرہ ہین اُنکے بخارات سے ایک رطوبت پیدا ہوتی ہے تاکہ بحر کو تر و تازہ رکھے اور اطراف رحم کو باہم ملتصق ہونے نہ دے اور یہ رطوبت باکرہ مین مثل رطوبت رشاشی کے ہوتی ہے اور ثیب مین دودھ کی طرح ہوتی ہے تیرھوین رطوبات مفاصل۔ مفاصل مین دو رطوبتین ہوتی ہین ایک رطوبت وتریہ کہ رباطات جو مفاصل پر پیچیدہ ہوتی ہین اُنکے غشائے داخلی سے متحالب ہوتی ہے اور منفعت اس رطوبت کی یہ ہے کہ مفاصل کی حرکت مین سہولت واقع ہووے اور عظام مفاصل کے جو غضروف ہین وہ چکنے رہتے ہین دوسری رطوبت اوعیہ دسمیہ کی یہ رطوبت مثل چکنے بلغم کے ہے غشاء داخلی اوعیہ دسمیہ مین جو ہین اُنکی شرائین سے متحالب ہوتی ہے منفعت اُسکی یہ ہے کہ اوتار مفاصل کے چکنے رہین حرکت سے خشک نہ ہو جاوین چودھوین رطوبت مخ یعنی ہڈیون کا گودہ۔ تجویفات عظام اور صفائح عظام مین جو مسافت واقع ہے اُسکی جو غشاء مبطن ہے اُسمین جو شرائین ہین اُنسے یہ مادہ متحالب ہوتا ہے اور قوام اُسکا دہن لین مائل بجمرت ہوتا ہے اور بعضی مین قوام اسکا بلغمی ہوتا ہے دہنیت نہین ہوتی ہے اور احمر اللون ہوتا ہے پندرھوین رطوبات جلدیہ بشرہ اور جلد حقیقی کے درمیان ہین ایک نسیج بلغمی چکنی رہتی ہے اور شرائین جلد سے یہ رطوبت متحالب ہوتی ہے اور منفعت اُسکی یہ ہے کہ بشرہ کو جلد کے ساتھ ملتصق رکھے دوسری یہ کہ تعدیل قوت لامسہ کی کرتی ہے تیسری یہ کہ زغبیات عصبیہ جو جلد مین ہین اُنکو تر رکھے اور سطح خارجی جلد کو ملون کرے اسیواسطے اہل فرنگ کا رنگ سپید اور اہل حبش کا سیاہ اور اسی طرح مختلف الالوان انسان ہوتے ہین دوسری رطوبت دہن غشاء شحمی ہے یہ رطوبت جوہر متخلخل کی شرائین سے متحالب ہوتی ہے اس رطوبت کے سبب سے حرکت عضلات کو بآسانی ہوتی ہے تیسری رطوبت عرقی ہے یعنی شرائین مبخرہ جو جلد مین ہین اُنکے بخارات سے رطوبت مائیہ پیدا ہو کر مسامات جلد کی راہ سے نکلتی ہے منفعت اسکی یہ ہے کہ جلد کو تر رکھے سنہ ۸۹۵ ہجری مین ایک وبا عجیب ملک انگلستان مین آئی کہ بہت کثرت کے ساتھ پسینہ بدن سے نکل کر آدمی مرجاتا تھا اسیواسطے نام اُس مرض کا عرق انگلستانی

ہوگیا تھا اسی قبیل سے ماہ جولائی ۱۸۵۷ء مین آگرہ وغیرہ بلاد میان دوآب مین وبائے
دست کی آئی اُسمین بعض آدمیون کو تے و دست کچھ نہین ہوتا تھا فقط چہرہ پر پسینہ نکلتا تھا
اور آدمی مرجاتا تھا **فائدہ** واضح ہو کہ طب جدید مین تحالب عبارت ہے ایک فعل خاص سے
جو جسم حیوانات مین واقع ہوتا ہے یعنی ایک رطوبت جو خون مین ملی ہوتی ہے اور اُسکا خاصہ
خون کے خاصہ سے جدا گانہ ہوتا ہے وہ رطوبت خون سے نکل کر غدد مین مجتمع ہوتی ہے اور
انھین سے اپنے موقع پر پہونچتی ہے اور رطوبات بھی مختلف اطوار کے ہوتے ہین جیسا کہ
اوپر مفصل بیان کیا گیا اور یہ رطوبات بذریعۂ افواہ شرائین کے جو اُن غدد کے اندر ہوتے ہین
ترشح کرتی ہے فقط ایک صفرا کی رطوبت ایسی ہے کہ وہ وَرید الباب سے ترشح کرتی ہے اور اسی طرح
غدد بلغمیہ سے بلغم اور غدد رضابیہ سے رضاب تحالب ہوتا ہے باقی رطوبات افواہ شرائین سے
متحالب ہوتی ہین اور شعبہ شرائین کے بہت باریک ہوتے ہین چنانچہ بیان اعضا مین اسکی تفصیل
اور تصریح کی جاویگی **فصل تیسری بیان ارواح و قوی مین** ہرچند ارواح و قوی کی بحث
اس طرز خاص اور تفصیل خاص کے ساتھ جس طرح طب قدیم مین ہے کتب طب جدید مین جو بیان موجود ہین نظر
نہین گذری ہے مگر قوی کا بیان علم تشریح طب جدید مین بخوبی ہے چنانچہ لکھتے ہین کہ تمام اجسام عالم کی
دو قسمین ہین ایک اجسام آلیہ دوسری اجسام غیر آلیہ اجسام آلیہ اُن اجسام کو کہتے ہین کہ جنکے وظائف
خاص ہون مثلاً اعضاے غذا اعضاے آلیہ ہین کہ انکا کام خاص ہضم غذا ہے بذریعۂ قوت جذبی کے
اور یہ اعضاء غذا تمام حیوانات مین پائے جاتے ہین دوسرے اعضاے غیر آلیہ کہ انکا وظیفہ اور فعل
کچھ نہین ہے اور نہ انمین اعضاے مختلف البنا پائے جاتے ہین بلکہ فقط نمو کسیقدر انمین ہے وہ جمادات
کہلاتے ہین اور انکا نمو بطور میکانکی ہوتا ہے پس انسان کا جسم اجسام آلیہ مین داخل ہے اور انسان کا
مختلف اعضا اور آلات سے واسطے مختلف وظائف کے مخلوق ہوا ہے اور جو چند اعضا ملکر اُنسے ایک
وظیفہ خاص سرزد ہوتا ہے اُنکے مجموعہ کو جہاز کہتے ہین اور ہر جہاز کا کام اور وظیفہ خاص ہے جیسے
ایک جہاز حس ہے کہ اُسکا کام فقط ادراک ہے اسکے آلات جلد ہے زبان ہے ناک ہے آنکھ ہے کان ہے
اور یہ سب آلات خارج سے تاثیرات قبول کرتے ہین دوسرا جہاز حرکت ہے اُسکے آلات عضلات اور
عظام اور مفاصل اور غضاریف اور رباطات ہین تیسرا جہاز تغذیہ ہے کہ اس سے بدل ما یتحلل پیدا ہوتا ہے
اور اس جہاز کی چھ قسمین ہین جہاز ہضمی — اور جہاز کیلوسی — اور جہاز وریدی — اور جہاز تنفسی — اور
جہاز شریانی — اور جہاز بولی — چوتھا جہاز تناسلی ذکور مین پانچوان جہاز تناسلی اناث مین اور ہر ایک کا

اور آلات کے افعال و وظائف خاص بحکم قواے مختلفہ کے ہوتے ہین پس ظاہر ہے کہ اسکے بیان کی تفصیل مین سب قوتون کا بیان ضمناً آگیا لیکن جس طرح پر طب قدیم مین ارواح ثلثہ اور قواے ثلثہ یعنی نفسانی طبعی حیوانی قائم کی ہین اُس طرح پر طب جدید مین نہین ہین طب جدید مین بہ نسبت افعال دماغیہ لکھا ہے کہ جملہ حواس اور ادراکات اور مفہومات ذہنی دماغ سے حاصل ہوتے ہین اور امتحانات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ جب کسی حیوان کا عصب کاٹ ڈالا یا کسکر باندھ دیا یا ضغطہ دیا تو فی الفور استرخا او خدر اُن عضلات مین آگیا جنمین سے یہ عصب نافذ ہوا ہے یا اعصاب حس ہین مثلاً عصب بصر یا عصب سمع وغیرہ کو باطل کر دیا تو وہ حس بھی فی الفور باطل ہو جاتی ہے اور جب بندش کھول دی یا ضغطہ رفع کر دیا وہ حس پھر بحالت اصلی عود کر آتی ہے یا دماغ یا دُمیغ یا راس النخاع کو اہتزاز دیو پنچا یا تمام بدن مین تشنج ہو گیا یا کسی جزو کو اجزا دماغ سے منضغط کیا فی الفور قوت حرکت اُس عضو کی باطل ہو گئی جس عضو کا عصب محرک اُس جزو دماغ سے تعلق رکھتا تھا پس اِن امتحانات سے یہ بات واضع ہو گئی کہ مبدء فیضان حس و حرکت کا دماغ اور نخاع ہے اور اعصاب آلات موجبہ حواس متنوعہ کے ہین لیکن کیفیت فیضان حس و حرکت اور کیفیت تاثیر ارادہ کی دماغ سے طرف اعضاء مختلفہ کے اور وصول اثر حس کا اعضاء مختلفہ سے طرف دماغ کے از قبیل اسرار خفیۃ الہیہ کے ہے کہ کسیکو ادراک اسکا نہین ہو سکتا ہے اگرچہ اکثر مشترحین نے اِس باب مین اقوال مختلفہ بیان کیے ہین لیکن کسی کا قول قابل تشفی اور تسکین کے نہ ہے۔ بدانست مؤلف کے طب قدیم مین جسقدر تحقیق اسکی لکھی گئی ہے بالضرور بقدر طاقت بشری کے بہت خوش اسلوبی کے ساتھ ہے اور کسیقدر دل کو تشفی اور تسکین ہو جاتی ہے لہذا تھوڑا سا بیان بنظر رفع سقم کتاب کے زیر تحریر مین آتا ہے یعنی یہ بات تو بدیہی ہے کہ جسم انسان کی ترکیب دو قسم کی چیزون سے ہے ایک عالم سِر ایک عالم عَلَن عالم عَلَن تو مشاہدہ ہے واضح ہے کہ ہاتھ پیر آنکھ ناک معدہ دل جگر شش وغیرہ اعضا سے جسم انسانی بنا ہے باقی حس و حرکت و ادراک کلی جزئی وغیرہ مفہومات یا غضب یا ندامت یا سرور وغیرہ امور ایسے ہین کہ از قبیل عالم سِر کے ہین آدمی جب مر جاتا ہے اُسوقت آنکھ ناک وغیرہ آلات حس و حرکت سب موجود ہوتے ہین مگر صدور اُنکے افعال کا ہرگز ممکن نہین ہوتا پس وہ قوتین کہ جنسے تعلق ادراکات یا حس و حرکت یا تغذیہ تنمیہ کا ہے وہ از قبیل عالم سِر کے ہین پس حکماے متقدمین نے جو واسطے دریافت حقیقت اِس عالم سِر کے غور کیا تو واضح ہوا کہ تین طرح کی قوتین انسان مین بطور اصول کے پائی جاتی ہین ایک قوت ایسی ہے کہ جسکے سبب سے انسان ادراک سب چیزون کا بذریعہ حواس کے کرتا ہے اور مفہومات کو سمجھتا ہے

بُرے بھلے مین امتیاز کر سکتا ہے پس اُس قوت کا نام قوت نفسانی رکھا دوسری قوت اِس قسم کی پائی
کہ جسکے سبب سے تغذیہ تنمیہ ہوتا ہے بدل ما یتحلل غذا سے پڑتا ہے اخلاط بدن مین پیدا ہوتے ہین
لاجرم اس قوت کا نام قوت طبعی رکھا تیسری قوت ایسی پائی کہ جسکے سبب سے زندگی حاصل ہے
اور وہی قوت موقوف علیہ اِن دونون قوتون کی ہے پس اُس قوت کا نام قوت حیوانی رکھا اور چونکہ
قوت ایسی شے ہے کہ اسکے واسطے محل کی ضرورت ہے بغیر محل کے قائم نہین رہ سکتی ہے تو ضرور ہوا
کہ حامل اِن قوتون کا روح کو قرار دیا جاوے لہذا ارواح ثلثہ اور قواے ثلثہ مقرر کیے گئے پھر ضرورت
اِس بات کی ہوئی کہ اِن ارواح کا محل ہووے کیونکہ بدون محل کے قیام روح کا ممکن نہین ہے
بنابران بجہت اسکے کہ جن آلات سے جن قوتون کے افعال کا ظہور خارج مین مشاہدہ ہوتا ہے وہ
آلات جس عضو سے تعلق رکھتے ہین اُسی عضو کو محل اُس روح اور اُس قوت کا قرار دیا مثلاً حس و حرکت کا
ظہور بواسطہ اعصاب کے ہے اور اعصاب دماغ سے تعلق رکھتے ہین پس محل روح نفسانی کا دماغ کو
قرار دیا پھر ان ارواح کے حدوث و تولد کی کیفیت قائم کرنا بھی ضرور تھی لہذا یہ مسئلہ ٹھہرایا گیا کہ
جب غذا کا کیلوس خون کی صورت مستحیل ہو کر دل مین طبخ پاتا ہے اُس سے بخارات لطیف بنکر روح
متکون ہوتی ہے اُسی روح کا نام روح حیوانی ہے کہ جس سے حیات قائم ہے اور یہی روح حیوانی
حامل قوت حیوانی کی ہے اور اِسی سے قلب کو حرکت انبساطی اور انقباضی حاصل ہوتی ہے اور مرکب
اِسکا خون ہے اور بذریعہ شرائین یعنی عروق جہندہ کے تمام جسم مین یہ روح منتشر ہوتی ہے اور یہی
روح اعضا کو واسطے قبول قوت نفسانی کے تیار رکھتی ہے اور یہی بخارات لطیفہ جب دماغ مین پہونچتے ہین
تو وہان روح نفسانی پیدا ہوتی ہے اور یہی روح نفسانی بذریعہ اعصاب کے تمام بدن مین حس و حرکت
پیدا کرتی ہے اور آنکھون مین پہونچکر فائدہ بینائی کا اور کانون مین فائدہ شنوائی کا اور زبان مین
قوت ادراک مزہ کی اور ناک مین طاقت سونگھنے اور پہچاننے بو کی اور جلد مین قوت ادراک ملموسات کی
بخشتی ہے اور یہی بخارات لطیفہ خون کے کبد مین جاکر فائدہ تغذیہ اور تنمیہ کا دیتے ہین ہر ہر عضو کو
ہر رطوبت کو بدل ما یتحلل پہونچاتے ہین اور بالیدگی اعضا مین بخشتے ہین مگر یہ دونون قوتین اُسوقت اپنا فعل
کرتی ہین جب کہ قوت حیوانی موجود ہو اور قوت حیوانی جب معدوم ہوتی ہے اُسکے ساتھ ہی یہ دونون
قوتین فنا ہو جاتی ہین البتہ روح طبعی سب سے پیشتر پیدا ہوتی ہے کہ وہ از روے تغذیہ اور تنمیہ کے
کالبد انسانی قائم کرتی ہے پھر اُسکے بعد روح حیوانی پیدا ہوتی ہے اُسکے بعد روح نفسانی پیدا ہوتی ہے
بلکہ روح طبیعی جو حامل قوت طبیعی کی ہے تمام حیوانات مین موجود ہے اور نباتات مین بھی ہے اور دلیل قوی

اِن تینون روحون اور قوتون کے علیحدہ علیحدہ ہونے کی اور اُنکے محل کے علیحدہ علیحدہ ہونے کی یہ ہے کہ جب
دماغ مین اختلال آتا ہے اور روح نفسانی مین خلل آتا ہے تو حس و حرکت باطل ہو جاتی ہے جیسے
حالت سکتہ مین یا صرع مین انسان زندہ رہتا ہے مگر افعال نفسانی یعنی حس و حرکت کے افعال اُس سے
نہین ہو سکتے ہین اور حیات قائم ہوتی ہے اور روح حیوانی اور طبیعی کے افعال سب موجود ہوتے ہین
اور جب روح حیوانی مین اختلال آتا ہے تو تغذیہ تنمیہ مین خلل واقع ہو جاتا ہے مگر زندگی قائم رہتی ہے
اور افعال روح نفسانی کے موجود رہتے ہین اور روح طبیعی جب فنا ہوتی ہے اُسکے ساتھ ہی یہ دونون
روحین فنا ہو جاتی ہین اِس سے ثابت ہو گیا کہ ہر ایک روح کے افعال اور محال جدا گانہ ہین اور
آلات اِنکے الگ الگ ہین اور روح طبیعی کے تابع سب ارواح اور قوی ہین اور دل کو اسواسطے
مبدء حیات اور محل قوت حیوانی کا قرار دیا ہے کہ جب دل پر کوئی صدمہ قوی اور سخت ظاہری یا باطنی
پہونچتا ہے فی الفور انسان مر جاتا ہے پس دل محل قوت حیوانی ہے اور اسکے آلات اور خادم شریانین ہین
جنکے ذریعہ سے قوت حیوانیہ تمام اعضا کو پہونچتی ہے اور مبدء اور محل قوت نفسانی کا دماغ قرار دیا ہے
کہ حس و حرکت اِسی کے سبب سے ہوتی ہے اور اسکے آلات اور خادم اعصاب ہین جنکے ذریعہ سے
قوت نفسانی تمام بدن مین پہونچتی ہے جب دماغ پر بمقام نبت اعصاب حس کے کوئی صدمہ پہونچتا ہے
حس باطل ہو جاتی ہے جیسے مرض خدر مین یا نبت اعصاب حرکت پر صدمہ پہونچتا ہے تو حرکت
باطل ہو جاتی ہے جیسے مرض فالج مین اور اگر دونون جگہ صدمہ پہونچے تو حس و حرکت دونون باطل
ہو جاتی ہین جیسے سکتہ مین اور محل قوت حیوانی کا کبد کو مقرر کیا ہے اسواسطے کہ جب کبد مین کوئی
مرض پیدا ہوتا ہے تو آدمی لاغر ہو جاتا ہے اور خادم اسکے اَوردہ ہین جنکے ذریعہ سے غذا تمام بدن مین
پہونچتی ہے اسیواسطے اِن تینون عضوون کو اعضاے رئیسہ کہتے ہین مگر یہ تین عضو رئیس باعتبار
بقاے شخص کے ہین یعنی ہر فرد انسان کا وجود انسے قائم ہے اور باعتبار بقاے نوع کے چار عضو
رئیس ہین یعنی یہی تینون عضو قلب اور دماغ اور کبد اور چوتھا خصیتین ہین کہ یہ محل نضج منی کا ہے
اور منی کے ذریعہ سے اپنا نسل پیدا ہوتا ہے تاکہ نوع انسانی قائم رہے اور اگر خصیتین قطع کر دیے جاوین
تو نسل قطع ہو جاتی ہے اور خادم اسکے اوعیہ منی ہین جنکی تفصیل اپنے محل پر کیجاویگی اور روح طبیعی مین
دو قوتین ہین ایک خادمہ دوسری مخدومہ پھر مخدومہ دو قسم پر ہے ایک وہ کہ غذا مین واسطے بقاے شخص کے
تصرف کرتی ہے دوسری وہ کہ غذا مین واسطے بقاے نوع کے تصرف کرتی ہے یعنی منی بناتی ہے پس وہ
قوت جو واسطے بقاے شخص کے تصرف کرتی ہے اُسکی دو قسمین ہین ایک قوت غاذیہ دوسری قوت نامیہ

قوت غاذیہ کا کام یہ ہے کہ جب عمل قوت ہاضمہ کا غذا مین ہو چکتا ہے اُسوقت قوت غاذیہ اُس غذا کو ایک مادہ مشابہ بصورت عضو کے بنا دیتی ہے پھر قوت نامیہ اُس مادہ کو طول عرض عمق مین تناسب طبعی پر بڑھاتی ہے یعنی یہ نہین کہ خون جم کر ایک بیڈول لوتھڑا بن جاوے بلکہ بصورت متناسبہ عضوی کے اقطار ثلثہ مین ترقی ہوتی ہے مگر اس قوت کا فعل قریب تیس برس تک خوب جودت کے ساتھ رہتا ہے اور قوت غاذیہ بھی اسی مدت تک اپنے فعل مین سرگرم رہتی ہے اور یہی سن کو سن نمو کہتے ہین اُسکے بعد قوت نامیہ نہایت ضعیف ہو جاتی ہے فقط بقدر فعل اُسکا باقی رہتا ہے کہ جسقدر قوت غاذیہ سے مادہ غذائی پیدا ہوا ہے اُسکا بدل ما یتحلل پیدا کر دیوے اور قوت اور شادابی اعضا کی قائم رکھے یہ قوت تا سن شباب قائم رہتی ہے زان بعد قوت غاذیہ مین بھی ضعف شروع ہوتا ہے اور قوت نامیہ تو قریب بعدم ہو جاتی ہے اور واسطے بقاے نوع کے دو قوتین ہین ایک مولدہ دوسری مصورہ چونکہ اُن قوتون کا تعلق انعقاد نطفہ سے ہے اور اُسمین کسیقدر اختلاف طب قدیم اور جدید مین لہذا اُسکا بیان تفصیلی اپنے محل پر کیا جاویگا اور قوت غاذیہ کی خادم چار قوتین ہین جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ۔ اور یہ چارون قوتین اعضار غذا وغیرہ مین موجود ہین بغیر ان چارون قوتون کے فعل غاذیہ کا پورا نہین ہو سکتا ہے مثلاً معدہ مین قوت جاذبہ موجود ہے جو غذا کو اپنی طرف کھینچتی ہے اسی قوت کے تقاضے سے نوالا نگلا جاتا ہے بلکہ انسان معکوس ہو کر بھی نوالا نگل سکتا ہے یا اونٹ گردن جھکا کر چارہ اپنا نگلتا ہے یا سانپ برابر سے اپنی غذا نگلتا ہے اسی طرح قوت ماسکہ بھی ہے کہ جب تک غذا ہضم نہو اور ہاضمہ اپنا فعل پورا نہ کرے تب تک وہ قوت ماسکہ غذا کو معدہ مین تھامے رہتی ہے منحدر نہین ہونے دیتی ہے دلیل وجود پر اس قوت کے یہ ہے کہ جب غذا کھانے کے تھوڑی دیر بعد پیٹ چاک کر کے دیکھا تو اُسمین غذاے منہضم اور غیر منہضم دونون طرح کی موجود پائی گئی پس اگر یہ قوت نہوتی تو غذا کیونکر دیر تک ٹھہرتی اسی طرح قوت ہاضمہ بھی مشاہدہ مین آتی ہے کہ انسان یا حیوانات کا پیٹ چاک کرنے سے غذاے منہضم و غیر منہضم دونون طرح کی پائی جاتی ہے اسی طرح وجود قوت دافعہ کا دفع ہونے سے فضلہ بول و براز کے ثابت ہے۔ اور روح نفسانی مین بھی دو قوتین ہین ایک قوت مدرکہ دوسری قوت محرکہ۔ پھر محرکہ کی دو قسمین ہین ایک باعثہ علی الحرکۃ دوسری فاعلہ حرکت پس باعثہ کی دو قسمین ہین ایک شہوانی دوسری غضبی شہوانی اُسے کہتے ہین کہ اشیاء نافعہ یا مرغوبہ کی طرف حرکت کی باعث ہو اور غضبی اُسے کہتے ہین کہ دفع ضرر کے خیال سے موجب حرکت ہو خواہ وہ ضرر واقعی ہو یا ظنی ہو اور قوت فاعلہ حرکت جسم مین نفوذ کرتی ہے اُس سے عصب متشنج ہوتا ہے اور وتر کھچ جاتا ہے اس سبب سے عضو متقلص ہو جاتا ہے یا عضلہ مسترخی اور ڈھیلا ہو جاتا ہے اور

دراز ہو جاتا ہے اس سبب سے عضو منبسط اور فراخ ہو جاتا ہے اُس سے حرکت ظہور مین آتی ہے اسیطرح ہر قوت اپنا کام بواسطۂ آلات کے پورا کرتی ہے جسکی تفصیل وقتاً فوقتاً اپنے اپنے موقع پر کیجاویگی اور قوت مدرکہ کی دو قسمین ہین ایک مدرکہ ظاہری کہ اُسکی پانچ قسمین ہین - باصرہ - سامعہ - شامہ - ذائقہ - لامسہ - اور انکو حواس خمسہ ظاہری کہتے ہین اور یہ بمنزلۂ مخبر اور جاسوس کے ہین واسطے حواس باطنی کے اور مدرکہ باطنی بھی پانچ ہین حس مشترک - خیال - قوت متصرفہ - قوت وہمیہ - قوت حافظہ - ان سبکی تشریح و تفصیل آگے لکھی جاویگی غرضکہ طب قدیم مین یہ مبحث بہت بسط اور تفصیل کے ساتھ مطولات مین مسطور ہے اور ایسا بیان مدلل اور شافی ہے کہ اس سے زاید تحقیق کرنا طاقت بشری سے خارج معلوم ہوتا ہے باقی رہا بیان اس امر کا کہ روح کیا شئے ہے اسکی حقیقت واقعی کا دریافت کرنا طاقت بشری سے خارج ہے اسیواسطے بیان حقیقت روح کے بہت سے اقوال اور آرا مختلف ہین جب لوگون نے ہمارے نبی کریم سے سوال کیا کہ روح کیا شئے ہے تو حق تعالی نے فرمایا کہ کہدو حکم خدا مین سے ایک چیز ہے یعنی ہم لوگ جسم و جسمانی ہین اور ہمارا ادراک منحصر حواس خمسۂ ظاہری پر ہے اور حواس ظاہری انہین اشیا کا ادراک کر سکتے ہین جو از قبیل اجسام کے ہون بلکہ بیشتر اجسام رقیقہ یا اصوات خفیف کو ہم دیکھ یا سن نہین سکتے ہین کسواسطے کہ جن حواس سے ہم ادراک اشیا کرتے ہین وہ حواس بھی ہمارے ناقص ہین پورا پورا کام نہین دے سکتے ہین مثلاً آنکھ کا کام دیکھنا ہے یہ کام بھی آنکھ سے بغیر اعانت روشنی کے نہین ہو سکتا ہے پھر اگر روشنی بہت تیز ہو تو اسکو بھی نہین دیکھ سکتے ہین چنانچہ آفتاب کی طرف ہم نگاہ نہین ملا سکتے ہین نہ اندھیرے مین کوئی شئے مدرک ہوتی ہے بہت سے اجسام باریک کو نہین دیکھ سکتے ہین خود اعضاء انسانی مین بعض جھلیان اور عروق ماتحت اور شعبے ایسے ہین کہ نظر سے نہین معلوم ہوتے ہین بذریعہ میکراسکوپ یعنی خوردبین کے دیکھے گئے ہین سامعہ کا ہمارے یہ حال ہے کہ سامعہ کا کام ادراک اصوات ہے اگر کوئی بھاری اور بڑی توپ ہمارے کان کے قریب داغی جاوے تو کان بہرا ہو جاوے یا چیونٹی کی چال کی آواز ہمارے کان مین مدرک نہین ہو سکتی ہے یا ذائقہ کا کام مزہ کا ادراک کرنا ہے اور اُسکے ادراک کی یہ کیفیت ہے کہ نہایت تیز اور چرپری مثل مرچ سرخ کے ہماری زبان مین لگ جاوے یا برف ہماری زبان پر رکھدیا جاوے تو زبان سُن ہو جاتی ہے اُسوقت ادراک مزہ کا دشوار ہوتا ہے یا زیادہ شیرین چیز کھا کر کم شیرین چیز کھاوین تو وہ پھیکی معلوم ہوتی ہے یہی حال شامہ کا ہے کہ زیادہ کریہ الرایحہ چیز کی بو سونگھنے کا ہمکو تحمل نہین ہے علی ہذا القیاس لامسہ کا کام ادراک برودت و حرارت وغیرہ کا ہے مگر اسمین یہ مجال نہین ہے کہ آگ کو ہاتھ مین لے سکے یا برف کا ٹکڑا ہاتھ پر رکھنے سے

اذیت نہ پہونچے پھر ان سب حواس کو غلطی بھی احساس مین واقع ہو جاتی ہے مثلاً آگ کو بیٹھی کے شعلہ کو حلقہ جوالہ خیال کرتی ہے ریل پر سوار ہو جانے سے درخت چلتے معلوم ہوتے ہین کھٹی چیز کھا کر پانی پیجیے پانی شیرین معلوم ہوتا ہے پس جب آلات ہمارے اوراک کے ایسے ناقص ہین تو ہم غوامض اسرار الٰہی کو کیا دریافت کر سکتے ہین خصوصاً وہ چیزین کہ داخل روحانیات ہین اور ہمارے اوراک سے بالاتر ہین مگر اُنکے افعال و آثار سے وجود اُنکا یقینی ہے اور جو کچھ کہ علم بالکنہ حاصل ہو گیا ہے وہی اُسکی معرفت ہے۔

**فصل چہارم بیان امزجہ مین بطریقہ طب جدید** - افراد انسانی مین بباعث اسکے کہ کوئی عضو کسی شخص کا بہ نسبت دوسرے کے غالب ہے یا کوئی جہاز منجملہ جہزوے کسی فرد مین قوی کسی مین ضعیف ہے اسوجہ سے اختلافات امزجہ کا ہوتا ہے پس اگر کسی کے مزاج مین اعضاء دورہ بہ نسبت دوسرے شخص کے غالب ہین اسکے غلبہ کی وجہ سے خون کی کثرت ہے تو ایسے مزاج کو مزاج دموی کہتے ہین اور اگر کسی شخص کا جہاز عصبی غالب اور قوی ہے تو اُسکو مزاج عصبی کہتے ہین اور اگر لنیفا یعنی بلغم غالب ہے تو اسکو لنیفاوی مزاج کہتے ہین اور اگر جہاز صفرا غالب ہے تو مزاج صفراوی کہتے ہین اور اگر دوران خون کا اور تنفس سریع ہے تو اُس مزاج کو دوری اور تنفسی کہتے ہین کیونکہ دورہ اور نفس کا ہمیشہ ایک حال ہوا کرتا ہے دوران خون تابع نفس ہے اور اگر عضلات قوی اور مستولی ہین تو اُسکو مزاج عضلی کہتے ہین اور اگر اعضاء تناسل غالب ہین اور پر شہوت ہے تو اُسکو مزاج تناسلی کہتے ہین اور لکھتے ہین کہ قدما نے جو باعتبار اخلاط اربعہ کے چار مزاج قرار دیے ہین کوئی دلیل اِس حصر پر نہین ہے فقط اپنے ظن و گمان پر امزجہ اربعہ قائم کیے ہین بہرکیف جب استیلا کسی مزاج کا ہوگا اُسوقت اُس مزاج مین استعداد قبول کرنے اُسی قسم کے مرض کی ہوگی مثلاً جب خون بدن مین زیادہ اور غالب ہوگا تو اُسکو امراض دموی لاحق ہو وینگے اور ایسے اشخاص کے چہرے سوائے سوڈان اور حبش کے سرخ ہونگے اور فراخ الصدر اور سریع الغضب اور سریع العشق اور مستعد بہ التہابات حادہ اور نزیف کے ہونگے یعنی نکسیر وغیرہ اکثر پھوٹیگی اور امراض انکے اکثر قصیر المدۃ اور حمید العاقبہ ہونگے اور سوڈان اور حبش مین بجائے سرخی چہرے کے آنکھین سرخ ہوتی ہین ایسے مزاج والون کو اشیاء حادہ اور منبہ سے اور کثرت اکل و شرب سے احتیاط واجب ہے اور انفعالات نفسانیہ یعنی حزن شدید یا غیض و غضب یا فرح شدید سے احتیاط رکھین اور اغذیہ نباتیہ کھاوین اور ملینات اور مفتحات کا استعمال رکھین اور انکے امراض مین فصد کھولنا جونکین لگانا پچھنے لگانا سودمند ہے اور آب نیمگرم سے غسل کرین اور حوض مین غوطہ لگاوین - اور عصبی المزاج کا مجوہ بڑا ہوتا ہے اور سریع الفہم اور قوی الاحساس ہوتا ہے اور اکثر دُبلا اور طویل القامتہ اور خفیف النوم ہوتا ہے اور

اشیاء جمیلہ کا شوق زیادہ ہوتا ہے اور ضربان قلب کا بہت قوی نہین ہوتا ہے ایسے امزجہ مین کثرت استفراغ خون کی مضر ہے اکثر ایسے امزجہ مین اگر خون خارج ہو جاوے تو تشنج کے امراض لاحق ہو جاتے ہین ایسے شخصون کو گوشت کی غذا مفید ہے اور چاء اور قہوہ کا استعمال اور خوشبو اغذیہ کھانا اور خوشبو لگانا سودمند ہے بلغماوی مزاجون کا جسم بھرا ہوا ہوتا ہے اور سمین اور غلیظ الشفتین ہوتے ہین اور بعض بطی اور بھوک کم قلیل الغذا عسیر الہضم اور کثیر النوم بطی الحرکۃ ہوتے ہین جماع مین انکو وہ لذت نہین ہوتی ہے جو اورون کو ہوتی ہے ایسے امزجہ مین گوشت بریان اور چاء اور قہوہ اور ریاضت اور کم سونا مفید ہے اور اماکن منخفضہ مین سکونت کرنا اور اطعمہ کثیر کھانا مضر ہے اور انکو امراض حادہ اور التہابی نہین ہوتے ہین اور صفراوی مزاجون کا کبد بڑا ہوتا ہے اور قئے یا دست صفراوی اکثر آتے ہین اور اصفر اللون اور اسود الشعر ہوتے ہین نبض سریع و متواتر اور صلب ہوتی ہے اور مونومانیا یعنی جنون کی استعداد رکھتے ہین اور انمین حب نفس اور غصہ اور حب انتقام ہوتا ہے اور مستعد بقبول امراض کبد اور معدہ کے ہوتے ہین ایسے امزجہ مین غذاے ترش اور غذاے نباتی اور بقول باردہ اور اشربہ باردہ مناسب اور چاء اور قہوہ اور خمر وغیرہ سخت مضر ہے اور انکے امراض کے واسطے لہو ولعب اور سفر اور امکنہ باردہ مفید ہین۔ اور مزاج دوری و تنفسی مین تنفس عریض اور ممتلی ہوتی ہے اور مشابہ بمزاج دموی ہوتے ہین اور امزجہ عضلی قوی البنیہ قصیر القامتہ متوسط السمن ہوتے ہین اور عضلات انکے ابھرے ہوے ہوتے ہین اور کام مین خوب محنت کرتے ہین یہ مزاج بھی قریب بمزاج دموی ہے۔ اور مزاج تناسلی وہ ہے کہ اعضاء تناسل اسکے عظیم الحجم ہون اور آواز اسکی خشن ہو اور جسم پر بال بکثرت ہون اور جماع کی طرف میلان قوی ہو اسی سے اسکے جسم مین نحافت ہوتی ہے اور امراض کثیرہ لاحق رہتے ہین دماغ ضعیف ہو جاتا ہے ایسے مزاج والے کو ضرور ہے کہ جماع سے پرہیز رکھے اور ریاضت معتدل کیا کرے اور اطعمہ اور اشربہ مقویہ سے پرہیز رکھے اور تخلیہ مین تنہا نہ رہے صُور حسنہ کا نظارہ نہ کرے اور مہیجات شہوت سے اجتناب رکھے اور باقی امزجہ مرکبہ ہین کہ انھین مزاجون سے مرکب ہووین ہر چند طب قدیم مین اقسام مزاج کے از روے نوع اور صنف اور شخص وغیرہ کے باعتبار افراد داخل النوع و خارج النوع بقاعدہ عقلی قائم کیے ہین اور دل پسند ہین اور ذکاوت مترشح ہوتی ہے لیکن بدانست ہیچمدان اقسام مزاج کے از روے طب جدید عملیات مین کارآمد و مفید ہین۔

ختم ہوا رسالہ دوم جلد اول کا اسکے بعد شروع ہوگا رسالہ سوم تشریح مین بنیہ انسانی کے۔

# رسالۂ سوم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی

مشتمل بر بیان

## تشریح بنیۂ انسانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی ما خلق الانسان فی احسن تقویم و نصلی علی نبیہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ الذین ہم ہداۃ الدین القویم - اما بعد اصغر حسین ارزقہ اللہ حلاوۃ الدارین التماس کرتا ہے کہ یہ رسالہ سوم جلد اول کتاب بحر محیط کا ہے بیان مین تشریح جسم انسانی کے اور یہ رسالہ مشتمل ہے ایک مقدمہ اور ایک خاتمہ اور سات فصلون پر - مقدمہ واضح ہو کہ علم طب سے غرض عمدہ یہ ہے کہ طبیب امراض کی معرفت حاصل کرے اور انکا علاج کرے پس جب تک کہ طبیب تشریح بدن انسانی اور حال وضع اعضا اور افعال اور وظائف اعضا سے واقف نہو گا ہرگز تشخیص مرض کی ممکن نہین ہے جس طرح گھڑی ساز جب تک گھڑی کے پرزون سے واقف نہووے اور یہ نہ جانے کہ کونسا پرزہ کس جگہ پر ہے اور ہر پرزہ کا کیا کام اور کیا نفع ہے تب تک گھڑی کو درست نہین کر سکتا ہے اگر بدون تشخیص مرض کے علاج کیا جاوے تو اسکی یہ مثال ہے کہ ایک اندھا ایک مجمع مین جہان اُسکا دشمن اور بھی احباب بیٹھے ہین تلوار چلا رہا ہے کوئی وار اُسکا خالی جاتا ہے کوئی وار دوستون پر کارگر ہوتا ہے ممکن ہے کہ اتفاقیہ کوئی وار دشمن پر بھی چل جاوے اِس صورت مین طبیب کو اِس علم سے واقفیت بہت ضرور ہے بغیر اسکی واقفیت کے ہرگز تشخیص مرض کی کماینبغی نہین ہو سکتی ہے نہ دوا موضع مطلوب پر لگائی جا سکتی ہے نہ دستکاری ہو سکتی ہے مگر بسبب اسکے کہ یہ علم بہت بڑا دریائے ذخار اور نہایت مشکل ہے اور فقط کتاب بینی سے یہ علم نہین حاصل ہو سکتا ہے بلکہ لاشون کو چیر پھاڑ کر دیکھا جاوے اُسوقت ذہن اُسپر محیط ہوگا اور بھی علم تشریح کی بہت قسمین ہین ایک تشریح عام ہے جس مین بحث کی جاتی ہے اجزائے مؤلفہ اجسام موالید ثلثہ سے پھر اسکی دو قسمین ہین ایک تشریح نباتی جس مین بحث کی جاتی ہے تشریح اجسام مخصوصہ نباتات سے دوسری تشریح حیوانی جسمین بحث کی جاتی تشریح اجسام مخصوصہ حیوانات سے اور تشریح حیوانی کی دو قسمین ہین ایک تشریح مقابلہ اور ایک تشریح خاص تشریح خاص عبارت اُس سے ہے کہ جسمین بیان ایک نوع خاص کی تشریح کا ہووے مثلاً تشریح انسان یا تشریح فرس وغیرہ حیوانات کا اور تشریح مقابلہ وہ ہے کہ جسمین تشریح اس بات کی کی جاوے کہ فلان حیوان مین فلان عضو ہے فلان

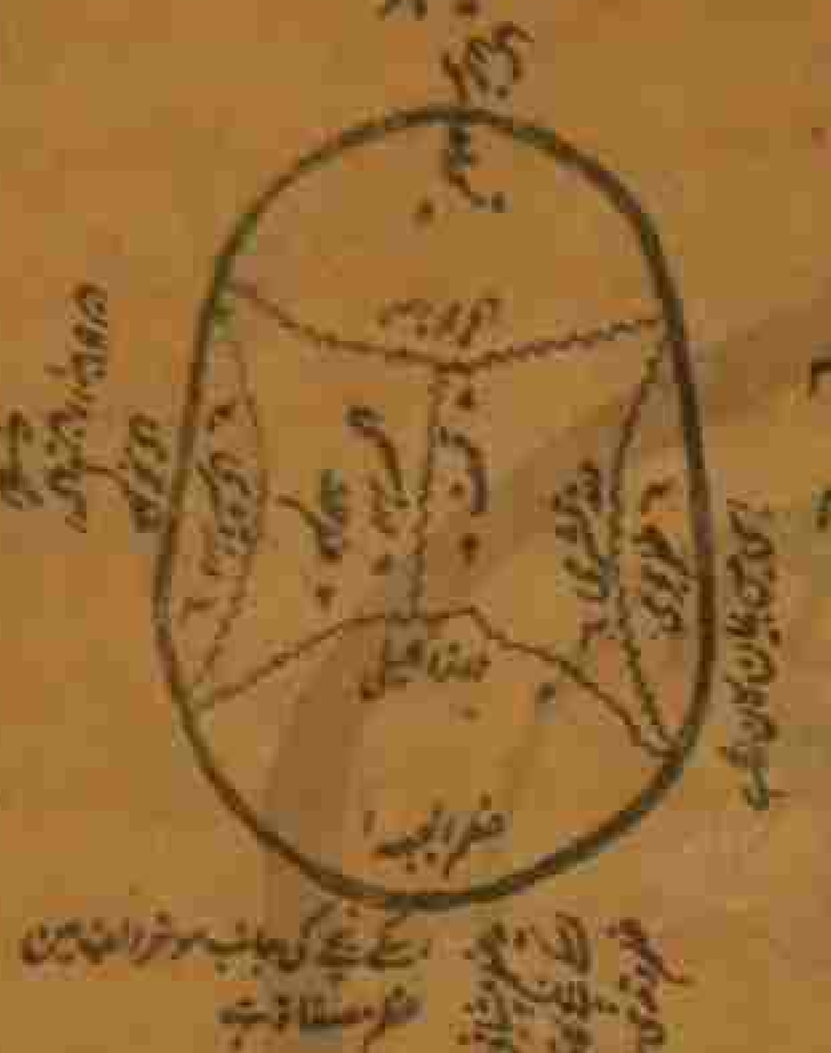
نہین ہے یا فلان حیوان مین فلان عضو اس ہیئت کا ہے اور فلان مین اس ہیئت کا ہے چونکہ طبیب کو زیادہ تر ضرورت تشریح انسان کی رہتی ہے لہذا اس رسالہ مین تشریح انسانی مختصراً بیان کی جاتی ہے اسکی بھی دو قسمین ہین ایک تشریح موضعی کہ جسمین مجموع اعضاے مرکبہ کا بیان ہے دوسری تشریح وصفی کہ جسمین ہر ہر جزو اعضا کا باعتبار نام اور شکل اور وضع وغیرہ کے بیان ہے پھر ایک تشریح جراحی ہے کہ باعتبار آفات لاحقہ اعضا کے یا باعتبار اعمال جراحی یعنی باعتبار چیرنے پھاڑنے کے بحث کی جاوے پھر ایک علم منافع الاعضا جسمین بحث کیجاتی ہے اس بات سے کہ کس عضو کا کیا کام ہے اور منفعت اسکی کیا ہے پھر اسی تشریح کا شعبہ علم المحزات ہے جس مین ہر عضو صحیح یا ماؤف کو دیر تک موجود رکھنے کی ترکیبین ہین یا قالب تشریح نباتی کی ترکیب ہے کسی قدر تفصیل اسکی خاتمہ مین لکھی جاویگی لیکن اس رسالہ مین فقط تشریح ضروری جسم انسان کی بیان کی جاویگی کیونکہ بیان مفصل مستلزم طول مل کا ہے اور اسکا سمجھ مین آنا بھی متعلق بعاینہ

**فصل اول ہڈیون کا بیان** عظام اجسام سخت ہین انحنا اور انثنا نہین قبول کرتی ہین حس انمین مطلق نہین ہے عضلات انسے متعلق رہتے ہین یہ ستون اور دعائم بدن انسان کے ہین اور اشکال اعضا کے انکی جہت سے قائم رہتے ہین اور احشا وغیرہ کو محفوظ کیے ہین ترکیب انکی اجزاے ارضیہ اور اجزاء غرائیہ سے ہے اگر ہڈی کو تیزاب مین بھگا دیا جاوے تو اجزاے ارضیہ علحدہ ہو جاتے ہین اور اجزاء غرائیہ الگ ہو جاتے ہین - قوام ہڈیون کا تین طرح پر ہوتا ہے ایک قوام صلدی جیسے رانون کی ہڈیان دوسرا قوام اسفنجی یعنی ابر مردہ کی طرح سوراخ دار جیسے عقدتین کی ہڈیان تیسرا شبکی یعنی جال دار جیسے گودے کی ہڈی کے اندر جال ہوتا ہے مثلاً فخذ کی ہڈی کو چند روز پانی مین بھگا دین بعدہ طول مین تراشین تو اسمین تینون قوام پائے جاوینگے یعنی سطح ظاہری کا اسکے قوام صلدی ہے اور اسکے عقدتین کے نزدیک قوام اسفنجی پایا جاویگا اور اسکے جوف مین قوام شبکی ہوگا اور قوام صلدی چند صفحون مسطح اور اغلظ اور اصلب سے بنتا ہے اور اسکے معاینہ کا یہ طریق ہے کہ پانی مین سوڈا یعنی سجی ملا کر ہڈی اسمین ڈال کر بہت دیر تک پکا دین بعدہ نمک کے تیزاب مین بہت سا پانی ملا کر ہڈی مذکور کو بھگا دین تمام پرت اسکے بسہولت الگ ہو جاوینگے - اور اجزاء ترکیبی عظام مین چونہ اور تیزاب اور اجزاء غرائیہ اور شحمیہ اور چند عروق دمویہ نہایت باریک اور عروق ماصہ اور کچھ ریشے اعصاب کے ہین اور مشارف یعنی بلندی یا ارتفاعات بھی اکثر ہڈیون مین ہوتے ہین اور مشارف دو قسم کی ہین ایک یہ کہ نفس استخوان مین ابھار ہووے اور انفصال کے قابل نہو اسکو زائدہ کہتے ہین اور جو ابھار نرمی کے ساتھ ہو اور منفصل ہو سکتا ہو اسکو لاحقہ کہتے ہین اور یہی لواحق بعد تکمیل سن نمو کے زوائد

زوائد ہو جاتے ہین چنانچہ دو برس کے لڑکے کی ران کو پانی مین اسقدر مدت تک بھگاوین کہ گوشت سڑ کر ہڈی رہ جاوے پھر اُس ہڈی کو اسپرٹ وین مین بھگاوین تو عقد تین کے لواحق دکھائی دیوینگے۔ منافع عظام کے بہت ہین ایک یہ کہ جسم کا قوام اور استقامت بسبب انکے ہے دوسرے احشا کی حافظت ہے تیسرے جو عضلات عظام سے متعلق ہین تو عضلات کو انسے قوت حاصل ہے چوتھے گلا یا جزو حرکت کرنے کا اختیار عظام کے سبب سے ہے پانچوین مدافعت امور خارجیہ کے عظام کی جہت سے ہوتی ہے چھٹے انکے سبب سے انسان اعمال اور صنائع عجیبہ پر قادر ہوتا ہے۔ ساتوین اکثر عظام ایک عمدہ سپر حوادث کے واسطے ہین مثلاً جمجمہ بہت عمدہ سپر دماغ کے واسطے ہے یا فقرات واسطے نخاع کے سپر ہین آٹھوین مشارف بعض عظام عضلات کے متعلق ہو جاتے ہین نوین مفاصل کی وجہ سے انسان صدور افعال مختلفہ پر قادر ہوتا ہے بہرکیف ہیکل جسم انسانی کی باعتبار ہڈی کی ٹھٹری کے تین حصون پر منقسم ہے ایک راس یعنی سر دوسرا جذع یعنی تنہ یا تنورۂ بدن تیسرا اطراف یعنی ہاتھ پانوں سر کے دو حصے ہین ایک جمجمہ یعنی کھوپڑی دوسرا وجہ یعنی چہرہ اور جذع مرکب ہے سلسلۂ فقریہ یعنی گریون سے اور صدر اور حوض سے اور اطراف کی دو قسمین ہین ایک اطراف علیا یعنی دونون ہاتھ اور متعلقات انکے دوسرے اطراف سفلی یعنی دونون پانون اور متعلقات انکے۔ جمجمہ مرکب ہے آٹھ ہڈیون سے عظم الجبہہ یعنی پیشانی کی ہڈی اور عظم القمحدوہ یعنی موخر سر کی ہڈی اور دو عظم القحف جو اوپر کی جانب کو وسط سر مین واقع ہین اور دو عظم حجری جو عظم قحف کے نیچے دونون طرف دہنے بائین لگی ہین یعنی کنپٹی کی ہڈیان اور انھین ہڈیون مین کان لگے ہین اور عظم وتدی جو نیچے کی جانب بطور قاعدہ جمجمہ کے ہے اور عظم مصفاۃ جو ناک کے اوپر کی ہڈیون کے پیچھے لگی ہے اور جمجمہ کی سطح فوقانی پر خطوط خشاری معلوم ہوتے ہین انکو درز کہتے ہین پس جو درز کہ ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک گئی ہے اور عظم جبہہ اور دونون قحف کے اطراف سے ملی ہے اُسکو درز اکلیلی کہتے ہین اور جو درز کہ اوپر کی طرف ایک کان کے پیچھے کی طرف سے دوسرے کان کے خلف تک گئی ہے اُسکو درز لامی کہتے ہین بجہت اسکے کہ خط یونانی مین مشابہ حرف لام کے ہے جسکو یونانی مین لیمڈا کہتے ہین اور عظم قمحدوہ اور دونون عظم قحف سے ملحق ہے اور جو درز کہ سطح فوقانی جمجمہ مین وسط سر مین درز اکلیلی سے درز لامی تک گئی ہے اُسکو درز سہمی کہتے ہین اور دونون ہڈیان قحف کی اس سے ملتصق ہین فقط ان درزون کو درز حقیقی کہتے ہین انکے علاوہ دو درزین کاذب ہین کہ انکو قشرین کہتے ہین یہ دونون خطوط قوسی داہنے بائین ہین کہ حصہ زیرین سے ہوا ازات درز سہمی کے دونون طرف

مرور کرتے ہین اور حجری ہین اور قحف سے ملاصق ہین اور کبھی کسی آدمی کے سر مین درمیان درزین خشنی کے ایک مثلث ہڈی پائی جاتی ہے اُسکو ورمیوس کہتے ہین کہ یہی نام اُسکے واجد اول کا تھا۔

تصویر نمبر ۱



عظم الجبہ ۱
درز اکلیلی ۲
درز قشری ۳ ۳
عظم حجری ۴ ۴
درز سہمی ۵
عظم قحف ۶ ۶
درز لامی ۷
قمحدوہ ۸

باقی ان عظام مین بہت سے نتواب اور سوراخ اور جھڑے اور زوائد حلیلہ اور منابت عضلات وغیرہ ہین کہ انکا بیان اس موضع پر سود مند نہین ہے کسواسطے کہ یہ سب باتین بغیر معائنہ لاش کے سمجھ مین نہین اسکتی ہین۔

بیان وجہ چہرہ کی چودہ ہڈیان ہین اور اسکے دو حصے ہین ایک فک اعلی دوسرا فک اسفل۔ فک اعلی مین تیرہ ہڈیان ہین دو ہڈیان فک اعلی یعنی جبڑے کے اوپر کی جانب مین اسی کے زوائد ہین اور پرسکے دو نتنے جڑے ہین اور یہ دو ہڈیان داہنی بائین طرف سے اگر دونون نتھنون کے وسط کی سمت مین متصل ہوئی ہین اور دو ہڈیان انف کی ہین یہ دونون ہڈیان بصورت مربع مستطیل معین کی ہین اور قوام ان دونون کا بہت سخت ہے اور دونون طول مین باہم متلاصق ہوئی ہین اور ناک کے اوپر کے حصہ کی وسط مین موضوع ہین اور عظم فک اعلی سے ملتصق ہین اور عظم جبہ اور عظم مصفاۃ سے ملی ہین اور دو ہڈیان عظم الوجہ ہین یہ دونون ہڈیان رخسارون کی ہین عظم جبہ اور عظم فک اعلی اور عظم وتدی اور عظم حجری سے ملتصق ہین اور تتمہ وجہ کی ہین اور دو ہڈیان شاشی جنکو عظمان شاشیان اسفلان کہتے ہین یہ دونون ہڈیان جانب منخرین کے موضوع ہین آلات شم ہین انہین کے سبب سے وسعت ہے یہ دونون ہڈیان عظم فک اعلی اور عظم حنک اور عظم دمعی اور عظم مصفاۃ سے ملتصق ہین اور دو ہڈیان دمعی ہین جنکو عظمان الدمعیان کہتے ہین یہ دو ہڈیان مسطح ذوار بعہ اضلاع رقیق مثل ناخن کے گوشے مین آنکھ کے ہین اور عظم جبہ اور عظم فک اعلی اور عظم شاشی سے ملتصق ہین اور دو ہڈیان تالو کی ہین جنکو عظما الحنک کہتے ہین یہ دونون ہڈیان مختلف الاضلاع مؤخر انف مین موضوع ہین اور آپس مین ملی ہوئی ہین اور عظم فک اعلی اور عظم وتدی اور عظم مصفاۃ اور عظم شاشی اسفل اور عظم ویرہ سے ملتصق ہین تیرھوین عظم ویرہ ہے کہ اسکو میکعہ بھی کہتے ہین یہ منفرد ہڈی تجویف انف مین درمیان دونون نتھنون کے

موضوع ہے اِسی سے ناک کی تجویف کے دو حصے ہوتے ہین جانب فوق عظم وتدی اور عظم مصفاۃ سے ملتی ہے اور جانب تحت دونون ہڈیان فک اعلی اور دونون حنک سے ملتی ہے اور قدام کی طرف اُس غضروف سے متصل ہے جسکو مارن کہتے ہین اور چودھوین ہڈی چہرہ کی فک اسفل ہے یہ ہڈی بصورت گھوڑے کی نعل کے اسفل چہرہ مین ہے اسی کو نیچے کا جبڑا کہتے ہین اور اسمین بھی اسناخ ہین یعنی دانتون کے مناسبت ہین جنمین دانت مرتکز ہین اور عظمین مجرّتین اور عظم لامی سے متصل ہے۔

تصویر نمبر۲ فک علوی ایمن



نمبر ۱

١ وجہ ظاہر عظم وجہ۔
٢ وجہ علوی۔
٣ قنات تحت الحجاج۔
٤ نشیب جو کنارہ فتحہ انفیہ کی شکون ہوتی ہے۔
ہ ہ ہ نتو یعنی سلسلہ اسناخ۔
و میزاب حلقی جو تیکمہ سے لگا ہے۔
س دو دن قاطع۔
ن ناب یعنی کچلی۔
ش دو طرس صغیر یعنی دو دانت چھوٹے۔
ق تین دانت بڑے۔

نمبر۲



نمبر ۲

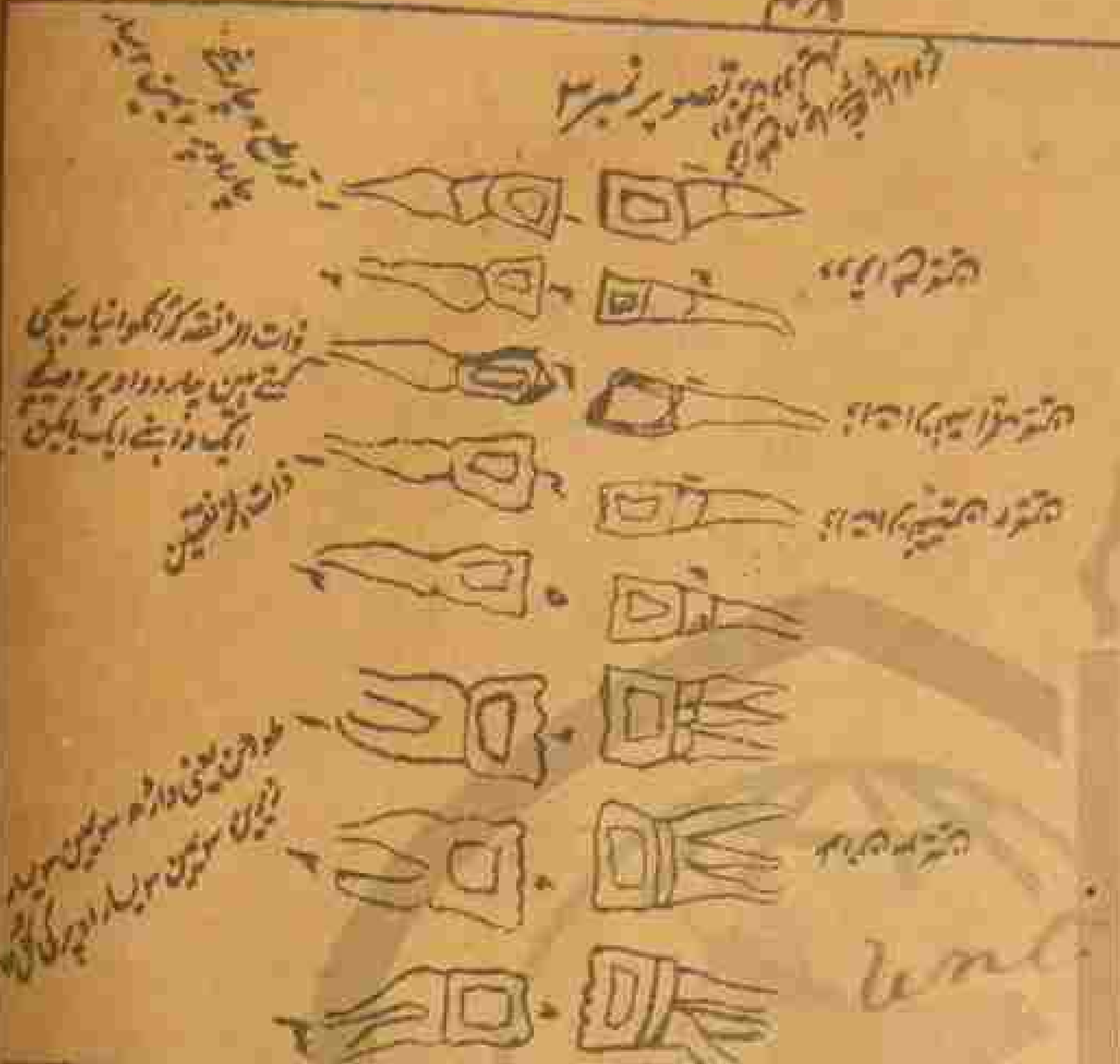
فک اسفل ١
زبان ٢
فک اعلی ٣
موضع اتصال
پردہ استخوان فک ٤

نمبر۳ ضمیمہ نمبر۲



فک اسفل راست ١
فک اسفل چپ ٢
اسناخ ٣

**بیان تجویفات** واضح ہو کہ عظام مجمرا ور عظام وجہ کے التصاق سے جو تجاویف پیدا ہوتی ہین از انجملہ
دو تجویفین مخروطی شکل پیشانی کے نیچے بیچ بینی کے داہنے بائین پیدا ہوتی ہین انکو محجرین کہتے ہین اور اُنکے
دونون گوشون کو عضب یعنی کوئے کہتے ہین اور گوشہ انسی کو موق اور وحشی کو لحاظ کہتے ہین اور اُسکے
مقعر مین غدہ دمعیہ اور کیس دمعی ہے اور اسمین مجرا الی الانف ہے جسکو میزاب دمعی کہتے ہین اسی کی
راہ سے آنسو نکلتے ہین اور اسمین خرقۂ علیا اور خرقۂ سفلی ہے اور اسمین دونون ثقبہ مجری اور ثقبہ مجریاور
ثقبہ بصر ہے اور محجرین سات ہڈیون پر مشتمل ہین عظم جبہ عظم فک اعلی عظم وجنہ عظم دمعی عظم مصفاة
عظم خنک عظم وتدی - دوسری تجویف منخرین ہین اور اسمین دو مشارف ہین ایک حاجز المنخرین جسکو
خشارم کہتے ہین دوسرے دو جسم ذو تخاریت جنکو عظمین شاشیین کہتے ہین اور منخرین مین چودہ ہڈیان
لگی ہین یعنی عظیم الجبہ - اور دونون فک اعلی - اور دونون عظم الانف - اور دونون عظم دمعی - اور
دونون عظم شاشی - اور عظم وتدی - اور عظم وتیرہ - اور عظم مصفاة - اور دو عظم خنک - تیسری تجویف
فم ہے یہ تجویف اور تجویف حلق متحد ہو گئی ہین اور اسی مین دانت لگے ہین - **بیان اسنان** یہ بھی
داخل عظام ہین اور ایک حصہ دانتون کا جو کھلا ہوا ہے اُسپر ایک جوہر جسکو مینا کہتے ہین مڑھا ہے اور
فک اعلی اور فک اسفل مین ترتیب کے ساتھ جڑے ہین اور شخص بالغ مین ۳۲ دانت ہوتے ہین ۱۶
نیچے کی طرف ۱۶ اوپر کی طرف اور ہر دانت کے تین حصے ہوتے ہین ایک حصہ کھلا ہوا جسپر مینا لگا ہے
اور ایک وسط کا حصہ جو مسوڑون مین چھپا رہتا ہے اور ایک جڑ جو خشت مین مخفی رہتی ہے اور دانت کے اندر
ایک تجوف ہے جسمین لُب رہتا ہے اور اُسی کے ثقبہ کی راہ سے اعصاب اور عروق اُسمین لگے رہتے ہین
اور لُب تک اُنکے سرے واصل ہوتے ہین اسی سے دانت کو تغذیہ پہونچتا ہے اور احساس درد کا ہوتا ہے
اور نوازل کا انصباب ہوتا ہے اور دانتون کی چار قسمین ہین ایک قواطع کہ یہ آٹھ ہین چار
فک اعلی مین اور چار فک اسفل مین لگے ہین بمقام مقدم فم کے اور اُنکی ایک ایک جڑ ہوتی ہے
اور نیچے کو مائل ہوتی ہے بطور ماریب کے دوسری قسم ذات الرفقہ ہے انھین کو انیاب کہتے ہین
اور یہ چار ہین دو اوپر کی جانب یمین و یسار قواطع کے اور دو نیچے کی جانب یمین و یسار قواطع زیرین
مین اور ذوات الشعبتین آٹھ ہین کہ ہر طرف دو دو ذات الشعبتین اوپر نیچے ذات الرفقہ کے پاس
ہوتے ہین اور بارہ ڈاڑھین ہین چھ داہنے طرف اور چھ بائین طرف انمین تین نیچے کی جانب
اور تین اوپر کی جانب اور اُنکے سر منقسم ہوتے ہین اور انکو طواحن بھی کہتے ہین اور سب کے
پیچھے بعد بلوغ کے ایک ایک ڈاڑھ نکلتی ہے اور اُسکو اسنان الحلم کہتے ہین یہ دانت سب سے پیشتر گرتے ہین




اور سب کے بعد نکلتے ہین۔ لڑکے کے چند روز پیدا ہونے کے بعد صفین دانتون کی مسوڑون کے نیچے پیدا ہوتی ہین اُسکو عرف مین تھلیان مٹھنا کہتے ہین پھر ساتوین مہینہ مین اسنان قاطعہ نکلنا شروع ہوتا ہے اِس سن کو سن صبو کہتے ہین اسنان قاطعہ کے بروز کے بعد اضراس نکلتے ہین پھر ذات زنقہ نکلتے ہین اور اِن دانتون کو رواضع کہتے ہین اور جب سات برس کا سن ہوتا ہے تب رواضع گرنا شروع ہوتے ہین اور دوسرے دانت نکلتے ہین بعض جزائر مین یہ رواج ہے کہ دانتون کو ریت کر بصورت خار کے بناتے ہین یا بصورت منقار طوطے کے اور کہتے ہین کہ اِس رسم سے خاندان کی شناخت ہے اور عظم لامی ایک ہڈی ہلالی شکل حلق مین درمیان حنجرہ اور قاعدہ زبان کے ہے یہ ہڈی بھی معین نازو باریکی ہوتی ہے چوتھی تجویف تجویف السمع ہے زائدہ حجریہ عظم حجری مین اور یہ تجویف مشتمل ہے تولب و تمتع اور تجویف الطبل اور طرائق الاذن کو اور اُسکے اندر بہت چھوٹی چھوٹی ہڈیان ہین مثل نطقنی اور سندانی اور رکابی وغیرہ کے ہین۔

بیان تنورہ یعنی حصہ دوم ٹھٹری ہڈیون کے بیان مین۔ اِسکی چار قسمین ہین ایک سیسا دوسرے عظام الصدر تیسرے عظام القطن۔ چوتھا عظام القفص۔ بیان سیسا۔ ہڈیون کا عمود طویل جو خلف محدود سے عظم عجز تک گیا ہے اِس سلسلے کا نام سیسا ہے اور یہ چوبیس ہڈیان منتظم ہین جنکو فقرات یعنی گریے کہتے ہین ایک گریہ دوسرے گریہ سے ملتصق ہوتا ہے اور اِس سلسلہ فقرات کے تین حصے کیے ہین فقرات عنق و فقرات صلب و فقرات قطن اور فقرات مین زوائد اور حفرے اور ثقبہ بہت ہین اِنکے زوائد شوکیہ کو سنا سن کہتے ہین اور انھین مین نخاع منحدر ہوا ہے فقرات عنق یعنی گردن کی گریہ سات ہین اور فقرات صلب یعنی پیٹھ کی گریہ بارہ ہین اور پانچ گریہ قطن کی ہین اور فقرات صلب اور عظم قص اور اضلاع کے احاطہ سے جو تجویف پیدا ہوتی ہے اُسکی کا نام تنورہ یا جوف ہے

اور اضلاع یعنی پسلیان چودہ ہین اور صورت انکی ہلالی ہے اور فقرات صلب سے بجانب صدر یمین و یسار مائل ہو کر بذریعۂ غضاریف کے عظم قص سے متصل ہوئی ہین اور انھین غضاریف کو شر سیف

تصویر نمبر ۱۶

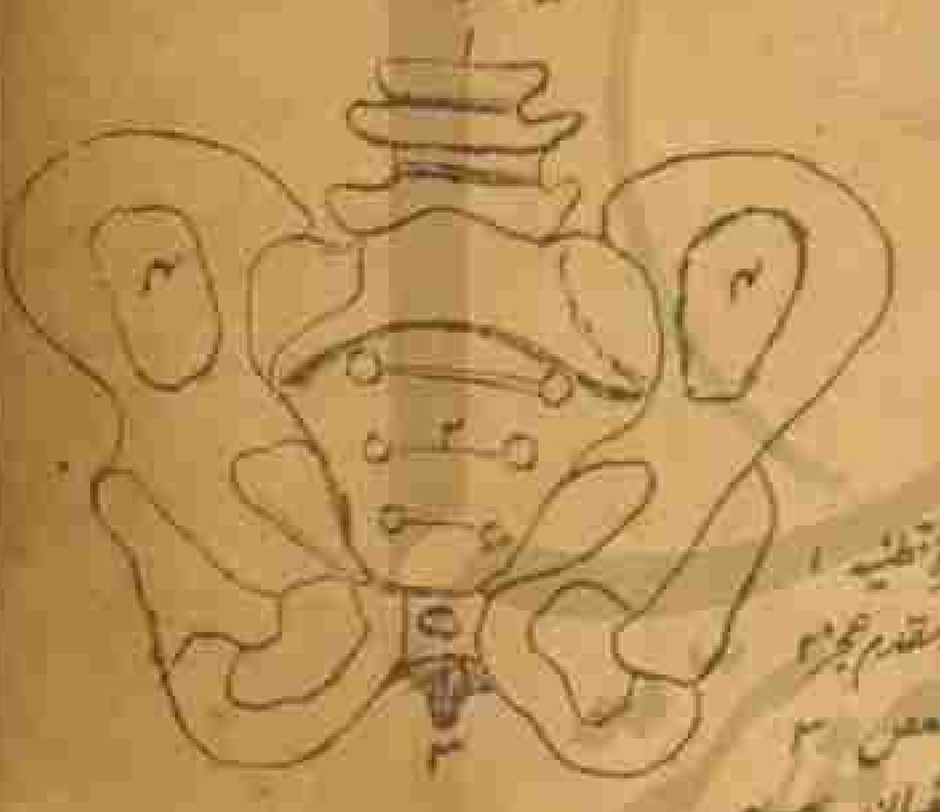



| | |
|---|---|
| قص | ۱ |
| نتو خنجری | ۲ |
| فقرۂ ظہریہ اولی | ۳ |
| فقرۂ ظہریہ آخر | ۴ |
| ضلع اول | ۵ |
| ضلع ہفتم | ۶ |
| ضلع کاذب | ۷ |

کہتے ہین اور انکی دو قسمین ہین ایک اضلاع حقیقی جنکے غضاریف عظم قص سے ملگئے ہین دوسرے اضلاع کاذبہ جو عظم قص سے نہین ملے ہین اور عظم قص ایک استخوان مسطح مستطیل مقدم صدر ہین درمیان اضلاع حقیقیہ یمینیہ و یساریہ کے واقع ہے اور اسکے کنارۂ اسفل مین ایک غضروف بمحاذات فم معدہ کے ہے اسکو غضروف سیفی کہتے ہین اور قطن کے پانچ فقرے ہین اور ورک یعنی چوتڑ مین چار ہڈیان ہین دو ہڈیان لا اسم لہا ہین یعنی انکا کچھ نام نہین ہے یہ دونون ہڈیان مختلف الاضلاع دونون کنارۂ سرین پر

موضوع ہین اور تیسری عظم العجز جو تحتی عظم العصعص اور احاطہ سے ان چارون ہڈیون کے وہ تجویف
پیدا ہوتی ہے جسکے اندر اعضاء تناسل اور مثانہ اور معی مستقیم واقع ہے اور وہ دونون ہڈیان
جنکا نام نہین ہے تین جزون پر منقسم ہین عظم الحرقفہ جو فوق کی جانب ہے اور عظم عجب جو تحت کی
جانب واقع ہے اور عظم عانہ جو جانب قدام ہے اور انمین بھی مشارف اور زوائد او حفر ہین اور یہ
تینون جزو اطفال مین علیحدہ علیحدہ ہڈیان ہوتی ہین جب سن بڑھتا ہے تب یہ ہڈیان ایک ہڈی
ہو جاتی ہین اور عظم العجز مثلثی الشکل ہے اور عظم عصعص کے کسی مین دو جز کسی مین تین جز کسی مین
چار جز مثل مثلثات مختلف الاضلاع کے ہوتے ہین جب آدمی کی عمر تیس برس کی ہوتی ہے تب
یہ اجزا متحد ہو جاتے ہین اور عظم واحد بن جاتے ہین اور منتہائے عظم عجز پر یہ ہڈی موضوع ہے

تصویر نمبر ۵




## بیان حصۂ سوم ٹھٹری کا یعنی اطراف کا

اطراف کی دو قسمین ہین ایک طرف اعلی دوسری
طرف اسفل پس طرفین علیین متعلق ہین یمین و یسار
اعلائے صدر سے اور ہر ایک طرف مشتمل ہے
عظام منکب اور عظم عضد اور عظمی الساعد اور
رسغ اور عظام ید پر پس منکب مشتمل ہے دو ہڈیون پر
ایک ترقوہ یعنی ہنسلی کی ہڈی دوسری کتف
یعنی شانہ اور یہ دونون ملی ہین راس فوقانی
عظم عضد پر اس ملتقی کو قلۃ الکتف کہتے ہین ترقوہ استخوان طویل مستدیر منحنی اعلائے جانب صدر پر
بطور آریب کے موضوع ہے اور اسی کے توسط سے عظم کتف اور عظم عضد صدر سے ملی ہین اور اس سے
چند عضلات نابت ہوئے ہین جو حرکات شانہ کے معین ہوتے ہین اسیواسطے جملہ حیوانات جن کے
قوائم متقدمہ ہاتھون کا کام دیتے ہین انمین یہ ہڈی ضرور ہوتی ہے جیسے بندر اور ریچھ اور چوہا اور
چھچھوندر اور سنجاب اور سیہی ان سب کے ترقوہ کی ہڈی ہوتی ہے اور عظم الکتف بشکل مثلث
اعلائے جانب پشت پر موضوع ہے اسمین بھی مشارف اور زوائد اور مقعرات ہین اور عظم العضد
ایک ہڈی اسطوانی بطور قصبہ کے ہے ایک طرف اسکی ملتقائے کتف اور ترقوہ سے متصل اور دوسرا
سرا عظم ساعد سے ملا ہے اسمین مشارف وغیرہ ہین اور ساعد کی دو ہڈیان ہین ایک زند اعلی
دوسری زند اسفل چنانچہ زند اسفل جانب انسی مین بمقابل خنصر کے ہے اور زند اعلی جانب وحشی مین

بمقابل ابہام کے ہے اور زند اسفل سے کسیقدر طول مین کم ہے اور ہاتھ عبارت ہے عظام رسغ اور
مشط اور سُلامیات سے پس رسغ یعنی کلائی ساعد کی ہڈی اور مشط کے درمیان مین موضوع ہے اور
آٹھ ہڈیون سے مرکب ہے جو دو صفون کے طور پر ہین ایک صف فوقانی جانب ساعد دوسری صف تحتانی
جانب مشط کے صف اعلی مین عظم زورقی اور عظم ہلالی اور عظم سفینی اور عظم مستدیر اور صف اسفل مین
عظم معین اور عظم شبیہ بالمعین اور عظم کبیر اور عظم شقی ہین اور عظم شقی کو نیل اور سلیمی کہتے ہین
اور کف مشتمل ہے مشط اور اصابع پر اور مشط موضوع ہے درمیان رسغ اور اصابع کے اور اس مین پانچ ہڈیان
بطور قلم کے ہین یعنی گول اور لبی اور انھین ہڈیون مین پانچون انگلیان لگی ہین اور کف کی جانب اسفل مین
پانچون انگلیان لگی ہین یعنی ابہام اور سبابہ اور وسطی اور بنصر اور خنصر ہین ابہام کی دو ہڈیان ہین باقی

تصویر نمبر ۲




ہر ایک انگلی کی تین تین ہڈیان
ہین انھین کو سلامیات کہتے ہین
طرف اسفل کے تین حصہ ہین
فخذ یعنی ران دوسرا ساق یعنی
پنڈلی تیسرا قدم فخذ کی ہڈی
بہت مضبوط اور موٹی درمیان
ورک اور ساق کے موضوع ہے
اور ساق درمیان فخذ اور
قدم کے موضوع ہے اور ساق
کی تین ہڈیان ہین ایک رضفہ
دوسری قصبہ کبری تیسری قصبہ
صغری قصبہ کبری ایک لمبی ہڈی
ذو اضلاع ثلثہ فخذ اور ساق کے
درمیان مین جانب مقدم
ساق کے ہے اور اسی کا نیچے کا
سر کعب انسی ہے اور قصبہ صغری کی
جانب وحشی ساق مین محاذی

قصبۂ کبریٰ کے واقع ہے اور عظم رضفہ ایک چھوٹی ہڈی صنوبری شکل درمیان طرف اسفل عظم فخذ اور طرف اعلیٰ قصبۂ کبریٰ کے ہے اور مفصل زانو کے جانب مقدم کی ساتر ہے اسکو کاسۂ زانو کہتے ہین اور قدم کی بھی ہڈیان تین قسم کی ہین عظام الرسغ عظام المشط عظام الاصابع قدم کے رسغ کی ہڈیان شکل رسغ کف کے سات ہڈیون پر مشتمل ہین اور درمیان ساق اور مشط قدم کے موضوع ہین اور جزو موخر انکا عقب یعنی ایڑی ہے اور رسغ قدم کی بھی دو صفین ہین صف اول مین عظم الکعب یعنی ٹخنہ ہے اور دوسری عظم العقب ہے اور دوسری صف مین عظم زورقی دوسری عظم نردی اور تین عظام سفنیہ ہین اور مشط قدم رسغ اور سلامیات کے درمیان مین ہے اور اسمین بھی پانچ ہڈیان طویل شکل ہاتھ کی ہین اور اصابع قدم بھی پانچ ہین ابہام قدم مین دو چھوٹی ہڈیان ہین اور باقی اصابع مین تین تین ہڈیان ہین انکو بھی سلامیات کہتے ہین اور مفاصل ابہام ید و قدم مین بقدار چھوٹی گھونگچی کے عظام سمسانی پائی جاتی ہین

تصویر نمبر ۷




فائدہ عظام مین امراض مفصلۂ ذیل لاحق ہوتے ہین۔ فلغمونی۔ تقیح۔ غانغرایا۔ غلظت غیر طبعی۔ رقت غیر طبعی۔ لینت غیر طبعی۔ اعوجاج۔ تعقد۔ تباعد۔ اتحاد۔ انکسار۔ صلع۔ نتو۔ تفتیت۔ اور تعدید عظام مین کسیقدر اختلاف ہے بعض نے عظام سمسانیہ حذف کر دیا ہے اسوجہ سے کہ وہ اوتار ہین بعضون نے دانتون کو نکال ڈالا ہے اس وجہ کہ انکا جوہر عظام کے جوہر سے مختلف ہے بہرکیف اکثر کا اتفاق اسپر ہے کہ ۲۴۶ ہڈیان ہیکل انسانی مین ہین

**فصل دوم در بیان رباطات و عضلات**۔ رباط ان اجسام کو کہتے ہین جنسے ہڈیان مربوط ہین اور رباطات اطراف عظام متحرک سے چپٹے ہین جرم انکا غشائی

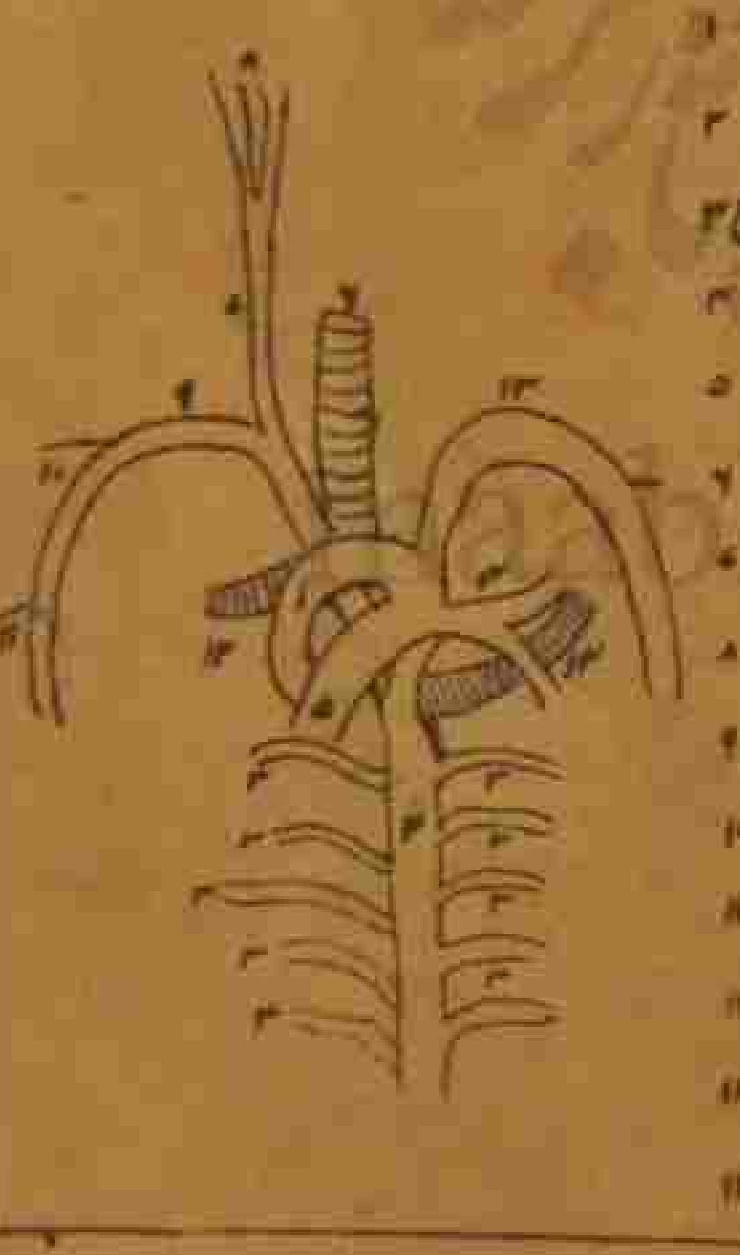
نہایت مستحکم اور لدن ہے اور رباطات کی دو قسمین ہین ایک رباط لفّہ دوسری رباط شادہ رباطات لفّہ
شدہ اطراف عظام متحرکہ کا کرتے ہین تاکہ ایک استخوان دوسری استخوان سے رگڑنہ کھاوے اور رطوبت
وسمیہ مفاصل سے نکل نہ جاوے اور رباطات شادہ طرف انسی اور طرف وحشی عظام پر لگے رہتے ہین
تاکہ اطراف عظام متحرکہ کے شدود اور مستحکم رہین چنانچہ فلکین اور رسغ مفاصل اور اضلاع اور ورک
اور کتف اور عضد اور مرفق وغیرہ کے رباطات کی تفصیل اور نام اور مقامات اور کام اور منافع
سب مطولات مین مرقوم ہین اور عضلات اجسام یعنی لحمی الجسد ہین انکے تین حصے کیے ہین ایک راس
یعنی انکا سر دوسرے اذناب یعنی انکا منتہی تیسرے بطن یعنی انکا بیچ کا حصہ چنانچہ رؤس عضلات
اور ذنوب عضلات ہڈیون کے ساتھ چپٹے ہین بوصل مستحکم اور جہان راس عضلہ چپکا ہے اُس
مقام کو منبت عضلہ اور جہان ذنب عضلہ ہے اُس مقام کو موصل کہتے ہین اور حرکت اور ریاضت
سے عضلہ مین فربہی اور قوت اور تازگی آتی ہے اسیواسطے ڈنڈ مگدر اور کشتی اور لیزم ہلانا اور سواری
اسپ وغیرہ ریاضات مفید ہین اور اسیواسطے عضلات کمہارون اور سقون وغیرہ کے مضبوط
ہوتے ہین اور عضلات مرکب ہین لیفات لحمیہ سے جنمین قوت حس اور قوت تقلّص اور اہتزازی ہے
اور عضلہ کے دونون کنارون پر لیفات سپید رنگ کے ہوتے ہین جنمین نہ قوت حس نہ قوت اہتزاز
و تقلّص کی ہے اور عضلات کے نام مختلف اور وجوہ تسمیہ بھی مختلف ہین بعض کا نام برعایت موضع
ومحل کے ہے جیسے عضلۂ صدریہ یا عضلۂ لسانیہ اور بعض کا نام برعایت صورت وشکل کے ہے
مثلاً عضلۂ منشاریہ یا عضلۂ مخروطیہ اور بعض کا نام بلحاظ منبت اور موصل کے ہے جیسے قصبہ ترقویہ
حلمیہ اور بعض کا نام باعتبار غرض وغایت کے ہے جیسے عضلۂ قابضہ عضلۂ باسطہ عضلۂ خافقہ عضلۂ
اور بعض کا نام بلحاظ مادہ اور ترتیب لیفات کے ہوتا ہے جیسے تمام لیفات عضلہ کے ایک ہی طرف کو
مائل ہون تو انکو عضلہ بسیطہ کہتے ہین اور اگر ریشے اُسکے جہات مختلفہ کی طرف پھیلے ہون جس طرح
مرکز دائرہ سے خطوط محیط کی جانب جاتے ہین تو اُسکو عضلہ شعاعیہ کہتے ہین جب چند عضلات
ملکر ایک کام کرین تو انکو عضلات متجانسات کہتے ہین اور جو اُلٹے افعال متضادہ یکدیگر سرزد ہون
تو انکو متبائنات کہتے ہین عضلات کے خلال مین بہت شرائین اور اوردہ اور عروق ماصّہ اور
اعصاب داخل ہوتے ہین اور یہ آلات حرکت ہین اور اکثر عضلات زوج مخلوق ہوئے ہین اسطرح پر
کہ ایک جانب یمین دوسرا جانب یسار ہے اور عضلات جبہہ اور عضلات جفن اور عضلات عین اور
عضلات انف اور فم اور اذن اور فلکین اور مری اور حنجرہ اور بطن وغیرہ کی تفصیل اسما و محال

وسعت وافعال وغیرہ مطولات مین مسطور ہے اور عضلات کی حرکت تین قسم کی ہے ایک ارادی کہ قصد وشعور سے سرزد ہو مثلاً جب ہمنے چاہا ہاتھ کو اُٹھا لیا جب چاہا نیچے گرا دیا جب چاہا پیر پھیلا دیا جب چاہا سمیٹ لیا اور ایک حرکت طبعی یعنی بلا ارادہ اور شعور کے مثلاً حرکت انبساط اور انقباض قلب کی یا شرائین کی اور اَوردہ اور عروق ماصہ اور معدہ اور امعا کی اور ایک حرکت مرکبہ یعنی کسیقدر ارادہ اور کسیقدر مقتضائے طبیعت جیسے حرکات عضلات تنفس کی ۔ فعل عضلہ کا اسطرح پورا ہوتا ہے کہ عضلہ سکڑکر طول مین چھوٹا ہو گیا عرض مین زیادہ ہو گیا اور عضلات متبائنہ کی حرکت اگرچہ ظاہر مین نہین معلوم ہوتی ہے مگر وہ سرگرم اپنے فعل مین مصروف ہین مثلاً جہان دو عضلہ متباین تساوی القوی جس عضو مین لگے ہین وہ عضو ساکن ہے لیکن جب احدی العضلتین نے حرکت کی اور دوسرا ساکن رہا اُسوقت وہ عضو حرکت کریگا ۔ اور عضلات باسطہ بہ نسبت عضلات قابضہ کے ضعیف ہوتے ہین اسیواسطے انسان کو حالت نوم مین آسایش ملتی ہے اور لیٹے رہنے سے انسان تھکتا نہین ہے اور قوت انبساط وانقباض سب اعضا سے زیادہ قلب مین ہے اور اسکے بعد معدہ مین اسکے بعد امعا مین پھر دیافرغما اور شرائین اور اَوردہ اور عروق ماصہ پھر اور عضلات مین اور اِس قوت مین بھی اختلاف ہے باعتبار سن کے اور تذکیر تانیث کے اور اعتدال مزاج کے اور عادت کے اور اقلیم کے اور حالت صحت ومرض کے اور تقلص بسبب اختلاف منافع کے مختلف ہوتا ہے مثلاً تقلص قلب کا دفعی ہے اور تقلص مثانہ کا ہنگام تبول کے اور تقلص عضلات مراق کا بوقت تغوط کے تدریجی ہے اور امراض عضلات کے اکثر یہ ہین ایک جرم عضلہ کا مستحیل طرف استخوان کے ہو سکتا ہے دوسرے دُبلا ہو جانا عضلات کا تیسرے رنگ اسکا متغیر ہو جانا چوتھے فلغمونی کا عارضہ ہونا پانچوین دُبیلہ نکلنا چھٹے غانغرایا ۔ ساتوین تشنج غیرطبعی آٹھوین تقلص غیرطبعی ۔ موت کے بعد لاش چاک کرنے سے یہ امراض مشاہدے مین آتے ہین ۔

**فصل سوم** رگون کے بیان مین واضح ہو کہ عروق یعنی رگین انابیب غشائیہ ہین لمبی لمبی اور مجوف تاکہ خون اور رطوبات مائیہ اور کیلوس وغیرہ رطوبات متحالبہ کو بدن مین پہونچاوین انکی چار قسمین ہین شرائین اور اَوردہ اور عروق ماصہ اور منافذ منحدرہ اور رگین ہر جزو بدن مین موجود ہین اسکی تصدیق اسطرح پر کی گئی ہے کہ پچکاری سے پانی یا رنگ بھر کر مردہ کی لاش مین پہونچایا گیا تو ہر جگہ پانی یا رنگ پہونچ گیا سوا بشرہ یعنی اُس کھال کے جو ظاہر جسم پر مڑھی ہے اور سوائے غشاء عنکبوتی دماغ اور ناخنون کے کہ انمین مسامات ہین عروق نہین ہین **بیان شرائین** ۔ شرائین عروق ضوارب یعنی جہندہ ہین اور لرزان ہین اور قلب سے نابت ہو کر اطراف بدن تک گئی ہین اور نہایت موٹی

یعنی مجوف ہین مگر جسقدر قلب سے دور ہوتی جاتی ہین اسیقدر تنگ ہوتی جاتی ہین اسیواسطے اسکے شعبہ جو بکثرت ہین اپنی جڑ کے مقدار پر وسیع ہوتے ہین پر بہ نسبت جڑ کے ضیق ہوتے جاتے ہین اسیواسطے اصول مین جریان خون کا بحرکت سریعہ ہوتا ہے اور شعب مین بحرکت بطی اور شرائین ریہ بطن ایمن قلب سے نابت ہوئی ہین اور رطی یعنی ابہر بطن الیسر قلب سے نابت ہے گویا بدن انسان مین فقط دو شریان ہین باقی شرائین سب انکے شعب ہین اور جس جگہ شرائین منتہی ہوئی ہین کہین انکی منتہیات اوردہ کی منتہیات یا نسبت سے ملی ہین اور کہین انکی منتہیات منقلب ہو گئی ہین ساتھ عروق راشحہ کے اور کہین منتہی ایک شریان کا دوسری شریان کی منتہی سے ملگیا ہے اور انھین کو تلاشم کہتے ہین اور شریان مین تین طبقون سے بنی ہین طبقۂ خارجہ متخلخل ہے اور طبقۂ اوسط عضلیہ ہے اور طبقۂ داخلی چکنا ہے اور قوت عضلیہ یعنی قبض کی قوت شریان اکبر مین کم ہے اسواسطے کہ اسکو قلب سے قرب ہے اور قلب کی قوت تزریق خون کو کافی ہے اور لدنیت زیادہ ہے تاکہ خون کا صدمہ نہ پہونچے یا اتفاقاً صدمہ قطع کا اس شریان پر آجاوے تو منہ شریان کا بسبب قوت لدنیہ کے ضیق ہو جاوے بخلاف شرائین صغیرہ کے کہ انمین ضرورت ایصال خون کی وجہ سے قوت عضلیہ زیادہ ہے انمین بسبب فاصلے کے قلب سے قوت تزریق کی کم پہونچتی ہے اور قوت لدنیہ انمین کم ہے کیونکہ یہان ضرورت لدونت کی زیادہ نہین ہے اور جرم شرائین کو اور شرائین صغیرہ غذا پہونچاتی ہین انکو عروق العروق کہتے ہین اور منفعت شرائین کی یہ ہے کہ تمام اعضا کو تغذیہ کے واسطے خون پہونچاوین اور تولید حرارت اور رطوبات متحالیہ اور حفظ حرارت غریزی کا کرین اور اورطی بطن الیسر قلب سے نابت ہوکر اوپر کی جانب متصاعد ہوکر اور پھر ہابط ہوکر فقرات صلب کی طرف مائل ہوکر بطریق بائین ثقبہ سفلی وبا فرغما کے جوف اسفل مین منحدر ہوئی ہے پھر بموازات جانب چپ فقرات کے فقرۂ سفلی قطن پر پہونچ کر اسکے دو شعبے ہوئے ہین جنکو شرائین حرقفتین کہتے ہین اور اورطی جب متصاعد ہوکر ہابط ہوئی ہے وہان صورت قوس کی اس صعود و ہبوط سے نمایان ہوئی ہے

تصویر نمبر ۵



تصویر شرائین بمقام قلب یہ
۱ قوس اورطی
۲ اورطی صدری
۳ شرائین بین الاضلاع
۴ شریان ریوی الیسر
۵ شریان ریوی ایمن
۶ قصبہ ریہ
۷ سباتی ایمن
۸ سباتی ظاہر وباطن
۹ شریان تحت ترقوہ ایمن
۱۰ شریان ابطی
۱۱ شریان عضدی
۱۲ شعبہ قصبہ ریہ
۱۳ شریان تحت ترقوہ الیسر
۱۴ شعب قصبۂ ریوی

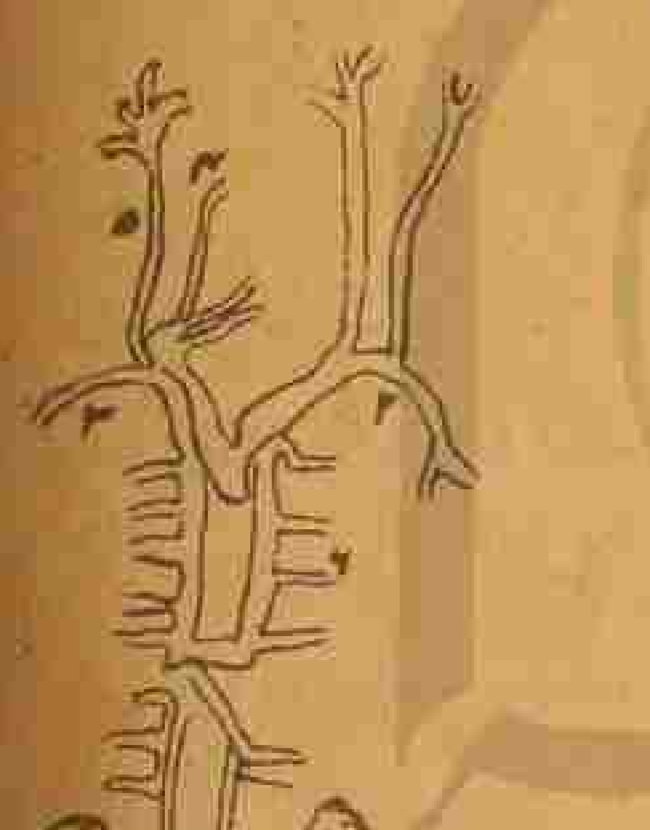
کہ اسکو قوس اورطی کہتے ہین یہان سے تین شعبے شریان کے نکلے ہین جو سر اور عنق اور یدین کو خون پہونچاتے ہین اسی طرح شرائین منشعب ہوکر جابجا تمام بدن مین پھیلی ہین ایک سو پچاس شعبے شرائین کے ہین جنکے اسماء اور وظائف اور مقامات کتب مطولہ مین موجود ہین بغیر معائنہ کے کتاب سے بخوبی سمجھ مین نہین آسکتے ہین

## بیان اَوردہ

اَوردہ بھی انابیب غشائیہ ہین مگر انمین جہندگی نہین ہوتی ہے اور منبت اَوردہ کا منتہات شرائین ہے بواسطہ شلائم کے اور منتہی انکا اذنین قلب ہین اور انکے بھی شعب اور شعیبات ہوتے ہین اور اصول انکے بھی وسیع ہوتے ہین بسبب تشعب کے اور اکثر مواضع اَوردہ کے وہی ہین جو شرائین کے ہین لیکن شرائین غائر ہوتی ہین یعنی داخل بدن ہوتی ہین اور اَوردہ ظاہر ہوتی ہین اور اُنکے جرم مین بھی تین طبقے ہین مثل شرائین کے مگر انکے طبقات رقیق اور شفاف ہوتے ہین اور انکے اندر زوائد غشائیہ ہلالیہ ہوتے ہین جنکے سبب سے خون رجعت قہقری نہین کرسکتا ہے اور خون لوٹ کر اذن یمنی قلب مین جاتا ہے اور وریداجوف اعلی اذن یمنی قلب مین منتہی ہوئی ہے اور مفصل مرفق پر تین وریدین ہین ایک قیفال کبیر جسکو سررو کہتے ہین یہ مواز اب ابہام سے ممتد ہوئی ہے دوسری باسلیق یعنی شہرگ تیسری اکحل یعنی ہفت اندام پس قیفال کبیر طرف اعلی ساعد ممتد ہوئی ہے اور باسلیق طرف انسی مین شریان عضدی پر ممتد ہے اور اکحل وسط ساعد مین ہے اور اسکے دو شعبے ہوے ہین ایک کا نام اکحل قیفالی

### تصویر نمبر ۹

تصویر اَوردہ جذع وعنق



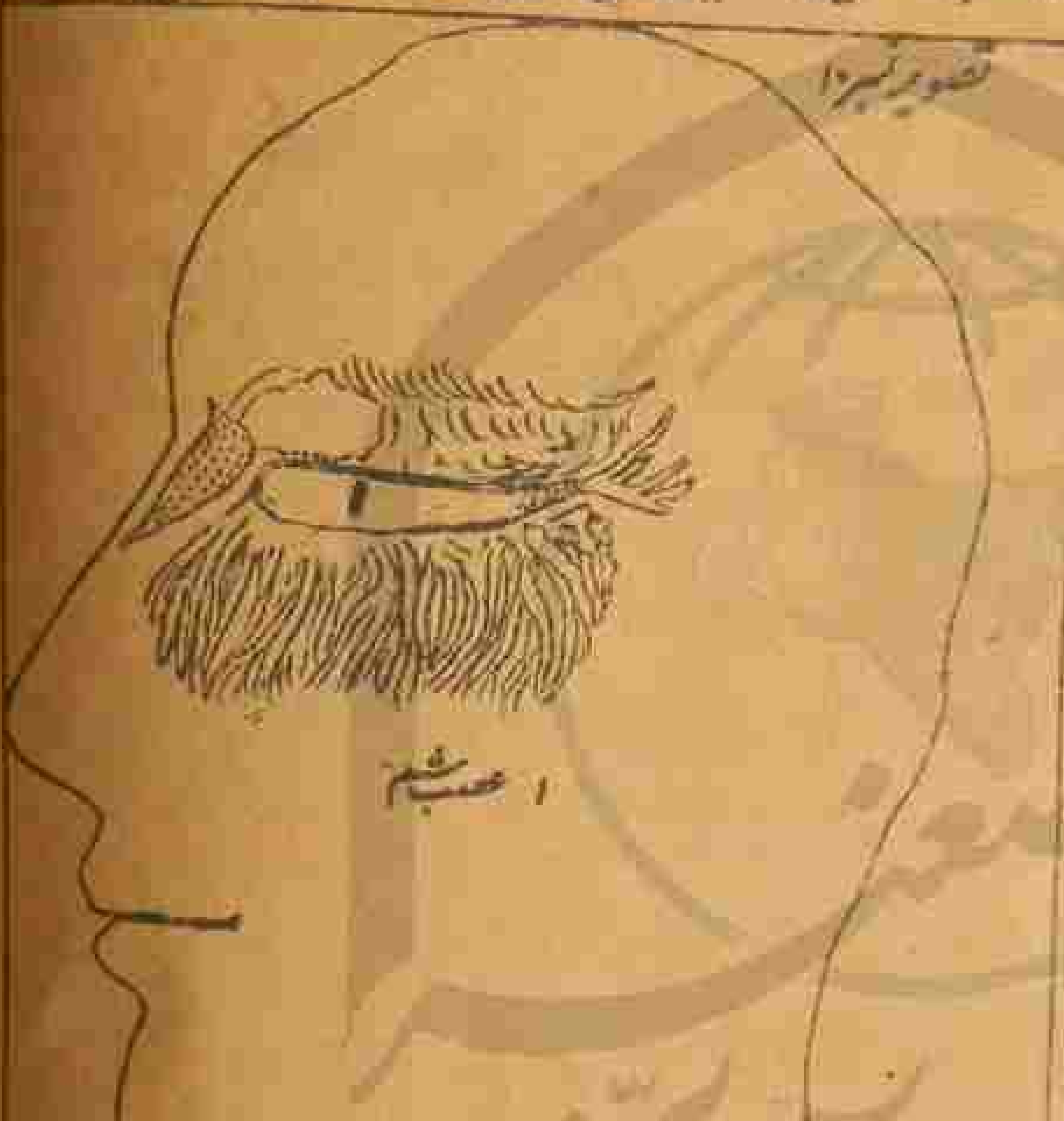
| | |
|---|---|
| ورید اجوف علوی | ۱ |
| ورید الیسر | ۲ |
| ورید الیمن | ۳ |
| وداجی باطن | ۴ |
| وداجی ظاہر | ۵ |
| ورید بین الاضلاع | ۶ |
| ورید اجوف سفلی | ۷ |
| المنوی الایسر | ۹ |
| المنوی الایمن | ۱۰ |

صورت صمامات اَوردہ

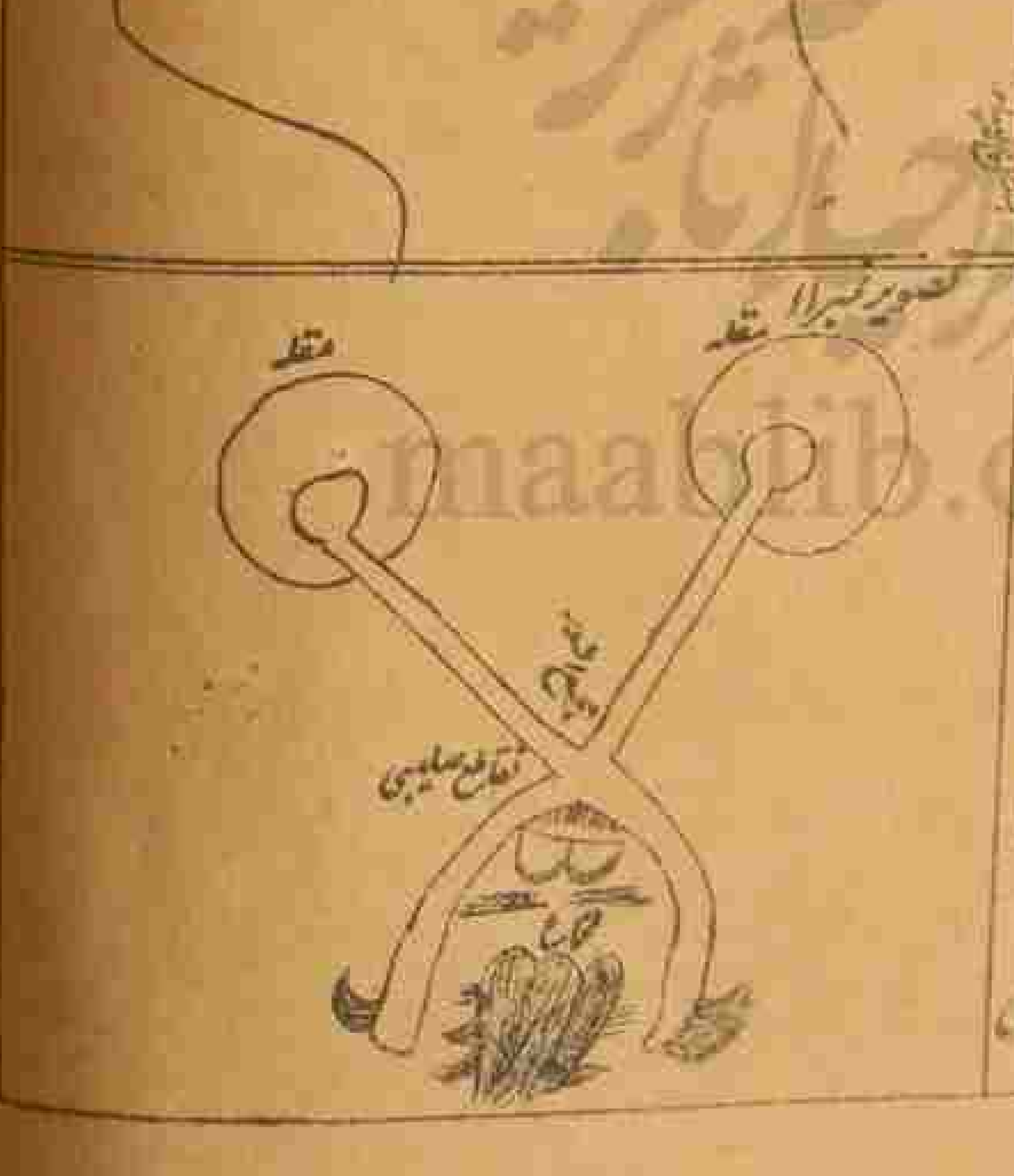


دوسری کا نام اکحل باسلیق ان رگون کی فصد کھولی جاتی ہے پھر یہ تینون اوردہ مفصل مرفق پر ایک
ہوگئی ہین وہان پر اسکا نام ورید العضیہ ہے پھر بغل سے عبور کرکے عظم الکتف اور ورید صدری سے
صدر کا خون لیتی ہوئی وداجین سے ملتی ہے اور خون جداول دماغ اور غشاوریہ اور حجاب حلیہ اور
دبا فرغما وغیرہ کا لیکر اور اور عروق سے متحد ہوکر اجوف اعلی منتہی ہے یعنی جا پڑتا ہے اسیطرح اجوف اسفل
گویا جمیع اوردہ اسفل کی جڑ ہے اور ورید الباب ایک بڑی ورید ہے کہ اسکے شعبے کبد مین پہلے ہین
یہ احشاء بطن سے خون لیکر کبد مین پہونچاتی ہے اور اوردہ کے خون مین جہندگی نہین ہوتی ہے اسوجہ
کہ جب طرف این قلب کے منقبض ہوتی ہے تو انمین خون بطور ترزیق کے جاری ہوتا ہے اور جب ہکو
انبساط ہوتا ہے تو یہ خون کو جو اوردہ مین ہے بطریق جذب کے کھینچتا ہے اسلئے انمین دفق نہین ہوتا
باقی مفصل مطولات مین ہے بیان عروق ماصہ یعنی جذابہ یہ رگین نہایت باریک اور دقیق
اور لطیف ہین رطوبت مائیہ کو ہر جزو سے اجزاء بدن کے اور بھی کیلوس کو امعاء سے کھینچکر مجرا ے صدری
مین پہونچاتی ہین اور بھی بعض اشیاء خارجی جو بدن سے مماس ہووین انکو داخل بدن مین پہونچاتی ہین
عروق ماصہ کی دو قسمین ہین ایک عروق لبنیہ دوسری عروق مائیہ عروق لبنیہ امعاء مین اور جداول
امعاء مین ہوتی ہین اور صورت انکی شاخ درخت کی طرح ہے کہ اقطار انکی منتہی پر زیادہ ہوتی ہین یہ عروق
بھی ہر جزو بدن مین ہوتی ہین سوا ے دماغ اور نخاع اور گردہ مین اور مشیمہ کے اور غدد مائیہ مین
داخل ہوکر خارج ہوئی ہین اور عروق مائیہ ہر جزو مین اجزاء بدن کے موجود ہین مشاہدہ مین نہین آتی ہین
لیکن امتحانات متعدد سے وجود انکا ثابت ہے اور سر مین اور گردن مین اور دونون اطراف اعلی
اور دونون اطراف اسفل اور احشاء اور بطن اور صدر وغیرہ اعضاء مین ہوتی ہین پس عروق لبنیہ
کیلوس کو امعاء سے کھینچتی ہین اور عروق مائیہ تجویفات کے بخارات کو اور بھی جو ہر متخلل مین سے
مائیت کو جذب کرتی ہین اسیوجہ سے پارہ جب جلد مین ملا جاوے تو بدن مین جذب ہوجاتا ہے
یا مالش یا ضماد وغیرہ بدن پر کیا جاوے تو اسکے جزو موثر کو بھی عروق کھینچکر بدن مین داخل کردیتی ہین
اور یہی عروق پانی کو جو تجویفات مین مقدار مناسب سے زائد پیدا ہوتا ہے جذب کرکے دفع کرتی ہین
اور جب ان عروق کے ذریعہ سے کیلوس خون مین ملکر ورید تر قوی مین پہونچتا ہے اس وقت
کیلوس کے رنگ مین تبدیلی واقع ہوتی ہے یعنی سپیدی سے مائل بسرخی ہوجاتا ہے اور جب
قلب مین پہونچتا ہے تو اسوقت خون خالص ہوجاتا ہے اور انھین عروق کے سبب سے بدل ما یتحلل
واقع ہوتا ہے فصل چہارم اعصاب کے بیان مین۔ اعصاب یعنی پٹھے بطور لمبی لمبی رسیون کے

سپید رنگ کے ریشون سے لینات کے اور ایک جوہر ملائم سے جو قوت حس کا معین ہے مرکب ہوتے ہین اور اغشیہ دماغ نہایت باریک و رقیق انپر مڑھی ہوتی ہین انکو غمد الاعصاب کہتے ہین غمد کے معنی میان تلوار کے ہین جسطرح تلوار میان مین رہتی ہے ویسے ہی یہ اعصاب ان اغشیہ کے غلاف مین رہتے ہین ــ اور اعصاب کی دو قسمین ہین ایک اعصاب حس دوسری اعصاب حرکت اور کل اعصاب ۹ سو زوج ہین ازانجملہ نو زوج اعصاب کے دماغ سے نابت ہوے ہین اور تیس زوج نخاع سے نابت ہوے ہین ایک




عصب شم ہے کہ زوج نخاع سے ایک کنکر کی جانب مقدم اکر پھیلا ہے اسکو متقدمین نے مشابہ بحلمہ ثدی کہا ہے پھر عظم چھنہ اور عظم وتدی کے قریب مسطح ہو گیا ہے اور اسی مین سے شعبات نکل کر غشا ناک تک آگئے ہین جسکی وجہ سے ادراک مشمومات کا ہوتا ہے اسمین جب فساد آتا ہے قوت شم مین بھی فساد آتا ہے تصویر نمبر ۱ ــ دوسرا عصب البصر اسکا شعبہ جانب مستقر سے ناشی ہو کر جانب چپ کو گیا ہے اور چپ سے ناشی ہو کر جانب راست کو گیا ہے اور دونون شعبون کو باہم تقاطع ہو کر تقاطع صلیبی ہو گیا ہے وہی مقام تقاطع مجمع النور ہے اور مجمع النور سے نکل کر دماغ مین ملے ہین کہ وہ انکا منشا ہے باین صورت تصویر نمبر ۱ تیسرا عصب محرک العین یہ دماغ کی دونون ساقون سے نکل کر غشا صلب کے پھاڑتا ہوا حجیہ سے نکل کر عضلات عین مین پیوست ہوا ہے تاکہ انکو حرکت دیوے چوتھا عصب ا ذ یہ ہے اسکو عصب اسفل



بھی کہتے ہیں یہ ایک چھوٹا سا عصب ہے کہ عصب ثالث کے ساتھ نکل کر عضلہ چشم میں نافذ ہوا ہے متعلق حرکت دوری سی کی وجہ سے ہوتی ہے پانچواں عصب ثلاثی ہے یہ عصب مقدم دماغ کی دونوں ساقوں سے ثابت ہو کر داخل جمجمہ میں اسکے تین شعبے ہو جاتے ہیں ایک شعبہ بصریہ دوسرا فکیہ علیا تیسرا فکیہ سفلی پھر ان تینوں شعبوں کے بہت سے شعبے اور شعیبات ہو جاتے ہیں کہ وہ ناک میں اور زبان وغیرہ میں پھیلتے ہیں اسی کے ماؤف ہونے سے درد وجع صاحبہ پیدا ہوتا ہے اور اسی کے شعبوں کے ذریعہ سے دانتوں میں اور زیر زبان قوت حس پہونچتی ہے اور تلخ اور شیرین میں امتیاز حاصل ہوتا ہے چھٹا عصب مبعد ہے یہ پٹھہ قوہ مؤخر دماغ سے ثابت ہو کر مقدم کی طرف آتا ہے اور زوج خامس اور ثالث اور رابع کے ساتھ مل کر عضلات چشم میں داخل ہوتا ہے ساتواں عصب سمع ہے کہ اسکو عصب وجہی کہتے ہیں یہ پٹھہ تمام عضلات چہرہ کا محرک ہے اور عصب سمعی سے اسکے شعبے ملے ہیں اور بہت سے شعبے اسی کے وجہ اور عنق میں گئے ہیں اور چھٹا اور ساتواں زوج گویا دو شاخ اور ایک اصل ہیں اور اسی کی ایک شاخ مشفقا فکین پر پہونچ کر شعیبات اسکے عضلات چہرہ میں منبسط ہوئے ہیں اسی میں فتور پڑنے سے عارضہ لقوہ کا ہوتا ہے اور آنکھ بند نہیں ہو سکتی ہے دوسرا جزو لیفی ہے جسکے ریشے رطوبات خفیہ گوش میں تیرتے رہتے ہیں صوت سے جو تموج ہوا میں آتا ہے اور اس تموج سے رطوبات گوش کو تموج ہوتا ہے اس تموج کی حرکت بذریعہ ان ریشوں کے دماغ میں پہونچکر ادراک اصوات ہوتا ہے آٹھواں زوج عصب وہ ہے کہ موضع اتصال عظم مؤخر دماغ اور عظم حجری سے نکل کر تین شعبے ہو کر ایک شعبہ زبان میں پھیلا ہے دوسرا شعبہ سینہ میں دل اور ریہ پر پھیل کر تمام احشا میں منشعب و منتشر ہوا ہے تیسرا شعبہ عضلات عنق اور نحر میں منشعب اور منتشر ہوا ہے نواں عصب اللسان ہے یہ پٹھہ راس النخاع سے ثابت ہو کر عضلات زبان میں پہونچ کر منشعب ہوا ہے اور غشاء مخاطی ملجوم اور لہات اور لوزتین کو افادہ حس کا دیتا ہے۔ غرضکہ یہ نو اعصاب اعصاب حس ہیں کہ منجملہ انکے تین پٹھے یعنی عصب شم و عصب بصر و عصب محرک العین دماغ سے ثابت ہوئے ہیں اور دو پٹھے یعنی عصب اذوبہ کہ اسے عصب بکری بھی کہتے ہیں اور عصب ثلاثی مخ سے ثابت ہوئے ہیں اور تین پٹھے یعنی عصب سمع اور عصب مجتاز اور عصب لسان راس النخاع سے ثابت ہوئے ہیں جو حقیقت منبت سب کا دماغ ہے۔ اور اعصاب نخاع یعنی وہ پٹھے جو نخاع سے ثابت ہو کر مہرہائے پشت کے دونوں طرف سوراخوں سے نکلے ہیں انکی چار قسمیں ہیں۔ ایک عنقیہ۔ دوسری صدریہ۔ تیسری قطنیہ۔ چوتھی عجزیہ۔ پس عضلات عنقیہ آٹھ زوج ہیں زوج اول کو عصبان قحمہ دیان کہتے ہیں یہ دونوں پٹھے بعد اونکل عنت اگے ہیں اور قحمہ دہ اور گردن پر پہونچ کر منشعب ہوئے ہیں اور زوج ثانی منشعب ہو کر کانوں کی طرف

آیا ہے اور زوج ثالث منشعب ہو کر عظم الکتف اور عضلات صدر کی طرف آیا ہے اور پردۂ دیافرغما تک پہونچا ہے اور زوج رابع سے دیافرغما کے اعصاب بنتے ہین اور زوج رابع اور خامس اور سادس اور سابع اور ثامن ملکر گردن اور داخل جمجمہ مین پہونچکر پھر خارج سے اور ترقوہ اور حجاب قلب اور دیافرغما مین ملے ہین اور دونون ہاتھون مین آئے ہین - اور اعصاب صلب یعنی پیٹھ کے پیچھے بارہ زوج ہین اور یہ اعصاب پشت کے عضلات اور پسلیون کے عضلات اور صدر کے عضلات اور مراق کے عضلات اور دیافرغما کے عضلات مین نافذ اور منتشر ہوے ہین - اور اعصاب قطن پانچ زوج ہین کہ عضلات قطن اور اسکی جلد اور جلد مراق اور قضیب اور انثیین اور رحم اور دیافرغما اور ساق تک گئے ہین - اور اعصاب عجز پانچ زوج ہین کہ منتہائے نخاع سے ثابت ہو کر ورک اور مثانہ اور آلات تناسل اور ساق اور کعب اور قدم وغیرہ تک پھیلے ہین - ایک اور عصب حساس کبیر ہے کہ جسکو عصب سمپاتوی کہتے ہین سمپاتیا لفظ یونانی ہے اسکے معنی شرکت فی الاحساس کے ہین پس یہ پٹھہ اعضاء بعیدہ کے واسطے مشارک فی الاحساس ہے اسواسطے اسکا نام عصب سمپاتوی رکھا گیا یہ پٹھہ داخل تجویف جمجمہ سے ثابت ہوا ہے اور وہان سے نکل کر فقرات گردن اور پشت اور قطن اور عجز کی جانب اکثر شعبات اعصاب نخاعیہ سے ملا ہے اسی طرح پر کہ ملتقی کے مقام پر ایک چھوٹی سی گرہ بنگئی ہے اور اسکی فروع گردن اور قلب اور سینہ اور شراسیف اور معدہ اور طحال اور ماساریقا وغیرہ تمام اعضاء بدن مین پھیلی ہین - تمام اعصاب کے شعبون اور شعبات کے نام اور مقام اور انکی وضع اور کام اور محل تفریع وغیرہ مین تطویل تھی اور بغیر اسکلٹن یعنی قالب تشریح یا بغیر میپ یعنی نقشہ یا تصویر یا چاک کرنے لاش کے تفہیم دشوار تھی لہذا اس سے تعرض نہ کیا گیا چونکہ بیان آلات حس کا ذکر ہوا ہے پس کیفیت حساس کا بھی بیان اسی موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے

فصل پنجم بیان مین کیفیت احساس کے -

واضح ہو کہ حواس ظاہری کہ جنکے ذریعہ سے حواس باطنی ادراک اشیاء خارجیہ کا کرتے ہین پانچ ہین - اعضائے لمس - اعضائے شم - اعضائے ذوق - اعضائے سمع - اعضائے بصر -

بیان لمس -

قوت لمس کا تعلق جلد سے ہے اور جلد کے چار طبقے ہین - ایک بشرہ کہ اسکو جلیدہ بھی کہتے ہین - دوسرا شبکی یعنی شبکہ بلغمیہ - تیسرا جلد حقیقی ادمہ - چوتھا غشاء شحمی - پس ادمہ ایک موٹی جھلی لدن ... شبکہ بلغمیہ اور غشاء شحمی کے درمیان مین موضوع ہے اور یہی آلہ حس کی ہے اور اسمین بہت سے سوراخ ہین اور تمام بدن کی ساتر ہے اور لیفات اور عروق اور اعصاب سے مرکب ہے اور اسکی سطح خارجی پر شبکہ بلغمیہ پھیلا ہوا ہے اور اسمین [illegible] یعنی [illegible] ہین کہ وہ [illegible] اعصاب مین لگے ہین

وہ نہایت شدید الحس ہین اور بشرہ کہ اُسکو جلد کاذب بھی کہتے ہین ایک باریک اور لطیف جھلی ہے جسمین حس نہین ہے تمام سطح بدن خارجی پر مڑھی ہے روئین اور بال اور عروق اُسکو پھاڑ کر نکلتے ہین اور سطح خارجی اُسکی خشک اور سطح داخلی تر ہے اور اُسی طرف داخلی مین زغبات مخمل کی طرح ملاصق جلد حقیقی سے ہین بواسطہ شبکہ لطیفہ کے اور یہ جھلی مختلف الغلظ ہے مثلاً بمقام شفتین و زبان و حشفہ و عنق فرج نہایت ارق ہے اور پورون مین اور مُنھ پر نہایت رقیق ہے اور کف دست و پا اور رانون پر نہایت اغلظ ہے اور کبھی یہ جلد متقشر ہو کر بھوسی سی بدن سے نکلتی ہے اُسکو تقشر الجلد کہتے ہین اور کبھی جلد کبھی ناخن کی جڑ کے پاس اُکھڑ جاتی ہے تو مشاہدہ مین آتی ہے اور شبکہ لطیفہ بشرہ اور جلد حقیقی کے درمیان مین ہے اسی کے رنگ سے رنگ آدمیون کا مختلف ہوتا ہے۔ اور پسینہ جو نکلتا ہے اُسکی دو قسمین ہین ایک محسوس دوسرا غیر محسوس محسوس تو وہ ہے کہ جب افراط کے ساتھ بسبب ریاضت اور تعب گرمی وغیرہ کے نکلتا ہے اور غیر محسوس وہ ہے کہ ہمیشہ نکلتا رہتا ہے اُسکے سبب سے سطح ظاہری بدن کی تازہ و شاداب رہتی ہے موسم سرما مین عرق غیر محسوس کا نکلنا بعض اجسام مین ایسا کم ہو جاتا ہے کہ بدن پر خشکی محسوس ہونے لگتی ہے اور بھوسی جلد کی اُترتی ہے۔ اور ناخن اور بال کو اجزاے اضافیہ یعنی ملحقات بشرہ سے قرار دیا اسواسطے کہ بنا جوہری بشرہ اور بالون اور ناخنون کی ایک ہی ہے اور متقدمین ناخنون کو بعض اعصاب اور بالون کو دخانیت اخلاط سے کہتے ہین واللہ اعلم عند اللہ اور صورت چارون طبقات جلد کی اسطرح پر ہے

تصویر نمبر ۱۱




**بیان بالون کا** اور بالون کے نام بحسب مقام کے مختلف ہین مثلاً سر کے بالون کو فرع اور بھون کے بالون کو حاجب اور پلک کے بالون کو ہدب اور نتھنون کے اندر کے بالون کو شعر الانف اور کان کے بالون کو غفیرہ اور لب بالا کے بالون کو یعنی مونچھون کو شارب اور لب زیرین کے وسط کے بالون کو عنفقہ اور فک اسفل کے بالون کو لحی اور کان کے قریب کے بالون کو عذار اور بغل کے بالون کو شعر الابط علی ہذا القیاس سب جگہ کے بالون کے نام جداگانہ ہین **بیان ذوق کا** حس ذوق کا عضو خاص زبان ہے قاعدہ زبان کا پیچھے کی جانب عظم لامی سے ملا ہے بذریعہ عضلات کثیرہ کے اور سطح زیرین اُسکی بذریعہ عضلتین و قشتین کے فک اسفل سے ملی ہے اور ترکیب اُسکا بہت سے گدودن اور عضلون اور لیفات سے ہے اور اِسکے حصہ

زوج نہم کے شعبے ہین اور زبان بذریعہ زغبات عصبیہ اور بشیرہ اور رضاب یعنی لعاب دہن کی وجہ سے
ادراک شیرینی اور تلخی اور ترشی وغیرہ مزون کا کرتی ہے اور جب اسمین کوئی مادہ آجاتا ہے تو قوت ذائقہ
باطل یا متغیر ہوجاتی ہے اور کیفیت پہونچنے ذائقہ کی مدرکہ تک وہی اعصاب ہین صورت زبان یہ ہے



نمبر ۱۲

**بیان شم کا** - ناک مخصوص آلہ شم ہے اسمین عصب شم اور
زوج خامس کے دو شعبے آئے ہین اور اسکی دو قسمین ہین ایک
انف خارجی دوسری انف داخلی عنف داخلی ہین منخرین اور پانچ
غضروف اور جلد اول عظم جبہہ اور عظم مصفاۃ اور عظم وتدی ہین
اور ناک کی جڑ جبہہ کی ہڈی سے ملی ہے اور دو پردہ یعنی جو متحرک
ہوتے ہین انکو حنابتان کہتے ہین اور اسمین شرائین اور اوردہ
اور غضروف اور اعصاب ہین اگرچہ ناک آلہ شم ہے مگر تنفس اور
تکلم پر بھی معین ہے اور ذائقہ کے ادراک مین بھی اسکو دخل ہے

**بیان باصرہ یعنی بینائی کا** اسکا آلہ آنکھ ہے جو موضوع ہے
مجرین ہڈیون مین جبہہ کے نیچے اور ناک کے اوپر اور آلہ بصر کے اجزا منقسم ہین دو قسمون پر ایک
اجزاے خارجیہ دوسرے داخلیہ اجزاے خارجیہ مین ایک حاجب یعنی بھوین ہین کہ وہ روشنی تیز اور
زائد آفتاب کو آنکھ مین اثر کرنے سے مانع ہین اور پسینہ جو پیشانی پر آوے اسکو آنکھ مین جانے نہین دیتی ہین
دوسرے جفتین یعنی پلکین جو سطح طبقہ ملتحمہ کو اپنی سطح داخلی سے محفوظ رکھتی ہین اور غضروف اور جلد کو
اپنی سطح خارجی سے محفوظ رکھتی ہین تیسرے غضروف دقیق جو مابین ملتحمہ اور سطح خارجی پلک کے ہے اسکو
اسکو غضروف الجفن کہتے ہین اسی کے کنارہ پر بال پلکون کے ہوتے ہین اور منفعت اسکی یہ ہے کہ
آنکھون کو سونے کی حالت مین ڈھانکے رکھتا ہے تاکہ صدمہ ہوا اور گرد وغبار سے محفوظ رکھے اور
خطوط شعاعیہ آفتاب اور روشنی جو مارج نوم ہے نہ آنے پاوے اور آب وتاب ملتحمہ کی ہروقت قائم رہے
اور اسمین دو سوراخ آنسوؤن کے نکلنے کے ہین نہایت باریک وتنگ ہین ایک جانب انسی کے ایک
جانب وحشی کے انھین کو غرب اور مدمع کہتے ہین آدھ انگل کی مسافت پر دونون سوراخ مل گئے ہین
اسی سے کیسہ دمعی پیدا ہوکر بطور مجری کے ناک تک گئی ہے چوتھا غدہ دمعیہ ہے بیضوی شکل
جانب اعلیٰ محجر کے موضوع ہے - پانچوان آق یعنی گوشہ چشم ہے جسکے سبب سے آنسو دونون
سوراخون مین پلک کے جاتے ہین ادھر ادھر نہین بہنے پاتے ہین چھٹے ہلالی ایک جھلی ہے

جو موضوع ہے درمیان لحم ماق اور مقلہ یعنی کرۂ چشم کے ساتوین طبقہ ملتحمہ ہے وہ ایک جھلی ہے شفاف اسمین بہت سی باریک رگین ہین کنارۂ پلک سے ممتد ہو کر سطح داخلی اور مقدم کرۂ چشم پر محیط ہین اور خوب مضبوطی کے ساتھ قرنیہ سے چپٹی ہے اور جزو داخلی کو آنکھ کے مقلہ یعنی کرۂ چشم کہتے ہین اسمین پہلا طبقہ صلبیہ ہے یہ ایک جھلی ہے صفیق نہایت مستحکم اور عضلات چشم سے چپٹی ہوئی ہے جزو مقدم اسکا کانچ کی طرح شفاف اور بلند ہے اسکو قرنیہ کہتے دوسرا ایک نرم جھلی ہے غیر مستوی جسمین متعدد رگین ہین اسکو طبقہ مشیمیہ کہتے ہین بذریعۂ عروق کے ممتد ہو کر اس سے ایک جزو ملون پیدا ہوتا ہے اسی سے آنکھ کا رنگ سیاہ یا شہلا یا ازرق وغیرہ ہوتا ہے اور اسکو عنبیہ کہتے ہین اسمین قوت انقباض و انبساط ہے اسی کے سبب سے پتلی کا ثقبہ جسکو انسان العین کہتے ہین سکڑتا اور پھیلتا ہے تیسرا سطح موخر طبقہ مشیمیہ کو ایک سیاہ رطوبت ساتر ہوئی ہے چوتھے سطح داخلی طبقہ مشیمیہ مین چند خطوط سپید بصورت آرہ کے دندانون کے ہین انکو زوائد قرنیہ کہتے ہین پانچوین جو سیاہ رطوبت طبقہ مشیمیہ کی ہے اسکے نیچے ایک سپید جھلی نرم جسمین بہت رگین ہین پائی جاتی ہے اسکو طبقہ شبکیہ کہتے ہین اور بالذات آلۂ ابصار یہی ہے اور ان سب طبقات کے داخل مین رطوبت زجاجیہ اور رطوبت جلیدیہ اور رطوبت بیضیہ بھری رہتی ہے چنانچہ رطوبت زجاجیہ ایک جسم مدور لین و شفاف مقعر طبقہ شبکیہ مین بھری ہے اور اسپر ایک غشاء رقیق مرعی ہے جسکو طبقہ عنکبوتیہ کہتے ہین اور رطوبت جلیدیہ ایک جسم منجمد مثل اولے کے اور مقعر مقدم رطوبت زجاجیہ کی موضوع ہے اسکو بھی ایک غشاء محیط ہے اور رطوبت بیضیہ ایک رقیق سیال رقو نہایت شفاف رطوبت جلیدیہ اور قرنیہ شفافہ کی فضا مین بھری ہے ۔

نمبر ۱۳

تصویر چشم چپ




| | |
|---|---|
| جفن پلک | ۱ |
| اہداب | ۲ |
| غضروف پلک | ۳ |
| ماق و زاویہ انسیہ | ۴ |
| زاویہ وحشیہ | ۵ |
| لحمہ دمعیہ | ۶ |
| انسان العین یعنی ثقبہ عنبیہ | ۷ |
| مقلہ | ۸ |
| حدقہ | ۹ |
| حاجب | ۱۰ |

اب تھوڑا سا حال کیفیت بصر کا بیان کیا جاتا ہے قوت بصر کا یہ کام ہے کہ اشیاء جو خارج مین موجود ہین انکو کماً اور کیفاً ادراک کرے یعنی صورت شکل رنگ طول عرض وغیرہ ہر محسوس کا دریافت کرے خاص آلۂ بصر کا طبقہ شبکیہ یعنی منتہی لیفات منبسطہ عصب زوج ثانی کا ہے اور روشنی اسکے ادراک کی معین ہے اگر روشنی نہووے تو کچھ نہین دیکھا جا سکتا ہے جب خطوط شعاعیہ آنکھ مین نافذ ہو کر

صور مرئیات کو طبقہ شبکیہ مین مرتسم کرتے ہین جس طرح فوٹوگراف کے شیشہ مین عکس مرتسم ہوتا ہے پس اُسوقت شعاع کہ ایک جوہر دقیق ہے آفتاب سے یا اور کسی جسم مستنیر سے بصورت خطوط مستقیمہ کے نہایت سرعت کے ساتھ نکلتی ہے اور جوہر متخلل مین جیسے کہ ہوا کے جز ہے بسبیل استقامت مرور کرتی ہے اور جب کسی جوہر شفاف اور صلب ذی الحداب مین داخل ہوتی ہے جیسے سطح کانچ کا کرہ یا رطوبت جلیدیہ چشم اُسوقت یہ ذرات باہم متقارب اور مجتمع ہوکر بصورت نقطہ بن کر دوسری جانب سے نکلتے ہین اسکو نقطہ محرق کہتے ہین کیونکہ جب خطوط شعاعی جوہر مفنی گرم سے مثل آفتاب کے نکلتے ہین تو اس نقطہ مین آگ کے برابر گرمی ہوتی ہے کہ دوسری چیز کو جلا دیتی ہے اسی بنا پر مرایاے محرقہ یعنی آتشی شیشے بنائے جاتے ہین جنکو آفتاب کے مقابل رکھین تو ایک نقطہ روشنی کا پیدا ہوتا ہے کہ اُس نقطہ کو بارود یا روئی وغیرہ کی محاذات مین رکھنے سے آگ لگ اٹھتی ہے غرضکہ جب یہ ذرات روشنی کے شبکیہ مین پڑتے ہین تو اسمین سے نکل کر قرنیہ پر آتے ہین اور یہ طبقہ محدب اور شفاف اور صلب ہے اِس جہت سے ذرات روشنی کے باہم متقارب اور مجتمع ہوکر رطوبت بیضیہ اور ثقبہ عنبیہ مین ہوکر جلیدیہ مین آتے ہین اور یہان بالکل متقارب ہوکر جیسے آتشی شیشے کی دال دھوپ کے سبب سے پڑتی ہے اُسی صورت کی دال شبکیہ مین پڑتی ہے تب اُس دال مین عکس صورت اشیاء خارجیہ کا پڑتا ہے اُسکو عصب بصر مدرکہ مین پہونچاتا ہے پس اگر رطوبت جلیدیہ قدر مناسب سے زیادہ محدب ہو جاتی ہے تو دال روشنی کی ٹھیک رطوبت جلیدیہ پر نہین پڑتی ہے بلکہ رطوبت جلیدیہ کے قدام مین واقع ہوتی ہے اُسوقت قریب کی چیز دکھائی دیتی ہے دور کی نہین دکھائی دیتی ہے اور اگر انحداب اُسکا قدر مناسب سے کم ہوتا ہے تو طبقہ شبکیہ سے آگے بڑھکر دال روشنی کی پڑتی ہے تو دور کی چیز دکھائی دیتی ہے نزدیک کی نہین دکھائی دیتی ہے اور عنبیہ مین قوت انقباض و انبساط منجانب اللہ رکھی ہوئی ہے شبکیہ پر صدمات شدت روشنی کی اسی کے جہت سے نہین ہونے پاتی ہے اسیواسطے ضوء شدید مین ثقبہ تنگ ہوجاتا ہے اور تاریکی مین پھیل جاتا ہے اسی وجہ سے انسان ضوء شدید مین آنکھون کو بھینچکر دیکھتا ہے اور تاریکی مین آنکھین پھاڑکر دیکھتا ہے بیان حس سمع سامعت کا آلہ اذن یعنی کان ہے اسکی دو قسمین ہین ایک اذن ظاہری جو ظاہر مین دکھائی دیتا ہے اُسکو صیوان کہتے ہین دوسرا اذن داخلی جو مخفی ہے اذن خارجی ایک غضروف ہے بیضی الشکل جلد عام سے مستور ہے جانب مقدم اسکا مقعر ہے اور جانب مؤخر محدب ہے اور اسمین چند مشارف اور متقعرات ہین اور اسی غضروف کے اسفل مین شحمہ یعنی بناگوش یا لدیہ ہے

اور اسی غضروف کے وسط میں سوراخ جسکو قرنو لب السمع کہتے ہین پایا جاتا ہے اور غشاء الطبل پر
یہ لولب السمع منتہی ہوا ہے اور اس غضروف مین عضلات اور رباطات لگے ہین جنکی بہت سے انسان
کانون کو حرکت دے سکتا ہے بندر کی طرح پر اور اسی مین اوردہ اور شرائین اور اعصاب بھی لگے ہین

تصویر نمبر ۱۴ تصویر عضلات و اعصاب گوش



اور اذن داخلی جسکو صمن بھی کہتے ہین عظم حجری سے ملصق ہے
اسمین ایک تجویف مدور ہے اسپر ایک جھلی مرتی ہے اس تجویف کو
طبل اور اس جھلی کو غشاء الطبل یعنی کان کا پردہ کہتے ہین اور
اسمین چار ہڈیان نہایت چھوٹی اور باریک اور کچھ عضلات اور
وتر ہین جن سب کو یہ غشاء طبل محیط ہے اور بھی کان کے اندر
تجاریب یعنی سوراخ اور طرائق یعنی راہین ہین اور اس مین
غشاء متخلخل ہے اسمین ایک قسم کی رطوبت رہتی ہے کہ وہ اسکا
یعنی پونگیون مین بھری رہتی ہے اور اسمین اوردہ اور شرائین
اور اعصاب لگے ہین اور عصب اسپر منبسط ہے اور تیز تار ہتا ہے
اور حلزون وغیرہ اجزاے کان کا بیان بغیر دیکھے سمجھ مین نہین آسکتا ہے ہر کیف ہوا ے متموج جب
قرع کرتی ہے جسم مصوت پر تو وہ آواز بطریق خطوط مستقیمہ کے جنکو خطوط صوتیہ کہتے ہین اقصا و بعید تک
پہونچتی ہے اور آواز بواسطہ اجسام لینہ کے ضعیف یا باطل ہو جاتی ہے اور ازدیاد صوت بواسطہ اجزاء کے
کے ہوتا ہے اور آلہ سمع جز لین زوج سابع کا ہے جو اجزاے کان پر منبسط ہے یہی خطوط صوتیہ شے مصوت سے
خارج ہو کر کان کے اندر پہونچتے ہین اور غشاء طبلی کو قرع کرتے ہین اور رطوبت کو متموج کر کے عصب
منبسط تک پہونچتے ہین اور عصب سمع ان حرکات تموجی کو حس مشترک تک پہونچاتا ہے اور حس مشترک
تفاوت اصوات سے الفاظ پر علم کرتا ہے اور بعض مشرحین کا یہ قول ہے کہ رطوبت کے تموج سے
اصوات کا احساس نہین ہوتا ہے بلکہ ہوا عصب سمع پر قرع کرتی ہے اس سے ادراک اصوات ہوتا ہے

**فصل ششم** بیان مین اعضاء ہضم کے انکو جہاز ہضمی کہتے ہین وہ ایک قناب ہضمی اور اور اعضا
انکے متعلق کے ہین ۔ قناب ہضمی ایک قناب عضلی اور غشائی ہے جو فم یعنی منھ سے لگا کر مبرز تک ہے
اور اسپر ایک غشاے مخاطی مرتی ہے اور اسکے مختلف حصے ہین اور ہر حصہ کے مواقع اور نام اور کام
جداگانہ ہین ۔ پہلا حصہ اسکا فم یعنی دہان ہے ۔ دوسرا بلعوم ۔ تیسرا مری ۔ چوتھا معدہ ۔ پانچوان
معاے دقیق جسکے تین حصے ہین اثنا عشری اور صائم اور لفائفی ۔ چھٹا معاے غلیظ جسکے تین حصے ہین

امعور قولون مستقیم۔ اور ہر حصہ کا وظیفہ خاص اور منفعت خاص درباب عمل ہضمی کے ہے یعنی فم کا یہ
وظیفہ ہے کہ مضغ طعام کرتا ہے اور اسکے اجزا کو متصغر کرتا ہے اور اسمین افراز لعابی براد ہضم وسہولت
ازدرار کے ممزوج کردیتا ہے اور دندان چبانے مین غذا کے معین ہوتے ہین اور بلعوم اور مری اسکو
نگل کر معدہ مین پہونچاتے ہین اور معدہ محل ہضم اول اور امعاے دقاق محل ہضم ثانی اور امتصاص
کیلوس کے ہین اور امعاے غلاظ مین ثفل غذا رہتا ہے جو معاء مستقیم سے خارج ہوتا ہے اور اسکو براز
کہتے ہین اور بلعوم اسی قناب ہضمی کا ایک جزو ہے اور وہ ایک کیسہ عضلی غشائی ہے جانب اعلیٰ سے
مسدود ہے جانب اسفل سے کھلا ہے اور بہ نسبت جانب اسفل کے اعلیٰ کی طرف زیادہ وسیع ہے اور
موضوع ہے جانب خلف انف اور فم اور حنجرہ کے اور ممتد ہوتا ہے جانب اسفل قاعدہ جمجمہ سے محاذی
فقرہ خامس کے فقرات عنقیہ سے اور طول اسکا اکثر چار قیراط (یعنی انچھ) ہوتا ہے اور زبان اور عظم لامی
اور حنجرہ سے متصل ہے اور اسی مین دو ثقبہ ناک کے اور دو ثقبہ قناب اوستاکیوس اور فتحہ فم اور فتحہ حنجرہ
اور فتحہ مری یعنی سات فتحات ہین اور اسکے تین طبقے ہین مخاطیہ عضلیہ لیفیہ اور بہت سے غدد اسمین ہین
مری یہ قناب غشائی ہے اکثر طول اسکا ۹۔ انچھ کا ہوتا ہے بلعوم سے معدہ تک ہے محاذات فقرہ خامس
عنقیہ سے فقرہ تاسعہ ظہر تک ہے اور حجاب حاجز مین نفوذ اسکا ہوتا ہے اور اسکے بھی تین طبقے ہین۔
پردہ ظاہری طبقہ عضلی ہے اور باطن کا مخاطی اور وسط کا خلوی اور اسمین بھی بہت سے غدد ہین
معدہ یہ بھی ایک حصہ قناب ہضمی کا ہے اور درحقیقت بڑا عضو رئیس و شریف ہے یہی تحلیل طعام
کی کرتا ہے اور تحویل غذا کی طرف کیموس کے اسی سے ہوتی ہے مقام اسکا مابین مراق ایمن اور
مراق ایسر کے ہے مگر جانب ایمن کو زیادہ مائل ہے مخروطی شکل انحناد کے ساتھ ہے اور قاعدہ اسکا
مائل بہ یسار ہے اور خلف جدار مقدم بطن اور
تحلاے قولون اور اسفل کبد اور حجاب حاجز سے
ملحق ہے اور حجم معدہ کا باعتبار اشخاص کے مختلف
ہوتا ہے اور یہی حالت امتلا اور حالت خلا مین
مختلف ہوتا ہے بنظر اکثریت حالت امتلاے
شخص معتدل مین (۱۲) قیراط انچھ اور قطر عموری
(۴) انچھ ہوتا ہے اور اسمین دو طرفین اور دو منھ
دو فتحہ اور دو حافہ ہین پس طرف الیسر اسکی

تصویر نمبر ۱۵



بمقدار دو تین انچہ کے مائل بجانب یسار ہے اور اسی کو قعر معدہ کہتے ہین اور اسی طرف طحال سے ملصق ہے اور طرف ایمن کو بَوّابی کہتے ہین اور یہ طرف کبد اور مرارہ سے ملاصق ہے۔ اور بوّاب اثنا عشری ملی ہے اور اسمین صمام یعنی جرس اور حنتی ہین ۔ اکثر اسباب سے معدہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے ہیئت اصلی پر قائم نہین رہتا ہے مثلاً بلندی سے گرنے مین یا زیادہ چلانے سے اسفل کی جانب معدہ ہٹ جاتا ہے یا بہت سیٹی بجانے سے یا اوندھا گرنے سے معدہ اوپر کو ہٹ آتا ہے علی ہذا القیاس بہت اسباب اسکے ہوتے ہین بلکہ ہندوستان مین جو ناف کا ٹلنا مشہور ہے وہ اسی قبیل سے ہے اور غشاء مخاطی جو بطور حلقہ کے اسمین ہے اسی کے مرکز مین ایک ثقبہ مستدیرہ واقع ہے جسکا قطر بقدر نصف انچہ کے ہے اسی کو بوّاب کہتے ہین اور بنا معدہ کی چار طبقون سے ہے۔ ایک مصلیہ ۔ دوسرا عضلیہ ۔ تیسرا خلویہ ۔ چوتھا مخاطیہ ۔

تصویر نمبر ۱۶ ۔



پھر بوّاب کی جگہ سے امعاء دقاق شروع ہوتے ہین جنکے تین حصے ہین ایک رودہٗ اثنا عشری جو طول مین بارہ انگل ہوتی ہے اوپر کو صاعد ہو کر مستعرض ہو جاتی ہے پھر نازل ہوتی ہے اسیواسطے پہلا حصہ صاعد دوسرا مستعرض تیسرا نازل کہلاتا ہے اسکے بعد صائم شروع ہوتی ہے اور اثنا عشری کا حصہ صاعد بقدر دو انچہ کے طول مین ہوتا ہے اور جانب اعلا سے مقدم کبد سے اور عنق حوصلہ مراریہ سے ملصق ہوتا ہے اور حصۂ نازل کا طول بقدر تین انچہ کے ہوتا ہے اور اسفل کی جانب مقدم کلیہ یمنی سے قریب فقرۂ ثالثہ قطنیہ کے ملحق ہوتا ہے اور حصۂ مستعرض رودۂ اثنا عشری کا فقرۂ ثالثہ قطنیہ سے فقرۂ ثانیہ تک منتہی ہو کر رودۂ صائم کا آغاز ہوتا ہے اور صائم کو اسوجہ سے صائم کہتے ہین کہ بعد موت کے جو لاش چاک کر کے دیکھا جاتا ہے تو یہ آنت خالی پائی جاتی ہے یہ آنت منتہائے رودہ اثنا عشری سے شروع ہو کر جانب یسار فقرۂ ثانیہ قطنیہ آغاز رودہ لفائفی پر ختم ہوتی ہے اور اسکی انتہا اور لفائفی کی ابتدا پر نشان پایا جاتا ہے اور یہ آنت بہ نسبت لفائفی کے وسیع ہوتی ہے اور ان آنتون مین بھی چار طبقے ہوتے ہین امعاء دقاق امعاء علیا اور امعاء غلاظ کو امعاء سفلی کہتے ہین اور بھی لفائفی کو دقیق بھی کہتے ہین بعد اختتام امعاء دقاق کے امعاء غلاظ شروع ہوتے ہین پہلا حصہ انکا اعور ہے یہ آنت بطور تھیلی کے وسیع ہوتی ہے عرض مین

قطر اسکا ڈھائی انچ ہوتا ہے اور یہ آنت حفرہ حرقفیہ یمنی مین موضوع ہوتی ہے اور اسکے موخر مین ایک
تھیلی ضیق اور لمبی دودی الشکل لگی ہوتی ہے اور اعور کی منتہی پر قولون شروع ہوتی ہے اور اسکے
چار حصے فرض کیے گئے ہین ایک صاعد- دوسرا مستعرض-
تیسرا نازل- چوتھا تعریجی- پس یہ حصہ صاعد حفرہ حرقفیہ یمنی کی طرف جاکر
وجہ اسفل کبد کی طرف جاتا ہے جب داہنے طرف جو حصہ مراریہ کے
پہونچکر یسار کی جانب جاتا ہے اور حصہ مستعرض عرض مین یمین سے
یسار کی طرف جاتا ہے زیر ناف ہوکر اور جب مراق الیسر کے قریب
پہونچتا ہے تب پھر جانب اسفل طحال کے رجوع کرتا ہے اور حصہ نازل قولون
حفرہ حرقفیہ یسری پر منتہی ہوتا ہے پھر حصہ تعریجی شروع ہوتا ہے اور
ابتداء امعاے مستقیم پر ختم ہوتا ہے اور یہان سے معاے مستقیم آٹھ انچ

تصویر نمبر ۲۱




طول مین بر سبیل استقامت سرز پر منتہی ہوتی ہے مگر اسکو استقامت حقیقی نہین ہے البتہ بہ نسبت
اور امعا کے اعوجاج وغیرہ نہین ہے بلکہ جانب الیسر سے منحرف ہوکر جانب یمین منتصف عجز پر آکر منتہی
آتی ہے- اب بیان انکے اعصاب اور اوردہ اور شرائین اور اغشیہ اور غدد اور انکی تقسیمات وغیرہ کا
بہت طویل اور متعلق بعلم تشریح ہے- بیان کیفیت ہضم- ہضم عبارت اس سے ہے کہ غذا خلع صورت
نوعیہ کا کرکے قابل استحالہ کیلوسی کے ہو جاوے اسوقت اس غذا کو کیموس کہتے ہین اور تولد
کیموس کا معدہ مین ہوتا ہے اس طرح پر کہ لعاب دہن اور دانتون کے ذریعہ سے غذا کے اجزا متصغر
اور ممزوج ہوکر مری سے گذر کر معدہ مین پہونچتی ہے وہان بذریعہ حرارت معتدلہ اور رطوبت مذیبہ اور
حرکت دودی معدہ کے اور بسبب انضمامات کے جو حرکت انقباضی اور انبساطی عضلات مراق اور
دیافرغما سے حادث ہوتا ہے اجزاء غذا کے گل جاتے ہین اور بہ سبب امتزاج رطوبات اور اجزاء غذائیہ
کے نرم اور رقیق ہوکر شکل آش جو کے ہو جاتے ہین اسکو کیموس کہتے ہین پھر یہ کیموس براہ بواب رودۂ
اثنا عشری مین جسکو انگریزی مین (ڈیوڈنم) کہتے ہین پہونچتا ہے وہان امتزاج صفرا اور رطوبت
عنق الطحال اور رطوبت امعا اور عروق لبنیہ سے مخلوط ہوکر بباعث حرکت دودی امعا کے بصورت
شیر دودھ کے ہو جاتا ہے اسکا جوہر صاف اور خلاصہ جو قابل تغذیۂ اعضا اور بدل مایتحلل کے ہے
فضلہ قابل الدفع سے ممتاز اور علیحدہ ہوتا ہے اسکو کیلوس کہتے ہین پھر افواہ مفتوحہ عروق لبنیہ
اس کیلوس کو چوس کر براہ جداول امعا کے مجرے صدر تک پہونچاتی ہین وہان سے بذریعہ عروق

خون مین ملکر بالکل خاصیت اور ہیئت خون کی پیدا کرکے اعضاء جسم مین بدل ما یتحلل پیدا کرتا ہے اور استحالہ
غذا کا طرف کیلوس و کیموس کے امعاء معتدل المزاج مین بعرصہ تین گھنٹے کے ہوجاتا ہے مگر مؤلف بحر محیط کا
یہ تجربہ ہے کہ ہندوستان کے رہنے والون مین کسی کو تین گھنٹے کسی کو چار کسی کو پانچ کسیکو چھ غایت درجہ
نو گھنٹے کا عرصہ لگتا ہے اور اسکی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اور ولایتون مین تھوڑی تھوڑی غذا
چار وقت کھائی جاتی ہے جسکا ہضم بسبب قلت کے معدہ پر دشوار نہین ہوتا اور اہل ہند اکثر
ایک مرتبہ وقت خاص مین یا دو مرتبہ اوقات خاص مین پیٹ بھر کر کھا لیتے ہین اس جہت سے دیر مین
ہضم ہوتا ہے غرضکہ یہ تمام استحالہ امعاء علیا مین ہوتا ہے پھر اجزا اسکے جو غذیہ اور صفرا جو باقی رہ جاتا ہے
وہ امعاء سفلی مین اہتزاز پیدا کرتا ہے اور استحالہ کیلوس کا بہ نسبت کیموس کے جلد ہوتا ہے اور مرور غذا
امعاء علیا مین بسبب کثرت تلافیف کے بطور کے ساتھ ہوتا ہے اسی جہت سے کیلوس کا انفصال تمام
کیموس سے بخوبی ہو جاتا ہے اور جب غذا امعاء مین پہونچکر براہ قولون معاء مستقیم تک آتی ہے اسوقت
اسمین بعمل کیمیاوی بدبو پیدا ہوتی ہے اور چونکہ معا مین صمروج یعنی بلغم یا آنون بطور چیپ ہونے کے بکثرت
جمع رہتی ہے فضلات کے ازلاق مین سہولت ہوتی ہے اور جرم امعاء ان فضلات کے ضرر سے محفوظ رہتا ہے
اور کیفیت اخراج فضلہ کی یہ ہے کہ جب فضلہ معاء مستقیم مین بھرتا ہے تو موجب اسکے انقباض کا ہوتا ہے
اس جہت سے دیافرغما نیچے کو گرتا ہے اور عضلات مراقیہ احشاء بطن کے ورک کی طرف متوجہ ہوتے ہین
اس سے امعاء کو آپس مین منضغط ہوتا ہے جسکی جہت سے شرج کو انبساط ہوتا ہے اور عضلہ رافعہ کے سبب سے
پھر انقباض ہو جاتا ہے گویا تمنا اسی فعل کا معین ہوتا ہے اور بدبو اور گرد کا پیدا ہونا بسبب اجزاء کبریتی
جو جسم انسان مین ہین بتاثیر عمل کیمیاوی کے ہوتا ہے **بیان کبد** یہ عضو بھی بنانے مین بدل ما یتحلل کے
معین ہے اسواسطے یہ بھی اعضاء غذا مین داخل ہے یہ ایک بہت بڑا غدہ ہے داہنی پسلی اور معدہ کے
پہلو کے درمیان مین موضوع ہے اور پردہ دیافرغما سے بواسطہ رباطات کے متعلق ہے اور محدب اسکا
جانب اعلی کو اور مقعر اسکا جانب اسفل کو ہے اور جانب مؤخر اسکا ضخیم ہے اور کنارہ اسکا بتدریج رقیق ہوتا گیا
اور سطح اسکی نہایت املس ہے بجہت اسکے کہ غشاء صفاقی اسپر محیط ہے اور اسکے تین حصے ہین جنکو فصوص
کہتے ہین ایک ٹکڑا بہت بڑا دوسرا اس سے کسیقدر چھوٹا تیسرا زیادہ چھوٹا اور اسکے اندر چند غدد ہوتے ہین
اور کبد کا رنگ احمر اقتم ہے اور اسمین شرائین اور آوردہ اور عروق مائیہ اور مجاری متعددہ اور اسی کے
مقعر مین مرارہ یعنی پتہ لگا ہے اور اسمین ایک بڑی ورید ہے کہ اسکو ورید الباب کہتے ہین اسی کی راہ سے
خون جداول امعاء اور معدہ اور طحال کا کبد مین پہونچتا ہے اور جہان مدخل اسکا کبد مین ہے وہان پر

ایک طبقہ مستحکم و ساتر ہے جسکے ریشے بہت باریک بالون کی طرح ہین جنکو عروق قلیمیہ کہتے ہین یہ عروق داخل قوام کبد کے ہین اور انسے مجاری کبد کے مشکون ہوے ہین اور کام اسکا یہ ہے کہ خون مین سے صفرا کو مثل الپ کر لیتا ہے یعنی کھینچکر جدا کر لیتا ہے پس صفرا مرارہ مین مجتمع ہوتا ہے اور خون اوردہ کبدیہ مین ہوکر شرائین کی راہ سے قلب مین پہونچتا ہے **بیان مرارہ** ۔ مرارہ یعنی پتہ ایک جھلی کی تھیلی ہے صنوبری شکل داہنے شعبہ مین کبد کے لگی ہے اور داہنی پسلی سے ملی ہے اور اسکا قعر اور عنق ہے اُسکے منتہاے عنق کو مجراے مرارہ کہتے ہین اور مجراے مرارہ منحدر ہوکر اثنا عشری کے ساتھ ملگیا ہے اور اسی راہ سے صفرا امعا مین گرتا ہے اسی مجری مین سُدہ پڑنے سے یرقان کا مرض ہوتا ہے اور مرارہ بھی تین طبقون سے متکون ہے طبقہ عامہ اور طبقہ عضلیہ اور طبقہ زغبیہ اور اسمین بھی شرائین اور اوردہ اور اعصاب اور غدد ہین اور صفرا جو کبد مین خون سے نکلتا ہے وہ اسمین آکر جمع رہتا ہے اور اسکے اعصاب زوج ثامن اور عصب خناس سے ملحق ہین ۔



تصویر نمبر ۱۸

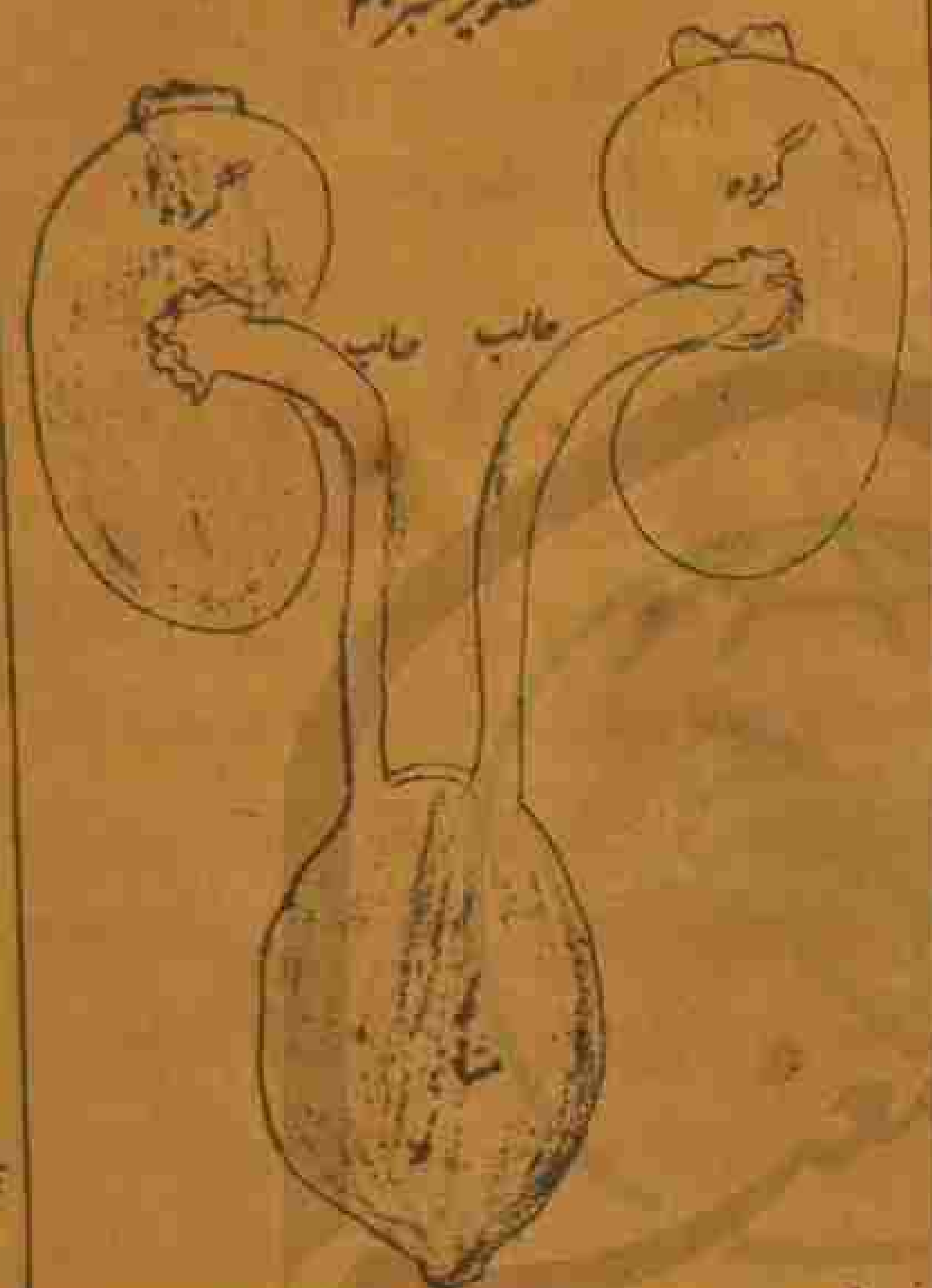
**بیان طحال** یعنی تلی یہ جسم اسفنجی گہرا اودا شبیہ بہ زبان بائین طرف پسلی اور قعر معدہ کے بیچ مین موضوع ہے اور شرب اور دیافرغما اور عنق الطحال اور قولون سے ملتقی ہے اسمین بھی شرائین اور اوردہ اور عروق ماصّہ اور اعصاب وغیرہ ہین اور عنق الطحال ایک غدہ طویل بشکل زبان سگ معدہ کے نیچے ہے اور اسمین صدہا چھوٹے چھوٹے غدد ہین ورودہ اثنا عشری مین داخل ہوا ہے اور رطوبت بشکل بضاق کے اثنا عشری مین پہونچاتا ہے ۔


تصویر نمبر ۱۹

بیان مین جہاز بولی کے بیان مین کلیین کے یہ بھی دو غدے بیضوی شکل صفاق کے پیچھے فقرات قطنیہ کے پاس لگے ہین پیشاب انھین مین متحلب ہوتا ہے اور انکی تجاویف مین ایک جوہر انبوبی ہے اسمین سے حالبین یعنی دو انبوبہ مشکون ہوتے ہین اور کلیون پر اغشیہ مُرخی ہین اور اسمین بھی اعصاب اور شرائین اور اوردہ لگی ہین اور عروق ماصّہ انھین مین انھین غدون کو گردہ کہتے ہین اور مثانہ یعنی پھکنا وہ بھی ایک ظرف غشائی ہیرو بہ کے اندر ہے اور قعر مثانہ مردون مین معاے مستقیم کے متصل ہے اور عورتون مین رحم کے متصل ہے

اور امعا کی طرح اسکے بھی تین طبقے ہین صفاقیہ عضلیہ ترغیبیہ اور اسمین بھی شرائین اور اوردہ اور اعصاب اور غدد بلغمیہ ہین جنمین سے بلغم متحالب ہو کر سطح اندرونی شانہ مین مفروش رہتا ہے اور حالبین کی راہ سے بول اسمین آکر جمع رہتا ہے۔

تصویر نمبر ۳۰



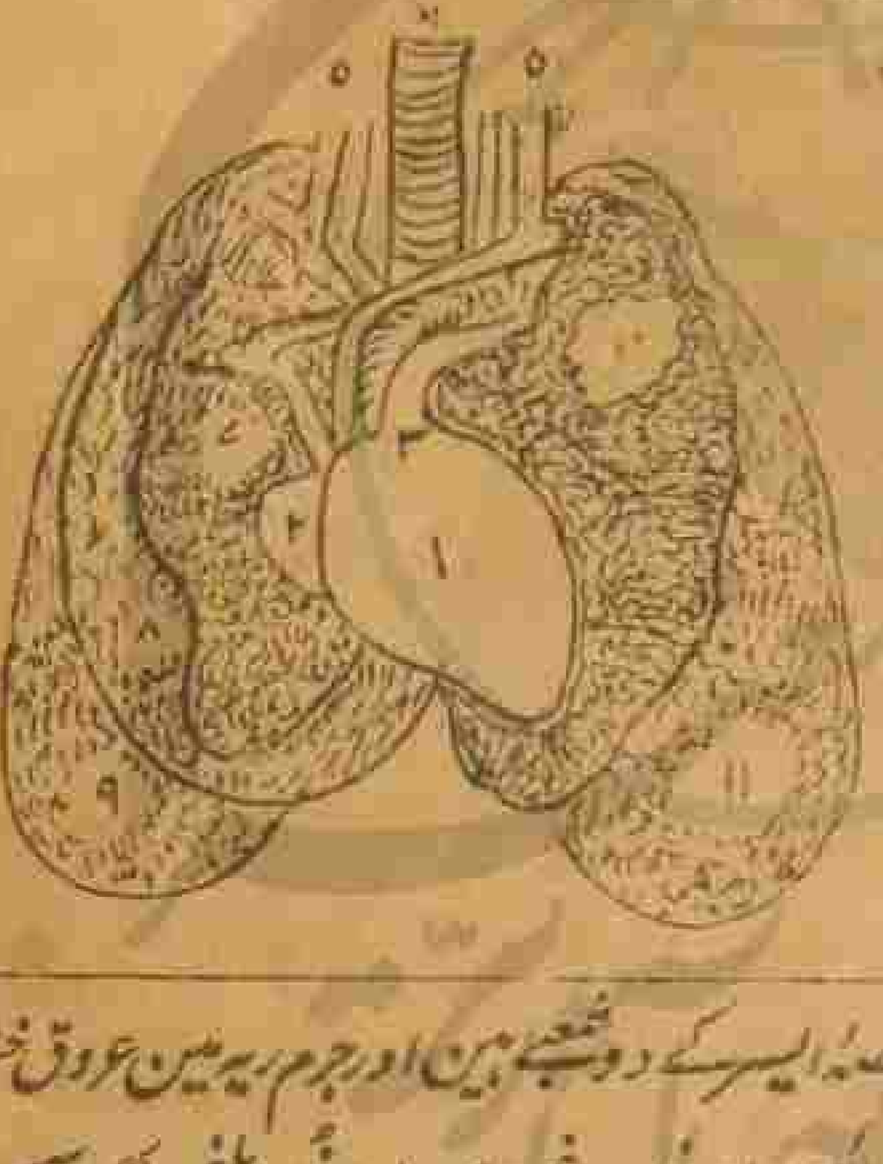

کیفیت پیشاب - پیشاب رطوبت ہے کہ خون سے بذریعہ غشیاب شعب شرائین گردہ کے ترشح ہو کر براہ حالبین شانہ مین متقاطر ہوا کرتا ہے اور جب شانہ مین جمع ہو جاتا ہے اور عضلہ جو فم شانہ پر محیط ہے اپنے انقباض سے پھر بول کو جانب حالبین نہین لوٹنے دیتا ہے جب شانہ بھر جاتا ہے تب قوت ارادی اُسکے اخراج کا قصد کرتی ہے اُسوقت وہ عضلہ منبسط ہو جاتا ہے اور لیفات عضلیہ کو انقباض ہوتا ہے پس بول خارج ہو جاتا ہے

## فصل ہفتم بیان مین اعضاے صوت و تنفس کے

عضو صوت حنجرہ ہے وہ ایک جسم مجوف غضروفی اور عضلات اور رباطات سے مرکب ہے زبان کی جڑ کے پاس جانب مقدم عنق کے موضوع ہے مقدم کی جانب عظم لامی سے بواسطہ عضلات اور رباطات کے اور موخر کی جانب قاعدہ زبان سے بواسطہ اغشیہ کے اور بلعوم سے بواسطہ عضلات کے ملتصق ہے جانب اعلیٰ حنجرہ کے غضروف ترسی ہے جسکو عوام مین کنٹھ کہتے ہین اور اسی کے نتو کو حرخدہ اور تفاحہ آدم کہتے ہین دوسرا دو غضروف ترجہالی ہین کہ اُنسے فم حنجرہ قائم ہوتا ہے تیسرا غضروف منطقی ہے چوتھا غضروف کُبی ہے کہ جسوقت کھانا بلعوم مین جاتا ہے تو یہ غضروف فم حنجرہ کو بند اور مسدود کر دیتا ہے یہ غضروف بیضی الشکل بیخ زبان مین لگا ہے یہی غضروف اگر فم حنجرہ کو بخوبی بند نکر سکے اور کوئی چیز خفیف سی اُسمین گر گئی تو اُچھو آتا ہے۔ جب ہوا بطریق حنجرہ نکالی جاتی ہے تو فم حنجرہ کی وسعت اور لدونت اور حرکت اور ملاست اور قوت دافعہ کی شدت وضعف سے ترکیب الفاظ اور زیر و بم پیدا ہوتی ہے اور غضروف ترسی اور غضروف ترجہالی اور فم حنجرہ یعنی مزمار مین صوت ہین اور حنجرہ قصبہ ریہ کے اوپر کے منھ سے لگا ہوا ہے اگر قصبہ ریہ تھوڑا سا قطع کر دیا جاوے آواز منقطع ہو جاویگی

چونکہ مزمار یعنی فم حنجرہ عورات و اطفال کا بہ نسبت رجال کے ضیق ہوتا ہے لہذا آواز انکی زیر ہوتی ہے اور رجال کی آواز بم ہوتی ہے اور تجویف فم مین اور منخرین مین تغیر اور ترتیب اصوات کی ہوتی ہے تب صورت تلفظ تام ہوتی ہے کما مر اور اسمین بھی غدد اور اوعیہ لیمفاویہ اور اوردہ اور شرائین ہین —

**بیان قصبۂ ریہ** - ایک انبوبہ ہے حنجرہ سے لگا ہوا جانب مقدم عنق کے مری کے آگے سینہ تک آکر اسکی دو شاخین ہوئی ہین انکو عروق خشنہ کہتے ہین اور یہ شاخین ریہ کے جرم مین داخل ہوکر چھوٹی چھوٹی شاخین اُنسے نکلی ہین اور منتہا پر انکی کیسات صغیرہ ہین کہ انکو مخاریب ہوائیہ کہتے ہین اور اعصاب اسکے شعبۂ زوج ثامن سے پیدا ہوتے ہین اور اسی قصبہ کی راہ سے ہوا ریہ مین داخل ہوتی ہے اور خارج ہوتی ہے اور جرم اسکا غضروفی اور غشائی ہے —




**بیان ریہ** — ریہ یعنی شش جسکو پھیپھڑہ کہتے ہین جوہر متخلخل گلابی جو صدر مین موضوع ہے اسکے دو حصہ ہین ایک حصہ ایمن اور ایک حصہ ایسر حصۂ ایمن کے تین شعبے ہین اور حصۂ ایسر کے دو شعبے ہین اور جرم ریہ مین عروق خشنہ اور کیسات ہوائیہ پھیلی ہین اور عروق اور اعصاب اور شرائین اور غدد وغیرہ ہین اور غدہ بلغمیہ بھی اسمین ہے اور قلب اسکے اندر بواسطہ شرائین کے موضوع ہے اور کیسات ہوائیہ منتہائے فوہات عروق خشنہ پر لگی ہین اور ریہ قصبۂ ریہ سے بواسطہ عروق خشنہ کے جوڑا ہوا ہے اور قلب سے بواسطہ شریان وریدی اور ورید شریانی کے جوڑا ہے اور مخروطی شکل ہے جسمین قمہ یعنی اوپر کا سرا اور قاعدہ یعنی پینیدی اور دو حافے یعنی کنارے اور دو وجہ یعنی رخ ہین پس قمہ اسکا گردن کی جڑ سے ایک انچہ سے زیادہ فاصلہ پر جانب اعلی ضلع اول کے لگا ہے اور قاعدہ اسکا چوڑا اور مقعر جانب اعلی حجاب حاجز کے تا باضلاع سفلی پہونچا ہے اور ریہ یمنی ریہ یسری سے بڑا ہے اور چوڑا بھی زیادہ ہے بجہت اسکے کہ قلب جانب یسار کو ہے اور قصیر بھی ہے اس جہت سے کہ حجاب حاجز بباعث کبد کے قدرے مرتفع ہے یعنی حجاب حاجز کے اوپر پھیپھڑہ کا کنارہ رکھا ہے اور اسکے نیچے کبد ہے اور ریہ یمنی کے تین فصوص یعنی لوتھڑے ہین اور ریہ یسری

بہ نسبت یمنی کے اصغر اور اضیق اور اطول ہے اور اسکے دو لوتھڑے ہین اور وزن دونون پھیپڑون کا قریب بیالیس ۴۲ اوقیہ یعنی اونس کے ہوتا ہے اور یہ یمنی ریہ یسری سے قریب دو اوقیہ کے زیادہ بھاری ہوتا ہے اور مرد کا پھیپڑہ عورت کے پھیپڑے سے زیادہ بھاری ہوتا ہے اور ثقل نوعی اسکا اسطرح پر ہے کہ اگر پانی کو ہزار فرض کیا جاوے تو ریہ کا ثقل (۵۴۳ء) سے (۷۴۶ء) تک ہوتا ہے

**بیان کیفیت تنفس** تنفس کا فعل دو حرکتون سے پورا ہوتا ہے ایک حرکت انبساطی کہ اُس سے پھیپڑے مین ہوا لیکر بھری جاتی ہے دوسری حرکت انقباضی کہ اُس سے اخراج اُس ہوا کا ہوتا ہے پس بحالت نوم تنفس بحرکت طبعی یعنی بغیر قصد و ارادے کے جاری رہتا ہے اسیواسطے اسکو تنفس غیر ارادی کہتے ہین لیکن جب انسان اپنے قصد و ارادے سے سانس جلد جلد لے یا دیر تک حبس نفس کرے تو اسکو تنفس ارادی کہتے ہین بحالت تنفس طبعی کے مرد جوان معتدل المزاج کو ایک منٹ مین پندرہ مرتبہ انبساط صدر ہوتا ہے یعنی سانس لیتا ہے اور تیس ۳۰ مکعب انچ سے لگا کر چالیس ۴۰ انچ مکعب تک ہوا عام یعنی ہوا سے جو پھیپڑے کے اندر جاتی ہے اور اس ہوا مین اگر سو جزو فرض کیے جاوین تو اسمین ۷۹ جزو ہوا سے مفنی الروح یعنی اصل النطرون جسکو نیٹروجن کہتے ہین اور ستائیس جزو اصل الحموضات یعنی آکسیجن اور دو جزو غموضہ فحمیہ یعنی کاربونک ایسڈ ہے اور یہ ہوا ایک سکنڈ یا دو سکنڈ پھیپڑے مین رہکر خارج ہوتی ہے اُسوقت اِس ہوا مین جسکو فضلہ ہوا ستنشق کا کہتے ہین بحساب مذکورہ صدر اٹہتر جزو ہوا سے مفنی الروح اور چودہ جزو غموضہ فحمیہ کے ہوتے ہین یعنی ستائیس جزو اصل الحموضات کے خون مین مل جاتے ہین اور تیرہ جزو غموضہ فحمیہ کے خون سے منفصل ہوکر سانس کے ساتھ نکل آتے ہین اور کبھی دو جزو اصل الماء یعنی ہیڈروجن کے اور کچھ ابخرہ مائیہ ہوتے ہین بخیال مؤلف یہ اجزا رطب مرطوب المزاجون کے تنفس مین زیادہ ہوتے ہونگے چونکہ اصل الحموضات یعنی آکسیجن خون مین ملجاتی ہے اور فضلہ ہوا کا نکل جاتا ہے اسیواسطے خون جو طرف ایمن قلب مین ہوتا ہے وہ اسفل اور احمر اقتم ہوتا ہے اور جس خون کو اوردہ ریہ طرف ایسر قلب کے راجع کرتی ہین وہ احمر ناصع اور اخف ہوتا ہے اور یہی یہ خون خالص بہ نسبت اُس خون کے از روے پیمایش تھرمامیٹر کے دو درجہ حرارت مین زیادہ ہوتا ہے

**بیان دوران خون** خون ہمیشہ اور ہروقت جسم مین دورہ کرتا رہتا ہے اسطرح پر کہ اذنین قلب سے بطنین مین آتا ہے اور بطنین سے جملہ شرائین مین جاتا ہے اور شرائین سے اوردہ مین آتا ہے اور پھر اوردہ سے راجع ہوکر پھر اذنین مین پہونچتا ہے یعنی جب اذن یمنی خون سے ممتلی ہوجاتا ہے اُسوقت سکڑتا ہے پس اُسکا خون بطن ایمن مین گرتا ہے پھر بطن ایمن منقبض ہوتا ہے تو خون شرائین الریہ مین پہونچتا ہے پھر یہ شریان اپنی شعبات کے ذریعہ سے کیسات ہوائیہ ریہ مین پہونچکر

بسبب تاثیر ہوا کے رنگ اُسکا صاف ہوکر اَوردہ مین جاتا ہے اور اَوردہ اذن یسری تک پہونچاتی ہین پھر جب اُذن یسری خون سے ممتلی ہوجاتا ہے تو اسکے انقباض سے بطن الیسر مین آتا ہے پھر بطن ایسر ممتلی ہوکر اورطی کی راہ سے تمام اعضا مین پہونچا دیتا ہے اور اَوردہ مین پہونچکر پھر اسکا رنگ احمر قتم ہوجاتا ہے پھر بطریق اَجوَف اعلیٰ اور اسفل کے اُذن یمنی مین جاتا ہے یہی دورہ مدت حیات تک قائم رہتا ہے اور قلب کی اذنین اور بطنین کو ہر وقت انبساط اور انقباض رہتا ہے اور اسی حرکت انبساطی اور انقباضی کا نام نبض ہے

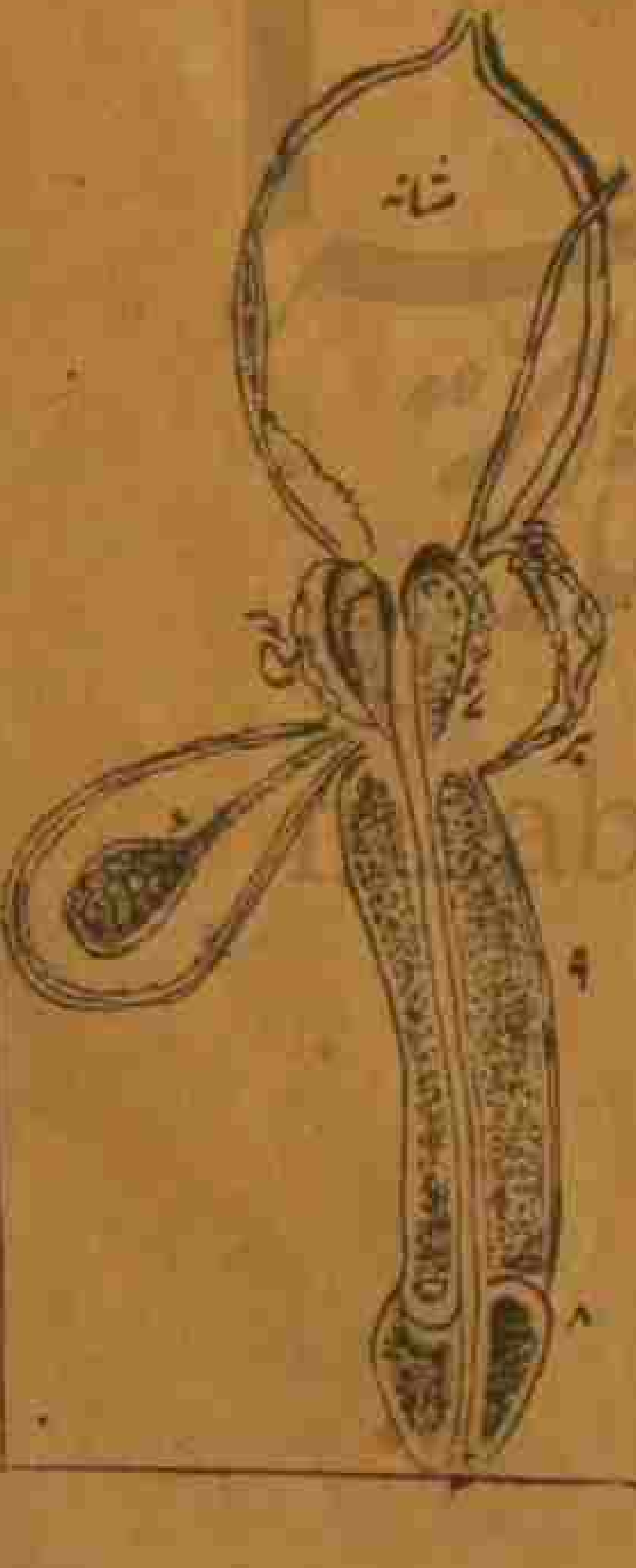
## فصل ہشتم بیان مین اعضاء تناسل کے اسمین دو بیان ہین۔

بیان اعضاء تناسل ذکور کا اسکے دو حصے ہین ایک حصہ اندرونی دوسرا بیرونی اندرونی وہ اعضا ہین جو رگ کے اندر چھپی ہین اور وہ دو عضو ہین ایک پروسٹتا یہ لفظ یونانی ہے اسکے معنی ہین مقدم کے اور عربی مین اسکو غدہ وقدامیہ کہتے ہین یہ ایک غدہ ہے شدید القوام عنق مثانہ کو محیط ہے مخروطی شکل ہے قاعدہ اسکا عنق مثانہ کی طرف ہے اور وجہ اسفل اسکا معاء مستقیم سے ملا ہے سن شیخوخت مین اسکا ایک حصہ کبھی باطن مثانہ کی طرف ایسا بڑھ جاتا ہے کہ بول کے خروج کا مزاحم ہوتا ہے دوسرا عضو وعائین منویہ ہین اور حصہ دوم بیرونی کے اعضا چار ہین ایک انثیین۔ دوسرا قضیب۔ تیسرا احلیل۔ چوتھا غدہ کوپر۔

پس غدہ وقدامیہ وعا منی ہے یعنی منی اسمین رہتی ہے یہ غدہ عظم العانہ کے التقا کی جگہ سے آدھ انچہ نیچے واقع ہے اور مجری البول یعنی احلیل کے آغاز کو ایک انچہ سے زیادہ محیط ہے احلیل کی نالی اس غدہ کے وسط مین سے ہوکر گذری ہے وبازت اسکی قریب پون انچہ کے اور طول اسکا ایک انچہ سے کچھ زیادہ ہوتا ہے اور یہ غدہ ایک مضبوط غشا کے غلاف مین ملفوف ہے اور اسکے غدد کے وسط مین تھوڑی خلا ہے جسمین عنق مثانہ اور قدرے احلیل کی نالی واقع ہے اور اسکے مجاری مین مجاری منی اور مجاری خاص اس غدہ کی مشترک ہوگئی ہین اور جرم اس غدہ کا باریک اور چھوٹے چھوٹے دانون اور کیسات سے مرکب ہے انھین مین ایک قسم کی رطوبت رہتی ہے جسکو مذی کہتے ہین اور وعائین منویہ جنکو حویصلتان منویتان اور کیسات المنی اور مستقر المنی بھی کہتے ہین کسواسطے کہ منی اسمین مخزون رہتی ہے اسمین چھوٹے چھوٹے غدد ایک جھلی مین پیچیدہ ہوکر بصورت دو تھیلیون یا نالیون کے بن گئے ہین مثانہ کے نیچے غدہ قدامیہ کے دونون جانب چپ و راست موضوع ہین اور انثیین یا خصیتین یا بیضتین یہ دو غدے بیضاوی شکل ہین ہر غدہ ڈیڑھ یا دو انچہ لمبا اور سوا انچہ چوڑا ہوتا ہے اور یہ دونون کیس کے اندر لٹکتے رہتے ہین اُس کیس کو صفن کہتے ہین جو بیخ قضیب مین لگی ہوئی ہے اور بیضتین کے اوپر ایک طبقہ صلب غشائی مستحکم مڑھا رہتا ہے اور صفن کے تین طبقے ہین اور قضیب یہ عضو اسطوانی شکل ہے اسکے تین حصے

قرار دیے ہین ایک اصل یعنی بیخ قضیب دوسرا راس یعنی سر قضیب کہ اسکو حشفہ کہتے ہین تیسرا وہ کہ جو بیچ سرا و بیخ کے ہے اسکو جرم قضیب کہتے ہین اور نتو یعنی بلندی جسپر موے زہار جمتے ہین اسکو رکب کہتے ہین اور قوام قضیب کا دو جسمون منخرب اور دو جسمون اسفنجی اور احلیل سے ہے اور ان جسمون کی جلد عام ساتر اور دونون جسم منخرب جوہر ذی تجاریب لدن سے مرکب ہین اور ان دونون جسمون کے درمیان مین ایک نالی ہے اور جسم اسفنجی بصورت پیاز کی گٹھی کے غدہ و قدامیہ کے آگے سے نابت ہو کر جدول تحتانی مین جسمین المنخربین مین آکر منتہاے قضیب پر اس طرح سے پھیلا ہے کہ صورت حشفہ کی متشکل ہوتی ہے اور جلد قلفہ اسکی ساتر ہوتی ہے اور احلیل یعنی مجراے بول ایک جسم غشائی ہے کہ مثانہ سے متجاوز ہو کر غدہ قدامیہ مین نافذ ہو کر جسم اسفنجی سے نکل کر منتہاے حشفہ پر منبسط ہوا ہے اور اسی سے سوراخ مجرا بول بنا ہے اور یہ مجری نہایت ذکی الحس سریع التقلص ہے۔ اور غدہ کوپر یہ دو غدہ صغیر و مستدیر ہین رنگ انکا مائل بزردی ہے باقلے کے دانہ کے برابر بوخر بصلہ پر موضوع ہوتے ہین اور انکو عضلہ عاصرہ محیط ہے اور ان سب اعضا مین اوردہ و شرائین اور اعصاب اور مجاری اور ثقبات وغیرہ ہین۔

تصویر نمبر ۳۲




| | |
|---|---|
| غدہ قدامیہ | ۱ |
| عنق مثانہ | ۲ |
| نالی احلیل | ۳ |
| کیسات المنی | ۴ |
| کیس ماصفی | ۵ |
| خصیہ | ۶ |
| اصل قضیب | ۷ |
| راس قضیب یا حشفہ | ۸ |
| جرم قضیب | ۹ |
| رکب | ۱۰ |
| غدہ کوپر | ۱۱ |

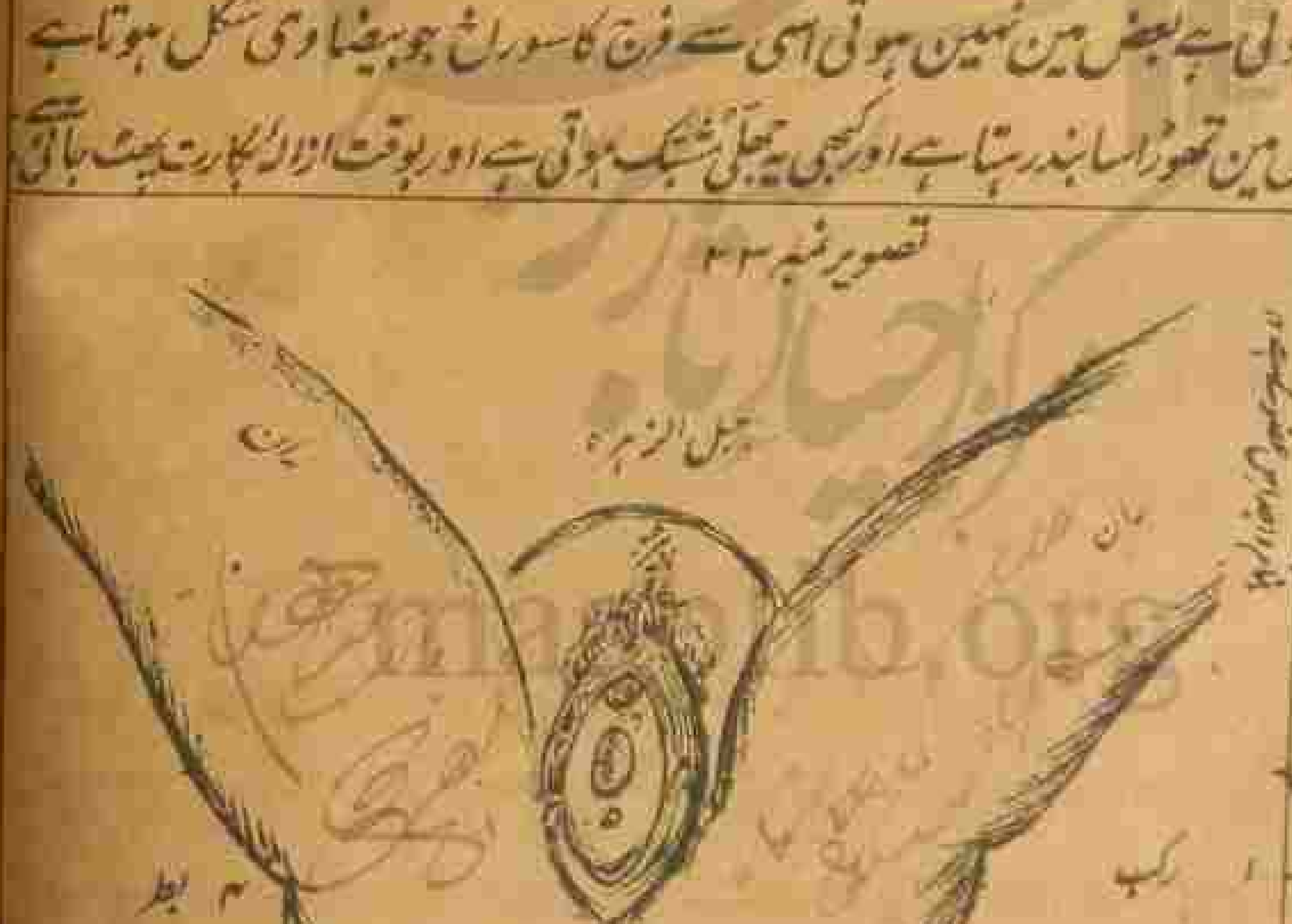
**بیان کیفیت تحالب منی۔** اس مسئلہ مین بہت سے اختلافات ہین اور ہر فریق اپنے اپنے قول پر دلائل قویہ پیش کرتا ہے اول اختلاف یہ ہے کہ آیا منی بروقت مجامعت پیدا ہوتی ہے یا مثل اور رطوبات کے دواما ہر روز بنکر امشاج اور اوعیہ منی مین مخزون رہتی ہے بعض کا یہ قول ہے کہ ہمیشہ بیضتین مین بتدریج بنتی رہتی ہے اور بنکر اپنے امشاج مین ترشح ہوتی رہتی ہے کچھ راہ مین رہ جاتی ہے کچھ مستقر مین پہونچتی ہے اور جمع رہتی ہے اور جب ظرف مین گنجایش نہین رہتی ہے تو اعضا مین جذب ہو جاتی ہے

اگر ہر وقت موجود نہ رہتی اور تکون اسکا منحصر حرکات جماعیہ پر ہوتا تو احتلام نہوا کرتا اور کبھی خروج اسکا
اور لحوق شہوت وقت معین پر ہوا کرتا یا شہوت کا کوئی موسم اور وقت مقرر رہتا اور مستقر منی نہوتا بلکہ
جب منی سے مستقر منی بھر جاتا ہے تب منی بذریعہ شرائین اور اوردہ اور عروق ماصّہ کے پھر خون مین
جذب ہو جاتی ہے اور خون کے ساتھ دورہ کر کے ڈاڑھی مونچھ موے زہار پیدا کرتی ہے اور حرکات و سکنات
اور آواز مردانہ اسی کے سبب سے متغیر ہوتی ہے کچھ درازی عمر کا نتیجہ نہین ہے اسیواسطے مخنثون مین
یہ باتین نہین ہوتی ہین اور بعض کا یہ قول ہے کہ منی بوقت شہوت کے بنتی ہے پیشتر سے مجتمع نہین رہتی ہے
اگر پیشتر سے مجتمع رہتی تو اسکے خروج مین دیر نہوتی اور جذب ہونے مین منی کے بھی اختلاف ہے بعض
قائل جذب کے ہین انکی یہ دلیل ہے کہ خصی جانور زبردست ہوتا ہے بسبب اسکے کہ منی خون مین
ملکر اسکو طاقت بخشتی ہے اور شرارت اسکی اس سبب سے جاتی رہتی ہے کہ خصی کرنے مین نظام عصبی پر
صدمہ پہونچتا ہے کہ وہ اسکی حرکات مین موجب وہن کا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ کسیقدر منی ہر
اوعیہ منی مین موجود رہتی ہے اور بوقت حرکت جماعی کے بھی بنتی ہے اسیواسطے جب منی متواتر جماع کے
سبب سے خارج ہو جاتی ہے تو پھر اسوقت نہین نکلتی ہے بلکہ قوت تولید منی بھی ایسی ضعیف ہو جاتی ہے
کہ بجاے منی کے خون خالص نکلتا ہے غرضکہ تینون فریق اپنی راے کی تائید مین بہت سے دلائل
بیان کرتے ہین کہ بخوف تطویل قلم انداز کیے گئے اور طب قدیم مین اسقدر تحقیق و تدقیق نہین کی گئی
انھون نے فقط یہی لکھا ہے کہ غذا کے ہضم یا غذا کے استحالات چار ہین اول کیلوسی یعنی جب غذا خلع
صورت نوعیہ کا کر کے مستعد باستحالۂ کیموسی ہو جاتی ہے دوسرا ہضم کیموسی یعنی جب کیلوس کیموس بن کر
مستعد باستحالۂ اخلاط ہو جاتا ہے تیسرا ہضم عروقی جس سے کیموس بصورت خون کے بن کر مستعد بقبول
صورت عضوی کے ہو جاتا ہے چوتھا ہضم عضوی یعنی جب خون صورت عضوی قبول کرتا ہے اسی
ہضم کا فضلہ منی ہے یعنی جب عضو بن چکتا ہے تو اس سے جو فاضل بچتا ہے وہ منی ہے اور یہ فضلہ
شے ردی مثل بول و براز کے نہین ہے بلکہ اسمین قوت تولید جملہ اعضا کی مثل اعصاب اور اوتار
عظام وغیرہ کے ہے اور جسم کے اندر اسکا موجود ہونا موجب تقویت اعضاء رئیسہ اور بھی قوت جملہ
اعضا کا ہے اور قوت تولید حیات اور قسط اعظم اسکا دماغ سے بذریعہ ان دو رگون کے جو کان کے نیچے
نخاع سے ملی ہوئی اتری ہین نازل ہوتا ہے اور شعبے ان دونون رگون کے ہر ایک عضو رئیس اور عروق
وغیرہ سے ملے ہین پس یہ فضلہ ان عروق کی راہ سے اتر کر جب انثیین مین آتا ہے تب سپید ہو کر صورت
منی کی پیدا کرتا ہے چنانچہ شیخ نے کہا ہے نظم الاکثرن من الجماع فانہ ٭ ماء الحیات یراق فی الارحام ٭

بعض اطبا کا یہ قول ہے کہ منی تمام اعضا سے بالتعیین اصل دماغ کے مجری مین آتی ہے اور جگر سے گردون تک پہونچتی ہے یہان پر مائیت سے جدا ہو کر نضج پاکر اس مجری سے جو مابین گردون اور انثیین کے واقع ہے انثیین مین جاتی ہے وہان نضج کامل ہو کر بصورت منی کے متکون ہوتی ہے اور جو اطبا دماغ سے نازل ہونا اسکا قرار دیتے ہین انکی دلیل یہ ہے کہ اگر ان دونون رگون کو جو پس گوش واقع ہین قطع کر ڈالو تو سلسلہ توالد و تناسل کا منقطع ہو جاتا ہے اور بھی اگر انثیین مین سوزش پیدا ہو تو کان کا چھیدنا اسکو دفع کر دیتا ہے مؤلف ہیچمدان کی عقل اسمین محاکمہ نہین کر سکتی اللہ اعلم بحقیقۃ الحال مگر یہ بات فریقین کے نزدیک متفق علیہ ہے کہ منی گویا خون کا جوہر ہے اور قوت دماغی اور جسمانی اور نضارت بدن اور طاقت بصارت اور جودت فہم وغیرہ سب اسی سے متعلق ہین متاخرین نے اسکی مائیت اور اجزا ترکیبی اسکے خوب تحقیق کیے ہین یعنی ترکیب منی کی دو طرح کے جزون سے ہے ایک چیز رقیق و سیال و برنگ مثل سپیدی بیضہ مرغ کے جسکو ماء المنی کہتے ہین دوسری شئے منجمد مثل دانون کے پس یہ دانے بعضے گول اور بعضے مدور کیڑون کی طرح ہوتے ہین دُمدار کیڑون کا طول ایک انچ کے بیسوین حصہ کے برابر ہوتا ہے ہر ایک کیڑا اپنی جھلی کے کیسہ مین پرورش پاتا ہے پھر کیسہ پھٹ کر ماء المنی مین تیرا کرتے ہین آخر کو ماء المنی کم ہو جاتا ہے اسوقت آب منی معتدل القوام ہو جاتا ہے اور منی جسوقت بدن انسان سے خارج ہوتی ہے اسوقت اسمین لعابیت اور ایک قسم کی بو ہوتی ہے اور بسبب اسکے کہ رطوبت غدود کی جسکو مذی کہتے ہین اسمین شامل ہوتی ہے تو اسمین ایک کیفیت کھار کی پائی جاتی ہے اگر ہلدی کے زرد رنگے ہوئے کاغذ پر اسکو ڈالین تو الکلی کی طرح رنگ مین کچھ تغیر نہین ہوتا ہے اور اجزاء کیمیاوی اسمین اوکسائیڈ آف پروٹین اور کلورائڈ آف سوڈیم اور فاسفیٹ آف سوڈا یعنی سجی کے اجزا اور بھی چونے کے اور مگنیشیا کے اور فاسفورس کے اجزا پائے جاتے ہین اور بذریعہ خوردبین کے دیکھنے سے وہ کیڑے حرکت کرتے ہوئے نظر آتے ہین اور انسان کے مرنے کے بعد چوبیس گھنٹہ تک یہ کیڑے انثیین مین زندہ رہتے ہین اگر تیزاب یا جوہر کچلہ یا عرق افیون مین یہ کیڑے ڈال دیے جاوین فی الفور مر جاتے ہین یعنی وہ حرکت انکی جاتی رہتی ہے مجامعت کے بعد جو عورت دو دن پیشاب کرتی ہین تو انکے پیشاب مین خوردبین کے ذریعہ سے یہ کیڑے دکھائی دیتے ہین اگر منی کو خشک کر کے مدتون کے بعد آب مقطر نیم گرم مین ڈال کر بعد حل ہو جانے منی کے دیکھین تب بھی ان کیڑون کی صورت دکھائی دیتی ہے اس قاعدہ سے زنا بالجبر کے مقدمات مین بھی شہادت ڈاکٹری کی لی جاتی ہے مقدار منی کے خارج ہونے کا باعتبار قوت اعضا اور صحت مزاج کے مختلف ہے مگر باعتبار حساب اوسط کے

سوا تول ہے **بیان اعضاء تناسل عورات** - انکی بھی دو قسمین ہین ایک حصہ اندرونی دوسرا بیرونی - بیرونی یعنی جو دیکھنے مین نظر آتے ہین چھ ہین ایک رکب - دوسرا شفران کبیران - تیسرا بظر - چوتھا شفران صغیران - پانچوان مجرائے بول - چھٹا غشائے عذرا - پس رکب جسکو جبل الزہرہ بھی کہتے ہین یہ ایک نتو ہے عظم عانہ پر اور یہ چربی کا جسم ہے جلد کے نیچے اسی پر موئے زہار بعد بلوغ کے جمتے ہین اور شفران کبیرتان یعنی دو بڑے لب یہ دو کھالین شگاف دار پیڑو کے نیچے نظر آتی ہین انکا بالائی سرا رکب سے ملا ہوتا ہے اور اسفل کا کنارہ عجز کے قریب ایک انچ کے تفاوت سے ہے اور ان دونون لبون کے درمیانی شگاف جسمین فرج کا سوراخ واقع ہے اور اُسمین سے پیشاب نکلتا ہے اُسکو خندق زورقی اور فرج کہتے ہین - اور بظر ایک جسم صغیر مستطیل شفرین کبیرتین کے ملتقی کی جگہ سے چھوٹے لبون کے بالائی سرون کے مابین واقع ہے اور مثل قضیب کے دو جسمون منخرب سے متکون ہوا ہے بوقت شہوت اسکو نعوظ ہوتا ہے - اور شفران صغیرتان یعنی چھوٹے لب بڑے لبون کے درمیان واقع ہین یہ بظر سے قریب ڈیڑھ انچ کے ممتد ہوکر فرج کے پہلوؤن مین غائب ہوجاتے ہین ان لبون مین لعاب دار غدد اور عروق کا جال اور رطوبات دُہنیہ ہوتی ہین - اور مجرائے بول سوراخ فرج کے اوپر ڈیڑھ انچ لمبا ہوتا ہے اُسی صورت کا جیسا کہ مردون مین ہوتا ہے اور سوراخ اسکا گول ہوتا ہے - غشاء عذرا یہ ایک جھلی ہے بعض مین ہوتی ہے بعض مین نہین ہوتی اسی سے فرج کا سوراخ جو بیضاوی شکل ہوتا ہے بعض مین بالکل اور بعض مین تھوڑا سا بند رہتا ہے اور کبھی یہ جھلی مشبک ہوتی ہے اور بوقت ازالۂ بکارت پھٹ جاتی ہے

تصویر نمبر ۲۳




اور حصہ اندرونی مین سات عضو ہین - ایک رحم - دوسرا عنق رحم - تیسرا دو انبوبۂ فلوپیس - چوتھا دو غشیۂ رحم - پانچوان دو رباطین عریض - چھٹا دو رباطین مدوّر - ساتوان مجرائے بول - عنق الرحم ایک جسم عضلاتی مجوف خول کی طرح سے ہے اندرونی سرا اسکا رحم سے لگا ہوا ہے اور بیرونی سرے سے بوقت مجامعت

دخول ذکر ہوتا ہے اور اسی سرے پر غشاے عذرا یعنی بکارت کی جھلی ہوتی ہے اور عنق الرحم باعتبار تفاوت
قد و قامت انسان کے چھ انگل سے کم اور بارہ انگل سے زیادہ نہین ہوتی ہے اور گوشت کا جسم م
شکن دار ہے تاکہ طرفین کو استلذاذ ہو اور دونون کے آلات صدمہ احتکاک سے محفوظ رہین اسکے
اندرونی سرے پر ایک فرونی ہوتی ہے اُسی کو فم رحم کہتے ہین اسکا مُنھ ہر وقت بند رہتا ہے مگر زمانہ حمل مین
ایسا منضم ہو جاتا ہے کہ اگر ایک پتلی سلائی ڈالی جاوے تو وہ بھی نہین جا سکتی مگر بوقت مجامعت کے فم رحم
کھل جاتا ہے اور اسکو منی کی طرف جذب ہے جبکہ ذکر مرد فم رحم کو مس کرتا ہے تو عورت کو بہت لذت
ملتی ہے اور منزل ہو جاتی ہے عنقبۃ الرحم دونون خصیے عورتون کے ہین جس طرح مرد کے خایہ مین
دو خصیہ ہوتے ہین اسی طرح عورتون کے داخل مین جنبتین ہوتے ہین مگر مرد کے خصیہ بڑے اور گول
لمبائی کے ساتھ ہوتے ہین اور عورت کے چھوٹے اور گول اور چپٹے ہوتے ہین اور غائر ہوتے ہین دور
ہر ایک عنقبہ کی غشاء جداگانہ ہوتی ہے اور یمین و یسار رحم کے پہلو سے لگے ہوتے ہین اور ہکو خصیۃ الرحم
اور مبیض بھی کہتے ہین اور اسکے تین طبقے ہوتے ہین ایک اوپر کا غلاف اسکو طبقہ مبیضار کہتے ہین یہ
کثیف البنا شدید القوام ہے اسمین نسج شبکی لیفی ہوتی ہے اسکے خلایا مین دس سے لگا کر بیس حویصلات
ہوتے ہین اُنکے اندر ایک ایک دانہ سفید زجاجی باجرہ کی مقدار سے مٹر کی مقدار تک ہوتا ہے اور یہ دانے
ابتداے عمر مین غائر ہوتے ہین جسقدر انکو نمو ہوتا ہے اُسیقدر بڑھتے جاتے ہین اور مبیض کی سطح ظاہر پر
آجاتے ہین اور انکو بیضہ کہتے ہین اور انہین انڈون سے جنین کی بنیاد قائم ہوتی ہے اور مرد کی منی
براہ اوعیہ منی قضیب مین آتی ہے اور عورتون کی منی بذریعہ قاذف نالیون کے رحم مین جاتی ہے
اور عورتون کے خصیہ بوقت جماع سخت ہو کر گردن رحم کو قائم رکھتے ہین تاکہ نطفہ مرد کا ٹپک کر رحم کے
اندر چلا جاوے اور انہین قاذف نالیون کو انبوبین فلوپیوس کہتے ہین یہ دو انبوبہ بطور رگون کے
مجوف جنبتین سے لگے ہوے خمیدہ ہو کر کولھے کی طرف حالبین کے پاس سے بن ران سے مرتبط ہو کر
رحم مین چلی گئی ہین اور یہ نالیان تین یا چار انچ لمبی ہوتی ہین اور چوڑی رباط کے دو پچھون کے بیچ
آڑی واقع ہین **بیان رحم** یہ ایک چپٹا سہ گوشہ آلہ اندر سے مجوف اور خالی بشکل امرود ہوتا ہے
اسی کے اندر جنین نو مہینے تک پرورش پاتا ہے اور بعد مدت معینہ کے خارج ہوتا ہے اور اسکی انجیر سے
مثانہ اور معاے مستقیم کے درمیان مین موضوع ہے اور چھ رباطون سے جکڑا ہوا قائم اور ثابت ہے
دو رباطون سے آگے کی جانب اور دو رباطون سے پیچھے کی جانب اور دو رباطون سے داہنے بائین
بندھا ہے اور جانب اعلیٰ کو اسکے قاعدۃ الرحم کہتے ہین اور اکثر طول اسکا بقدر (۳) انچ کے اور عرض

بقدر دو انچ کے ہوتا ہے اور اسکی تقسیم تین جزون پر کی گئی ہے ایک قاع کہ اسکو بجز بھی کہتے ہین دوسرا جسم تیسرا عنق - قاع اسکے طرف علوی عریض کو کہتے ہین اور جسم اسکا تدریجا کم اور تنگ ہوتا جاتا ہے عنق تک اور عنق جانب اسفل مین ہے اسیکو فم رحم کہتے ہین - اور رباطین عریضین یہ دونون رباطین شکل صفاق سے ممتد ہوکر بالائے عنبوتین رحم اور عنبتین رحم کے گذر کر چوترون تک پہونچے ہین اور انمین بہت سی رگین لگی ہوئی ہین اور رباطین مُشدیرتین دو رباطین ہین انمین بہت سی عروق ہین مقدم قعر کے دونون جانب سے مرور کرکے شحم شفرتین کبیر مین غائب ہوگئی ہین یہی رباط جب مسترخی ہوجاتے ہین تو ہبوط الرحم کا عارضہ ہوجاتا ہے یعنی رحم لٹک آتا ہے یہان تک کہ کبھی باہر نکل آتا ہے

تصویر نمبر ۲۴



۱ جسم رحم
۲ عنق الرحم
۳ فم رحم
۴ عنبہ رحم خصیۃ الرحم
۵ قاذف نالی
انبوبتین فلوپیس
۶ جوڑی رباط

اور مجرائے بول کا بیان اوپر ہوچکا ہے کیفیت طمث - چونکہ عورات کے خون مین کسیقدر رطوبت ہوتی ہے اور بہت سی اورِدہ کا منہ تجویف رحم مین لگا ہوا ہے اسواسطے آفریدگار تعالیٰ شانہ نے ایک زمانہ خاص مقرر فرما دیا ہے کہ اسوقت رطوبات دمویہ کا تحالب خون سے ہوکر خون حیض خارج ہوا کرتا ہے اکثر ولایات باردہ مین پندرہ برس تک کی عمر سے قریب پینتالیس برس کی عمر تک خون حیض نکلتا ہے اور اس خون مین مثل عام خون کے بعد خروج انعقاد نہین ہوتا ہے بجہت اسکے کہ اس خون ردی مین رطوبات فضلیہ ملی ہوئی ہوتی ہین اور مقدار خون حیض کا اور زمانہ ابتدا اور انتہائے خروج خون حیض کا اور ایام معینہ خروج خون حیض کے ہر مہینہ مین اور مدت عمر آغاز حیض اور بند ہونے حیض کی حسب مزاج عورات کے مختلف طور پر ہین کسی کو کم خون نکلتا ہے کسی کو زیادہ کسی کو عروج ماہ مین کسیکو آخر ماہ مین کسی کو اوسط ماہ مین حیض ہوتا ہے اور جب خون حیض بند ہوجاتا ہے تب اُس سِن کو سِن ایاس کہتے ہین اور اقالیم اور موسم کو بھی اسمین دخل ہے مولف ہیمدان کی رائے مین ایام علوی کے اثر کی بھی کچھ دخل ہے

ماسوا آلات تناسل مذکورہ بالا کے دو غدہ یعنی پستان بھی داخل اعضاء تناسل ہین مرد کی پستان کو
ثندوہ اور عورت کی پستان کو ثدی اور حیوانات کی پستان کو ضرع کہتے ہین اور یہ دو غدے نصف کرہ کی
شکل کے صدر پر تیسری پسلی سے لیکر چھٹی ساتوین پسلی تک ہوتے ہین اور جانب قص سے ابط تک منبسط
ہوتے ہین اور قبل بلوغ کے چھوٹے اور بعد بلوغ کے بڑہ جاتے ہین اور صغر او رعظم انکا بجسب شخص مختلف
ہوتا ہے اور زمانہ حمل اور زمانہ رضاعت مین بڑہ جاتے ہین اور سن شیخوخت مین انکو ہزال ہوتا ہے
اور حلمہ کے گرد حلقہ بطور ہالہ کے سیاہی مائل ہوتا ہے اور زمانہ حمل مین سواد اسکے رنگ کا زیادہ ہو جاتا ہے
اور بعد رضاعت پھر اپنے لون اصلی پر آ جاتا ہے اور تغیر رنگ کا دوسرے مہینہ سے حمل کے شروع ہوتا ہے
اور یہ قوی دلیل وجود حمل کی ہے اور حلمہ یعنی سر پستان مین بہت سے سوراخ ہوتے ہین اور ثدی کے
اندر چربی اور عروق اور اعصاب اور مجاری لبنیہ منحدرہ جانب حلمہ کے بہت ہوتی ہین اور قنوات لبنیہ
دس سے لگا کر بیس تک ہوتے ہین کہ انکے فوہات بتدریج تنگ ہو کر حلمہ کی جڑ مین مجتمع ہو جاتے ہین

تصویر نمبر ۳۵



اور خون ثدیین مین طبخ پا کر مستحیل بہ لبنیت ہو جاتا ہے کما مر

**کیفیت استقرار حمل** ہر چند اس بحث کو ہم بشرح و بسط تمام
رسالہ جنین مین لکھ چکے ہین مگر بنظر رفع نقص کتاب کے بیان بھی
کچھ مختصر کیفیت لکھتے ہین علاوہ اسکے جو اس رسالہ مین لکھی گئی ہے
اس مسئلہ مین اختلاف آرا بہت ہے یعنی متقدمین کی رائین بھی
باہم مختلف ہین اور متاخرین کی بھی رائین باہم مختلف ہین اور
ہر فریق اپنی راے کی تائید مین دلائل قویہ پیش کرتے ہین
مثلاً اسمین اختلاف ہے کہ قوت عاقدہ مرد کے نطفہ مین اور
قوت منعقدہ عورت کے نطفہ مین ہے یا بالعکس اسکے ہے مگر
اسکے بیان اختلافات اور دلائل سے ذہن کو انتشار ہوگا اور تطویل کتاب مین ہو جاویگی لہذا جو قول
متفق علیہ فریقین ہے وہ لکھا جاتا ہے مع تحقیقات جدیدہ کے یعنی بغیر امتزاج نطفہ مرد اور منی عورت کے
تکون جنین کا ممکن نہین ہے خواہ منی عورت کو بلفظ منی تعبیر کیا جاوے یا بلفظ رطوبت لبنیہ تعبیر کیا جاوے
چنانچہ قرآن سے بھی تائید اسکی ہوتی ہے کہ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ غرضکہ جب عورت کو
نہایت ورجہ کا استلذاذ ہوتا ہے اور منی مرد کی جوف رحم مین مع منی عورت کے پہونچتی ہے تو اسکے کیڑے
بحرکت دودی بتدریج تا ذف نالی کو مس کرتے ہین وہان سے ایک یا دو دانے جدا ہو کر رحم مین

منی کے ساتھ آتے ہین اور یہان اُنکی پرورش شروع ہوتی ہے اور بسبب اسکے کہ منی مرد اور عورت کی ملجاتی ہے اور دونون ساتھ منزل ہوتے ہین رحم کا مُنھ بند ہوجاتا ہے مگر زمانہ اجراے حیض مین استقرار نطفہ کا ممکن نہین ہے کیونکہ اُسوقت مین مُنھ رحم کا کُھلا ہوتا ہے اور دم طمثی جاری ہوتا ہے وہان رطوبت منی کا استقرار کیونکر ممکن ہے اسیواسطے بنظر استقرار حمل کے اجراے حیض سے دو چار دن پہلے یا حیض سے پاک ہونے کے بعد صحبت کی جاتی ہے اور عورت تھوڑے زمانہ تک ستلقی رہتی ہے اور بول بھی نہین کرتی اور بنظر اسی مصلحت اور بھی مصالح دیگر کے شارع نے فرمایا ہے ولا تقربوھن حتی یطھرن اور جب استقرار حمل ہوجاتا ہے اُسوقت سے عجیب عجیب تغیرات رحم مین واقع ہوتے ہین پہلے تو مجرد استقرار کے قاذف نالی اور رحم مین دوران خون کی زیادتی ہوجاتی ہے اور طبقات بیضیہ کے لوٹ پوٹ ہوجاتے ہین اور کئی طرح تغیرات بیضہ مین قاذف نالی کے اندر ہوکر اور چھ سات روز کے عرصہ مین بیضہ رحم کے اندر ہو پھر بارھوین تیرھوین روز ملفوف بغشا ہوجاتا ہے اور رحم کے اندر ایک موٹی جھلی بنتی ہے چوتھے ہفتہ سے پانچوین ہفتہ تک بچہ سر کی جانب موٹا پاؤن کی طرف پتلا ہوتا ہے اور آنکھون کے دو سیاہ نقطے اور مُنھ کا شگاف نمایان ہوتے ہین اور نہایت باریک ریشے شرائین کے پیدا ہوتے ہین چھٹے ہفتہ مین نقشہ جنین کا ظاہر ہوتا ہے آٹھوین ہفتہ تک سب اعضا بنجاتے ہین اور ایک انچ لمبا ہوتا ہے دوسرے مہینہ بچہ ڈیڑھ انچ لمبا ہوجاتا ہے اور علامات نر یا مادہ کی پائی جاتی ہے اور آنول تیار ہوجاتی ہے اسی طرح ہر مہینہ مین نشو و نما بڑھتا جاتا ہے یہان تک کہ ساتوین مہینہ (۱۱) انچ سے (۱۶) انچ تک اور آٹھوین مہینہ (۱۴) انچ سے (۱۶) انچ تک اور نوین مہینہ (۲۰) انچ تک لمبا اور تین سیر سے کچھ زیادہ وزن ہوتا ہے **علامات حمل** جی متلانا خون حیض کا بند ہوجانا سستی کاہلی کا ہونا اگر تھرمامیٹر یعنی آلہ مقیاس الحر فرج مین رکھکر دیکھین اگر حرارت معمولی سے زیادہ حرارت ہو تو حمل ہے ورنہ نہین حاملہ کا قارورہ (۴۰) گھنٹہ تک حفاظت سے چینی کے برتن مین رہنے دین اگر اُسپر ایک باریک سپید سی جھلی جم جاوے تو حمل ہے ورنہ نہین سر پستان کے گرد جو ہالہ رنگ دار ہوتا ہے اگر اُسکے رنگ مین تیرگی نمایان ہو تو وجود حمل پر دلالت کرتی ہے فم رحم کا بخوبی منضم ہوجانا دلیل حمل کی ہے اور مساعہ صدریہ لگانے سے آواز حرکت قلب جنین کی سنائی دیتی ہے **سبب نر و مادہ** اگر عورت کے داہنے بیض کا دانہ رحم مین آوے اور منی مرد زیادہ مقدار سے رحم مین پہونچے تو مرد ہوگا ورنہ عورت **شناخت نر و مادہ** حرکات قلب جنین کی مساعہ سے دریافت ہوسکتی ہین پس اگر حاملہ کے پیٹ پر مساعہ لگاوین اگر جنین کی حرکات انقباض قلب کی ۱۴۰ سے کم ہون تو لڑکا ہے اور زیادہ ہون تو لڑکی ہے مگر یہ بہت باریک بات ہے بدون مشاقی کامل کے دریافت کرنا مشکل ہے

خاتمہ علم تشریح مین تشریح جملہ حیوانات اور نباتات کی داخل ہے اور علم تشریح حیوانات کا ایک شعبہ تشریح انسانی ہے پھر اس تشریح انسانی کی بھی بہت قسمین ہین ایک وہ تشریح کہ جسمین صفات عضو انسانی کا بیان ہو باعتبار نام اور وضع اور شکل وغیرہ کے جیساکہ اِس رسالہ مین بیان کیا گیا اسکو تشریح وصفی کہتے ہین دوسری قسم وہ ہے کہ جسمین منافع اور وظائف اور افعال اعضا بیان ہو اسکا بیان مختصر بھی کسی کسی موقع پر اِس رسالہ مین ہوا ہے اِسکو فیزیولوجی کہتے ہین تیسری تشریح اس بات کی ہے کہ بعد لاحق ہونے بیماری کے اس عضو بیمار کی کیسی صورت ہو جاتی ہے اور کس کس عضو مین کون کون بیماریان ہوتی ہین اسکو پاتھالوجی کہتے ہین اِس سے اِس رسالہ مین بحث نہین کی گئی ہے چوتھی قسم تشریح جراحی ہے جسمین بیان اِس بات کا ہے کہ لاش جو واسطے دریافت ضرب وسقطہ یا کھانے سموم وغیرہ کے یا واسطے معائنہ کرانے اور سمجھانے طلبا کے چیری جاوے تو اُسکے طریقے اور آداب چیرنے کے کیا ہین پانچوین قسم تشریح عملی یعنی جب ضرورت اعمال یدی کی پڑے تو اُسکے چیرنے کے یا قطع وغیرہ کے طریقے کیا ہین چھٹی قسم صنعۃ المحزرات ہے یعنی کسی عضو کو بہت دنون تک بدستور رکھنا منظور ہے یا ہڈیون کا قوام دیکھنا منظور ہے تو اُسکی کیا تدبیرین اور کیا طریقے ہین مثلاً سلسلۂ عظام یعنی ہڈیون کی ٹھٹھری بنانا منظور ہے تو مدتون لاش کو گرم پانی مین بھگا کر سڑاتے ہین جب گوشت پوست وغیرہ اجزا گل کر ہڈیون سے جدا ہو جاتے تب کالبد عظام جسکو اسکلٹین کہتے ہین تیار ہوتا ہے یا عروق وغیرہ مین پچکاری کے ذریعہ سے سیماب بھر کر سلسلہ عروق کا قائم کرتے ہین یا کلتین وغیرہ کو روح خمر مین منقوع کرکے رکھتے ہین اِسکے بھی قواعد اور مسائل ہین ممکن نہین کہ اس کتاب مین بالتفصیل بلکہ بالاجمال ان علوم تشریح کا بیان ہوسکے ہر ہر علم کے واسطے ایک ایک جلد ضخیم ہونا چاہیے بہرکیف بنظر رفع نقص کتاب کے جو یہ اقل قلیل بطور اجمال کے لکھا گیا ہے اگر بالاستیعاب بھی ایک فن لکھا جاتا تو بھی کتاب بہت ضخیم ہو جاتی اور طالب فن کو نفع نہوتا کیونکہ اسکے دقائق پر ذہن کا حاوی ہونا اور بخوبی سمجھ مین آنا بغیر مشاہدۂ لاش کے ناممکن ہے جسقدر لکھا گیا فقط بصیرۃ بوجہ ما کے واسطے لکھا گیا کیا عجب ہے کہ ہمارے بعد یا ہمارے عصر مین کوئی ہمارا ہم خیال پیدا ہو کر کتب متعددہ علوم تشریح مین مدون کرے اسی طرح سے جملہ علوم کی تدوین ہوگی امید ہے کہ ہمارے معاصرین ہماری جانفشانی اور خیرخواہی قومی پر نظر توجہ فرماکر اِس فن کی تحصیل و تکمیل مین کوشش فرماینگے۔ اب رسالۂ سوم ختم ہوا اسکے بعد رسالۂ چہارم بیان مین امراض کے علی العموم یعنے بقول کلی جسمین توضیح اسباب مذکورہ رسالۂ اول کی ہوگی شروع ہوگا۔

# رسالۂ چہارم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی

مشتمل بر بیان

اسباب امراض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰہم جاعل السّبب لانجاح المرادات۔ وصلّ علی نبیک ذی المعجزات۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین ہم ارباب الکمالات۔ اما بعد التماس کرتا ہے اصغر حسین ارزقہ اللہ حلاوۃ الدارین کہ یہ رسالۂ چہارم کتاب بحر محیط کا ہے بیان مین اسباب امراض کے اور اسمین ایک مقدمہ اور دو باب مین۔ مقدمہ بیان مین اسباب عامہ کے۔ باب اول بیان مین اسباب خارجیہ کے۔ باب دوم بیان مین اسباب داخلیہ کے۔ باب اول مشتمل ہے گیارہ فصلون پر۔ فصل اول بیان تاثیر ہوا۔ فصل دوم تاثیر اقالیم۔ فصل سوم تاثیر فصول۔ فصل چہارم تاثیر مساکن۔ فصل پنجم تاثیر ملابس۔ فصل ششم تاثیر استحمامات۔ فصل ہفتم تاثیر دہانات۔ فصل ہشتم تاثیر صنائع۔ فصل نہم اسباب بیخابکیہ۔ فصل دہم اسباب معدیہ خارجیہ۔ فصل یازدہم بیان مین سموم کے۔ باب دوم بیان مین اسباب داخلیہ کے مشتمل ہے اوپر آٹھ فصلون کے۔ فصل اول بیان مین اغذیہ کے۔ فصل دوم بیان مین اشربۂ اعتیادیہ کے۔ فصل سوم بیان مین اشربۂ مخمرہ کے۔ فصل چہارم بیان مین مخدرات کے۔ فصل پنجم بیان مین ادویہ کے۔ فصل ششم بیان مین اسباب معدیہ داخلیہ کے۔ فصل ہفتم اسباب بعیدہ کے بیان مین۔ فصل ہشتم بیان مین سموم کے اور اسمین ایک خاتمہ بطور تتمہ کے ہے۔ مقدمہ سبب مرض اُس اثر کو کہتے ہین کہ جو کوئی مؤثر داخل یا خارج بدن انسان مین ہو بیچکر اپنے اثر سے خلل اندازِ صحت کا ہووے یعنی اپنے اثر سے صحت کو دور کردے چنانچہ اسکا بیان اجمالی رسالۂ اول مین ہوا ہے یہان بالتفصیل لکھا جاتا ہے پس سبب کی دو قسمین ہین ایک اسباب مُہیّہ دوسری اسباب متمہ۔ اسباب مُہیّہ انکو کہتے ہین کہ جسم مین ہو بیچکر جسم کو آمادہ اور مستعد قبول مرض کا کردیوین یعنی جسم مین استعداد قبول مرض کی آجاوے ظہور اور وقوع مرض کا جاہے ہو یا نہو اور اسباب متمہ وہ ہین کہ جو جسم مین مرض پیدا کردین یعنی اُنکے سبب سے ظہور اور وقوع اُس مرض کا ہو جاوے مثلاً تر لکڑی کو جب حرارت سے سوکھا وینگے تو اُسکی رطوبت خشک ہو کر لکڑی مین مادہ قابل جل اُٹھنے کا اور شعلہ پکڑنے کا آجاویگا پھر جب اُس خشک لکڑی کو آگ مین جلاوینگے اُسوقت یہ حرارت سبب متمہ احراق کی کہلاویگی لاجرم جسقدر اسباب مُہیّہ ہین وہ سب اسباب متمہ مین مثلاً

رسالۂ چہارم

ایک شخص نے سنکھیا اِس مقدار پر کھائی کہ اُس سے زندگی قائم رہی اور کوئی مرض نہ پیدا ہوا لیکن اُسمین استعداد اشتعال حرارت کی آگئی پھر اُسنے بار دوم اسقدر سنکھیا کھالی کہ جس سے اسکو تپ آنا شروع ہوئی اور حرارت مشتعل ہوگئی پس مقدار اول سبب مُعِدّہ تھا مقدار دوم سبب متمم ہوا ایضاً ایک شخص نے ہواے حار کا استنشاق کیا جس سے اُسکا بدن مستعد لقبول حرارت ہوگیا پھر اُسنے غذاے حار کھالی جس سے اسکو تپ آگئی پس ہواے حار سبب مُعِدّہ تھی اور غذاے حار سبب متمم ہوئی پھر ان اسباب معدہ اور متممہ کی دو قسمین ہین ایک وہ اسباب کہ خارج سے بدن مین اثر کرتے ہین دوسرے وہ کہ داخل سے اثر کرتے ہین باب اول بیان مین اسباب خارجیہ کے یعنی وہ اسباب کہ بدن کو احاطہ کیے ہوے ہین یا بدن سے ملاصقت واقع ہوئی اور باعث مرض کے ہوگئے ایسے اسباب گیارہ ہین۔ **فصل اول** بیان مین ہوا کے۔ واضح ہو کہ ہوا ایک جسم رقیق اور لطیف کرۂ زمین پر چارون طرف سے محیط ہے اور سطح زمین سے (۴۵) میل تک بلند ہے زمین کے قریب ہوا زیادہ غلیظ اور بھاری ہوتی ہے اور جسقدر بلند ہوتی جاتی ہے اسی قدر رقیق ہلکی ہوتی جاتی ہے یہان تک کہ ساڑھے تین میل تک سطح سمندر سے جانب اعلیٰ کے ہوا ساڑھے اکتالیس میل تک کی ہوا کے مطابق وزن مین ہے اس سے ثابت ہوگیا کہ نیچے کی ہوا نہایت ثقیل ہے جو تھوڑی سی وسعت و فضا مین یعنی ساڑھے تین میل مین سما گئی اور اسی وزن کی مقدار کی ہوا ساڑھے اکتالیس میل مین بسبب اپنی لطافت اور ہلکی کے پھیلی ہے اور سٹوا انچہ مربع زمین پر ہوا کا وزن قریب ۷ ماشہ کے ہوتا ہے اور اس ہوا کے اجزاے ترکیبیہ مین بحساب فیصدی کے (۷۷) حصہ نیطروجن جسکو اہل النطرون طب جدید مین کہتے ہین اور (۲۳) حصہ اکسیجن جسکو اہل الحموضات طب جدید مین کہتے ہین شامل ہے اور اس ہوا مین پانی کے بخارات یعنی شبنم اور کاربونک ایسڈ یعنی حموضہ فحمیہ ہزار حصہ مین ایک حصہ پائی جاتی ہے اور امونیا ہوا جو حیوانات کے بول و براز سے نکلتی ہے اس ہوا مین شامل ہوتی ہے مگر نہایت قلیل اور حموضہ فحمیہ یعنی ہواے دخانی تنفس حیوانات سے پیدا ہو کر اسمین شامل ہوجاتی ہے اور کبھی اور بخارات ردیہ اس ہوا مین ملکر ہوا کو خراب کردیتے ہین بہر کیف ہوا ہے جو ایک شے ضروری بقاے حیات حیوانات کے واسطے ہے خنق گلو سے اسیواسطے انسان مرجاتا ہے کہ ہوا جسپر مدار زندگی ہے اندر بدن کے نہین جانے پاتی ہے بہت بڑا سبب زندگی اور صحت انسان کا ہواے صاف و لطیف ہے اور تمام اجسام کو یہ ہوا محیط اور مضاغط ہے اور ہر وقت اعضاے تنفس اور مسامات کی راہ سے ہوا بدن انسان کے باطن مین داخل ہوتی ہے اور اسکی دو قسمین ہین ایک نقی دوسری غیر نقی پس ہواے نقی متناسب الاجزا جو نہ خشک ہو نہ مرطوب ہو اور بخارات عارضی ایمن

نہ ملے ہون گرد وغبار سے پاک ہو کوئی چیز اسمین ایسی نہ ملی ہو جو کیفیت اعتیادیہ سے اُسے خارج کر دیوے
ایسی ہوا موجب صحت اور زندگی حیوانات کی ہے اور جب اسمین کوئی شئے زائدہ اثر کر جاویگی تو وہ ہوا
بالضرور سبب مہیہ امراض کی یا سبب متمم امراض کی ہوگی پس ہواے غیر نقی کی دو قسمین ہین ایک ہوا حار
دوسری بارد اور ان دونون کی دو قسمین ہین ایک ہواے جاف یعنی خشک دوسری رطب پس ہوا حار کا
غلبہ اکثر تابستان کے موسم مین اور اقالیم حارہ مین ہوتا ہے اسیواسطے جب کوئی مرض حار لاحق ہوا اور علاج
اُسکا صعب ہو جاوے تو واجب ہے کہ ہواے مسکن مریض بنقل مکان یا بلدیا جس طرح ممکن ہو ہوا بارد مین
منتقل کرین یعنی پہاڑون پر لیجاوین یا خس کی ٹٹی اور مروحہ وغیرہ سے تبدیل ہوا کی کرین اسطرح پر کہ کسی وقت
ہواے حار دخل نہ پاوے اور ہواے بارد کا غلبہ موسم شتا مین اور اقالیم باردہ مین ہوتا ہے پس جب
مرض بارد صعب العلاج لاحق ہو تو اماکن حارہ اور اقالیم حارہ مین مریض کو رکھین اور ہوا گرم تر
ایسے اماکن حارہ مین ہوتی ہے جو دریا کے قریب ہون یا جہان تالاب یا نالے یا جھیلین وغیرہ ہون
اور ہواے بارد رطب کا غلبہ زمانہ بارش مین اکثر ہوتا ہے کہ بخارات مرطوب ہوا مین ملجاتے ہین پس یہ
چارون قسم کی ہوا بدن انسان مین اثر کرکے بدن کو مستعد بقبول امراض کر دیتی ہے یا مرض پیدا کر دیتی ہے
یعنی ہوا حار یابس جسم کی رطوبات کو مستعد بقبول امراض حادہ کے کر دیتی ہے لیکن اسکا اثر اقالیم باردہ مین
کم ہوتا ہے اور ہواے بارد یابس مسامات بدن کو بند کر دیتی ہے اور جسم کو قابل قبول امراض حادہ کے
کر دیتی ہے اور افراز آب جو بدن سے نکلا کرتے ہین مثل پسینہ وغیرہ کے اُنکو روک دیتی ہے اور ارتفاع
اُنکا موجب حدوث امراض ہوتا ہے اور ہواے گرم تر اور ہواے سرد تر ان دونون مین رطوبت متصعدہ
من المادہ بکثرت ہوتی ہے پس جسم مین تاثیر قوی کرتی ہے اور امراض ہمادہ اور نزلیہ اور عمومیہ لاحق
ہوتے ہین کسواسطے کہ وجود رطوبت کا ہوا مین موجب تعفن بعض مواد کا جو ہوا مین موجود رہتے ہین
ہوتا ہے پس حرارت مع الرطوبت موجب تعفن ہوا ہو جاتی ہے اسی واسطے جس زمانے مین ہوا حار یابس
یا بارد یابس چلتی ہے اُس زمانہ مین امراض کم ہوتے ہین اور یہ موسم اوسط موسم گرمی اور جاڑے کا ہے
اور جب ہوا گرم تر یا سرد تر چلتی ہے اُسوقت مین کثرت امراض کی ہوتی ہے اور اِس قسم کی ہوا اکثر
ربیع اور خریف مین ہوتی ہے اسی واسطے خریف اور ربیع مین کثرت امراض کی ہوتی ہے کیونکہ عفونت
لوازم رطوبت سے ہے اور کبھی ہوا مین عفونت بباعث اسکے ہوتی ہے کہ اقسام حیوانات مردہ ہو گئے ہون
اُنکے بخارات ہوا مین ملجاوین یا کثرت اجتماع اور اژدہام آدمیون کا ہو اُنکے تنفس کے فضلات ہوا مین
ملجاوین یا فضلات حیوانات مثل گوبر وغیرہ کے بخارات ہوا مین ملجاوین تو یہ ہوا مسامات بدن اور

تنفس کی راہ سے ریہ مین پہونچکر تمام بدن کے خون مین اثر کرکے امراض وبائی مثل طاعون اور
حماے تیفوس وغیرہ کی پیدا کرتی ہے اور کبھی مواد نباتی سڑکے اُس سے بخار آجاتی ہوا مین ملجاتے ہین
اور یہ بات اکثر کنارون پر تالابون یا جھیلون یا گڑھون وغیرہ کے جو درخت ہوتے ہین وہان پیدا ہوتی ہے
اور وہ بخارات براہ تنفس بدن مین پہونچکر امراض عاقہ باری والے پیدا کرتے ہین جیسے تپ نوبت
اور امراض عصبانی وغیرہ اور کبھی مواد فحمی یعنی کاربان ہوا مین ملجاتا ہے تنفس سے آدمیون کے
یا نباتات خبیثہ سے یا بند مکان مین کوئلون کے سلگنے سے ہوا مین ملکر ہوا کو ایسا بھاری اور ثقیل
کر دیتا ہے کہ اکثر اندھے کنوئین اور کھتون اور کھوہ جبال مین یہ ہوا بسبب ثقل وزن کے مرتکز ہوجاتی ہے
اُس ہوا کے استنشاق سے آدمی مرجاتا ہے اور کبھی ہوا مین اجزاء غباریہ دقیقہ ملجاتے ہین جیسے اکثر
آندھیون کے چلنے مین ہوتا ہے پس یہ اجزا داخل بدن مین پہونچکر بدن کو مستعد بقبول امراض صدریہ
کردیتے ہین اسی طرح جو لوگ خشت پزی یا چونہ پزی یا انہدام و تعمیر مکانات یا کارخانجات معادن مین مثل
سیماب اور مس اور گندھک اور زرنیخ وغیرہ کے معروف رہتے ہین انکو امراض عصبی اور تشنج وغیرہ لاحق
ہوجاتے ہین یا خوب گرم مکان مین سے خوب ٹھنڈے مکان مین دفعتاً آجاوے یا ٹھنڈے سے گرم مین جاوے
تو امراض حادہ متعلق بہ اعضاء ہضم و اعضاء تنفس عارض ہوجاتے ہین یا مقابل مین ہواے شدید کے
کوئی شخص جلد و تیز چلے تو اُس سے امراض تنفس کے لاحق ہوتے ہین اور جس قدر مکان مرتفع پر انسان
سکونت کریگا اسی قدر ہواے صاف و نقی کا استنشاق ہوگا اور جب مکانات منخفض اور مرطوب اور
غیر متجدد الہوا مین سکونت اختیار کریگا بسبب استنشاق ہواء ثقیل و مرطوب کے متعفنہ امراض مزمنہ کا ہوجائیگا
مثل دق اور الخنازیر یا امراض سدہ مثل استسقا وغیرہ امراض ضعف کے جبکہ اسکے ساتھ استعمال اغذیہ ردیہ کا
بھی معین کیا جاوے الغرض بقاے زندگی کے واسطے ہواے گردی تقی موثر قوی ہے کہ خون وریدی کو
مستحیل بخون شریانی کردیتی ہے جو باعث حیات ہر ذی روح کا ہے اسکے واسطے صحت و قوت اعضاء دو
یعنی ریہ و قلب کی بھی ضرور ہے تاکہ جذب نسیم کا اچھی طرح ہووے اگر انمین کسی طرح کا فتور پڑا مثلاً ہواء نقی کا
استنشاق نہوا تو اسکا نتیجہ سواے ہلاک کے اور کچھ نہین ہے اور باقی اعضاء اور قواے انسانی مین استعداد
زمانہ تک قوت باقی رہتی ہے اور فعل اپنا کچھ نہ کچھ کیے جاتے ہین گویا غذاے اصلی اور حقیقی انسان کی ہوا ہے
اور جزو اعظم صحت کا ریہ اور قلب ہے اگر ہواے صاف دس منٹ تک بدن مین نہ پہونچے تو انسان فی الفور
مرجاتا ہے اور غذا اگر دس روز تک نہ ملے تو زندگی بسر ہو سکتی ہے لاجرم اکتساب ہواء صاف منتہی بانسان ہے
اسی واسطے چاہیے کہ صبح و شام ہر شخص اکتساب ہوا کے واسطے بغرض صحت جسمانی آبادی سے باہر جایا کرین

اور مرض کی حالت مین تدبیر ہوا کی بنقل مکان یا بلبیا اور تدبیرات سے کرین یعنی ہوا ے بارد کو حار اور ہواے حار کو
بارد بنا دین اور ہواے رطب کو جاف اور جاف کو رطب بنا دین یہان تک تو مختصر حال متعلق العلم طب
بیان ہوا اب تھوڑا سا حال بالاجمال متعلق ہوا ردی علم کشتری کے جاننا مناسب ہے تا کہ بصیرت
بوجہ با حاصل ہو جاوے واضح ہو کہ تغیرات ہوا کے چند طرح پر ہوتے ہین ایک یہ کہ ہواے کروی باعتبار
وزن کے ثقیل وخفیف ہوتی ہے جسقدر ہوا بہت نیچی ہو گی نہایت ثقیل ہو گی اور مضر صحت ہو گی جیسے
مغارات کی ہوا اور جسقدر اوپر جائے بہت سبک ہوتی جاویگی جیسے جبال مرتفعہ کی چوٹیون کی ہوا لیکن
دونون ہوائین مضر حیات ہین نہایت درجہ کی ثقیل جیسے عمیق غارون کی ہوا مین انسان مرجاتا ہے
اسی طرح نہایت خفیف ہوا سے جیسے بلون پر سوار ہو کر جب غایت ارتفاع کو انسان پہونچے تب بھی
مرجاتا ہے دوسرے یہ کہ آتش سیال کہربائی بھی ہوا مین ممزوج ہے پس کسی جگہ آتش کہربائی ہوا مین کم ہے
کسی جگہ زیادہ ہے آتش کہربائی کا اثر بذریعہ خون کے اعصاب پر پہونچتا ہے اور بھی ریہ مین اور دورۂ خون مین
اثر اسکا ہوتا ہے چنانچہ آتش کہربائی ہمیشہ زمین سے نکلکر اوپر کو جاتی ہے جب تک ہواے جو مین بقدر مناسب
ممزوج رہتی ہے تب تک صحت ابدان قائم رہتی ہے اور جب یہ حرارت کہربائی تمام جو مین نہین منتشر
ہو سکتی ہے اور ابر کے اجزا بیچ مین حائل ہو جاتے ہین اور حرارت کہربائی کو ابر اپنے مین جذب کر لیتا ہے
اور بقدر مطلوب ہوا مین نہین مخلوط ہونے پاتی تو ابدان آدمیون کے بھاری ہو جاتے ہین اور ثقل
وکسل اور سستی اور کاہلی اعضا موافق استعداد امزجہ کے لاحق ہوتی ہے مثلاً عصبی مزاج اور ضعیف الدماغ
آدمیون کو اختلاج اور انصباب نوازل اور ضیق النفس وغیرہ عوارض ہوتے ہین ضعیف المعدہ
آدمیون کے مزاج مین سوء ہضم سہال وغیرہ عوارض ہوتے ہین قروح کے التیام مین دقت واقع ہوتی ہے
بسبب انصباب اجزاے آتش برقی کے ابر مین مختنق ہو جانے سے پس جب یہ آتش کہربائیہ لطیف ابر کے
تمزیق کرتی ہے تب گرج کی آواز آتی ہے جسکو رعد کہتے ہین یہی آتش کہربائیہ اگر ثقیل ہو جاتی ہے تو زمین پر
گرتی ہے جسکو صاعقہ کہتے ہین جس آدمی پر بجلی گرے اُسکو ہلاک کر دیتی ہے اسی کی حفاظت کے واسطے
آلۂ وقایۃ الرعد مکانون مین لگایا جاتا ہے تیسرے اسباب کیماوی سے صفائی ہوا مین تغیر آ جاتا ہے
اسی طرح پر کہ اُسمین کئی قسم کے غازات یعنی گیاسین یا بخارات ملجاتے ہین اور مادۂ حرارت حیوانیہ کو
فاسد کر دیتے ہین مثلاً جہان کارخانے شراب کے بنانے اور مخمر کرنے کے ہین وہان حموضت فحمی یعنی
کاربونک ایسڈ بہت پیدا ہوتا ہے وہ ہوا مین ملجاتا ہے جبکہ یہ غاز بقدر خمس کے ہوا مین ملی اُسوقت
اُسوقت تخدیر اطراف اور انقباض صدر اور بھی مرض اسفکسیا لاحق ہوتا ہے حکماے متاخرین نے

واسطے دریافت حرارت اور برودت اور ثقل وزن ہوا وغیرہ تغیرات ہوائیہ کے میزان الاہویہ بنائے ہین
جس سے ٹھیک کیفیت ہوا کی معلوم ہوجاتی ہے اور خانہ باغ جو بنایا جاتا ہے وہان اگر اشعۂ شمسیہ کا فعل
قوت کے ساتھ نہین ہوتا ہے تو وہان کی ہوا مین کاربونک ایسڈ گیاس زیادہ ملجاتا ہے جو مضر صحت ہے
لیکن اگر باغ گھرون مین ایسی وسعت کے ساتھ ہو کہ اشعۂ شمسیہ بخوبی اثر کرین تو وہان کی ہوا اچھی صحیح رہتی ہے
اسی طرح جواہر نباتیہ اور حیوانیہ کے سڑنے سے غاز ہیڈروسلفیورک اور کلورواکسیڈمی سودیا پیدا ہو کر ملتی ہے
اسی طرح بعض بخارات مصعد ایسے ہین کہ بدون ایک آلہ کے جو واسطے دریافت کرنے خواص ہوا کے
موضوع ہوا ہے نہین دریافت ہوسکتے ہین اسی طرح بخارات معادن زیبقی اور رصاص اور ریچ اور روح التوتیا
اور انتیمون وغیرہ کے امتحانات علم کیمیا سے کیے گئے ہین اسکی زیادت تفصیل سے طول کتاب او اختصار ذہن میں متصور
فصل دوم بیان مین تاثیر اقالیم کے جاننا چاہیے کہ خط استوا ایک خط موہوم ہے جو منصف کرۂ زمین
تصور کیا گیا ہے بمحاذات دائرۂ معدل النہار کے اور زمین کی مسافت باعتبار اسکے کہ آفتاب سے کس قدر
طول وعرض اسکا ہے باعتبار درجات طول وعرض کے ایک ایک اقلیم قرار دی گئی ہے اور بجہت قرب
وبُعد کے آفتاب سے اقالیم حارہ اور اقالیم باردہ اور اقالیم معتدلہ مقرر کی گئی ہین لیکن مزاج اقالیم مین
کائنات جو کو مثل ضوء شمس اور آتش کہربائی اور رطوبت میاہ اور حرکات ریاح کے بھی دخل ہے اسکے
علاوہ بہت سے اسباب ارضیہ بھی متغیر مزاج اقلیم کے ہوتے ہین مثلاً نباتات اور حیوانات جو اس سرزمین مین
پیدا ہوتے ہین یا زمین کے قطعات کی طبیعتین مختلف ہوتی ہین یا ہیئت وضع اماکن سے یا مزروعات کی
وجہ سے مزاج اقلیم اور بلد مین تغیر آجاتا ہے اور احکام حکام سررشتۂ حفظان صحت سے بھی فرق ہوجاتا ہے
بقراط نے اس بحث مین ایک رسالہ مستقل تصنیف کیا ہے اور مزاج اقلیم یا بلد کا کبھی کبھی بدل جاتا ہے
چنانچہ جو جو اسباب تغیر مزاج اقلیم کے ہین بطور اصول وہ بیان کیے جاتے ہین حکیم متفطن ان اصول کی بناپر
مزاج ہر بلد کا دریافت کرسکتا ہے واضح ہو کہ مزاج اقلیم یا حار ہوگا یا بارد یا معتدل پس اقالیم حار ممتد ہوتی ہین
خط استوا سے (۳۰) درجہ عرض تک دونون جانب شمال وجنوب کے اور اقالیم معتدلہ وہ ہین کہ جنکا عرض
(۳۱) درجہ سے (۵۵) درجہ تک ہو اور چارون فصلین اسکی معتدل ہون اور عرض مذکور سے قطب تک
اقالیم باردہ ہین اور انمین دو فصلین ہوتی ہین گرمی کی فصل قصیر اور شتا کی فصل بہت طویل اور روشنی
آفتاب کی جہت سے تمام حیوانات کی حیات قائم ہے پس روشنی آفتاب کی ہر سطح زمین پر یکسان نہین پہونچتی
البتہ بمقام خط استوا برابر ہے کیونکہ وہان دن رات ہمیشہ برابر رہتا ہے اسی واسطے یہان کی قوت نمو کے برابر
کہین قوت نمو نہین ہوتی ہے اور جب ہوا خشک ہوتی ہے تو آتش کہربائیہ زیادہ ہوجاتی ہے پھر جس اقلیم کی ہوا

زوج نہم کے شعبین ہین اور زبان بذریعۂ زغبات عصبیہ اور بشیرہ اور رضاب یعنی لعاب دہن کی وجہ سے اور اک شیرینی اور تلخی اور ترشی وغیرہ مزون کا کرتی ہے اور جب اسمین کوئی مادہ آجاتا ہے تو قوت ذائقہ باطل یا متغیر ہو جاتی ہے اور کیفیت پہونچنے ذائقہ کی مدرکہ تک وہی اعصاب ہین صورت زبان یہ ہے

نمبر ۱۲




بیان شم کا۔ ناک مخصوص آلۂ شم ہے اسمین عصب شم اور زوج خامس کے دو شعبے آتے ہین اور اسکی دو قسمین ہین ایک انف خارجی دوسری انف داخلی عنف داخلی مین منخرین اور پانچ غضروف اور جدا ول عظم جبہیہ اور عظم مصفاۃ اور عظم وتدی ہین اور ناک کی جڑ جبہہ کی ہڈی سے ملی ہے اور دو پرۂ بینی جو متحرک ہوتے ہین انکو جناحان کہتے ہین اور اسمین شرائین اور اوردہ اور غضروف اور اعصاب ہین اگرچہ ناک آلۂ شم ہے مگر تنفس اور تکلم پر بھی معین ہے اور ذائقہ کے ادراک مین بھی اسکو دخل ہے

بیان باصرہ یعنی بینائی کا اسکا آلہ آنکھ ہے جو موضوع ہے محجرین ہڈیون مین جبہہ کے نیچے اور ناک کے اوپر اور آلۂ بصر کے اجزا منقسم ہین دو قسمون پر ایک اجزاے خارجیہ دوسرے داخلیہ اجزاے خارجیہ مین ایک حاجب یعنی بھوین ہین کہ وہ روشنی تیز اور زائد آفتاب کو آنکھ مین اثر کرنے سے مانع ہین اور پسینہ جو پیشانی پر آوے اسکو آنکھ مین جانے نہین دیتی ہین دوسرے جفنتین یعنی پلکین جو سطح طبقۂ ملتحمہ کو اپنی سطح داخلی سے محفوظ رکھتی ہین اور غضروف اور جلد کو اپنی سطح خارجی سے محفوظ رکھتی ہین تیسرے غضروف دقیق جو مابین ملتحمہ اور سطح خارجی پلک کے ہے اسکو اسکو غضروف الجفن کہتے ہین اسی کے کنارہ پر بال پلکون کے ہوتے ہین اور منفعت اسکی یہ ہے کہ آنکھون کو سونے کی حالت مین ڈھانکے رکھتا ہے تاکہ خدمہ نہوا اور گرد و غبار سے محفوظ رکھے اور خطوط شعاعیہ آفتاب اور روشنی جو بارج نوم ہے نہ آنے پاوے اور آب و تاب ملتحمہ کی ہر وقت قائم رہے اور اسمین دو سوراخ آنسوؤن کے نکلنے کے ہین نہایت باریک و تنگ ہین ایک جانب انسی کے ایک جانب وحشی کے انھین کو غرب اور مدمع کہتے ہین آدھ انگل کی مسافت پر دونون سوراخ مل گئے ہین اسی سے کیس دمعی پیدا ہوکر بطور مجری کے ناک تک گئی ہے جو تھا غدہ دمعیہ ہے بیضوی شکل جانب اعلیٰ محجر کے موضوع ہے۔ پانچوان آق یعنی گوشۂ چشم ہے جسکے سبب سے آنسو دونون سوراخون مین پلٹ کے جاتے ہین ادھر ادھر نہین بہنے پاتے ہین چھٹے ہلالی ایک جھلی ہے

نہین ہے پس مدار مزاج اقلیم کا منحصر فقط درجات طول وعرض خط استوا پر نہین ہے بلکہ مزاج بلدہ اور مزاج
اقلیم تغیرات عالم سے بدلتا رہتا ہے فرخ آباد اور اُسکے دیہات مین ہمنے اپنے شباب مین دیکھا کہ وجع مفاصل
اور امراض باردہ کی شکایت کم تھی جب سے نہر گنگ وہان کے دیہات مین لائی گئی آب وہوا اور مزاج
علی الخصوص اُن دیہات کا جو کنارہ نہر گنگ پر واقع ہین بالکل متغیر ہوگیا اور امراض باردہ کثیر الوقوع ہوگئے
مگر خلاق عالم نے حضرت انسان کا مزاج ایسا مناسب پیدا کیا ہے کہ ہر اقلیم مین سکونت کر سکتے ہین بخلاف
اُن حیوانات کے جو مخصوص اقلیم خاص سے ہین اگر وہ حیوانات دوسرے اقلیم مین جسکا مزاج اُنکی اقلیم کے
خلاف ہے لائے جاوین تو بہت جلد مرجاتے ہین خصوصاً اقلیم معتدلہ کے رہنے والون مین یہ قوت
واستعداد ہے کہ ہر ملک مین رہ سکتے ہین بخلاف ساکنین جنوب وشمال کے کہ وہ لوگ اپنی ولایت کے سوا
دوسری ولایت مین رہنے سے عرضۂ اسقام ہوجاتے ہین اور اسی اقلیم کی تاثیر سے رنگ اور حلیہ اور قوے
اور اغذیہ اور طرز تعیش ہر ایک اقلیم کا جداگانہ موافق اپنی اپنی اقلیم کے ہے اور تفاوت اخلاق اور ذہن
اور طبیعت کا بھی بخواص اقلیم سے ہے اور طریقۂ تربیت اور تمدن بھی ہر اقلیم کا جدا ہوتا ہے اور عادات اور
امزجہ بھی متفاوت ہوتے ہین اور امراض مین بھی خصوصیت اقلیم کو ہوتی ہے اسیوجہ سے طرز معالجات مین
ہر اقلیم کے تفاوت ضرور ہوتا ہے چنانچہ تصدیق اسکے حالات کی جزائر امریکاے شمالی اور مصر اور یورپ شرقی
وجنوبی اور ہندوستان وغیرہ سے واضح ہے اور اسیواسطے کمال طبیب کا یہی ہے کہ بقدر امکان طب سے
ہر اقلیم کے آگاہ رہے اور ہر شہر نامی کی آب وہوا سے آگاہ ہو ایک شہر سے دوسرے شہر مین مریض کو منتقل کرنا
یا ایک اقلیم سے دوسرے اقلیم بھیجنا بھی منجملہ طرق علاج کے ہے اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ بعد ہوا کے مرتبہ
پانی کا ہے کیونکہ جس قدر ہوا محیط کرۂ ارض کو ہے اُس سے کچھ ہی کم احاطہ پانی کا ہے بلکہ پانی بصورت بخار کے
ہواے جو مین مخلوط ہے اور مقدار مخلوط ہونے پانی کا ہوا مین مختلف ہے کہین زیادہ ہے اور کہین کم ہے بسبب
تفاوت درجات اور اماکن اور جبال اور بحار وغیرہ کے کمی بیشی امتزاج کی ہوتی ہے اور ابر کا ہونا اور برفکا
گرنا اور اولون کا پڑنا اور شبنم کا برسنا دلیل صریح امتزاج اجزاے آبی کی اجزاے ہوائی مین موجود ہے
پس پانی بھی جزو اعظم حیات حیوانات کا ہے اور تمام نباتات وغیرہ کی پیدایش مدد پانی سے ہے اور جس قدر
میاہ واقفہ یعنی رکا ہوا پانی جو جاری نہو وہ سطح زمین پر بسبب اسکے کہ سطح زمین مستوی نہین ہے
گڑھون مین تالابون مین جھیلون مین رُک رہتا ہے اور کچھ پانی دریا اور انہار کا بھی حسب موقع ان گڑھون مین
آجاتا ہے کہین زمین سے یا پہاڑون سے پانی جھرنے لگتا ہے یا مدوجزر کی وجہ سے پانی رُک جاتا ہے یا تالاب
کھودے جاتے ہین یا باندھ باندھا جاتا ہے یا زمین سینچی جاتی ہے یا فضلات حیوانات کے یا لاشہاے مردون کی

پانی مین ڈالی جاتی ہین ان اسباب سے تغیر ہوا و بلد مین اور پانی مین آجاتا ہے ان سب امور کا لحاظ معالج کو واجب ہے **فصل سوم بیان مین تاثیر فصول** کے سال بھر مین چار فصلین یعنی موسم ہوتے ہین گرمی جاڑا ربیع خریف پہلی فصل ربیع کی ہے اُسکے بعد گرمی اُسکے بعد فصل خریف اُسکے بعد چوتھی فصل جاڑے کی ہے پس فصل ربیع کا آغاز اُسوقت سے ہوتا ہے کہ تحویل آفتاب کی برج حمل یعنی بیکھ مین ہو اور یہ تقریباً (۲۱) مارچ یا ماہ آذار کہ جسکو فارسی مین فروردین اور ہندی مین چیت کہتے ہین واقع ہوتا ہے اور تین مہینے یہ فصل رہتی ہے یعنی (۲۱) مارچ سے (۲۱) اپریل یا نیسان تک ایک مہینہ اور (۲۲) اپریل یا نیسان سے (۲۱) مئی یا آیار تک دو مہینہ اور (۲۱) جون یا خزیران تک تین مہینے اور مزاج اس فصل کا حار معتدل ہے پھر (۲۲) جون یا خزیران سے تحویل آفتاب کی برج سرطان مین اور آغاز موسم گرمی کا شروع ہوتا ہے (۲۱) ستمبر یا ایلول تک اور مزاج اس فصل کا حار یابس ہے پھر (۲۲) ستمبر یا ایلول کو آفتاب برج میزان یعنی تلا مین آتا ہے اور آغاز فصل خریف کا ہوتا ہے اور یہ فصل بارد یابس ہوتی ہے پھر (۲۱) دسمبر یا کانون اول سے جب آفتاب برج جدی مین آتا ہے شتا یعنی موسم سرما شروع ہوتا ہے جب آفتاب برج حوت مین آتا ہے تب سال کا اختتام ہوتا ہے اور مزاج اسکا بارد رطب ہے لیکن اسمین بھی اختلافات ہین کیونکہ تبدیل موسم بباعث تاثیر آفتاب کے ہے یعنی آفتاب کی سیر نصف کرہ فوقانی زمین پر جو ہوتی ہے تو آفتاب خط استوا پر دو مرتبہ گذر کرتا ہے اس سبب سے دو اعتدال ہوتے ہین ایک اعتدال ربیعی جو (۲۱) شہر آذار یا مارچ کو ہوتا ہے دوسرا اعتدال خریفی جو (۲۱) شہر ایلول یا ستمبر کو ہوتا ہے اسوقت مین جو بلاد خط استوا کے ہین انپر اشعہ شمسیہ بطور استقامت پڑتی ہین اور زمانہ لیل و نہار کا برابر ہوتا ہے اور (۲۱) مارچ سے (۲۱) جون تک شمس مائل ہوتا ہے نصف کرہ شمالی جانب جہان آبادی ہم لوگون کی ہے پھر (۲۱) ستمبر سے (۲۱) مارچ تک نصف کرہ جنوبی زمین مین جاتا ہے پس پس دونون دوائر رجوع پر بھی سال بھر مین دو دفعہ گذر کرتا ہے چنانچہ نقطہ انقلاب صیفی پر (۲۲) جون کو ہوتا ہے اُس روز نہایت میلان شمس کا نصف کرہ شمالی کی جانب ہوتا ہے اور اشعہ خطوط شعاعی کی ہمارے ملکون مین بسبیل استقامت واقع ہوتی ہین اور وہ دن ہمارا نہایت طول پر ہوتا ہے اور (۲۲) دسمبر کو نہایت میل شمس کا نصف کرہ جنوبی کے طرف ہوتا ہے اور ہم سے بعید ہو جاتا ہے اُس روز ہمارا دن اقصر ایام ہوتا ہے تو اب جاننا چاہیے کہ یہ تقسیم سال کی باعتبار فصول اربعہ کے نسبت اُن بلاد کے ہے جنمین ہم لوگ رہتے ہین اور نسبت ساکنین دوائر قطبین کے یہ بات نہین ہو سکتی ہے وہان فقط دو فصلین ہوتی ہین آٹھ مہینے سے نو مہینے تک سرما کی فصل اور تین مہینے گرمی کی فصل اسی طرح خط استوا کے مناطق کے

رہنے والون کے یہان دو فصلین ہوتی ہین ایک فصل مرطوب یعنی بارش کی دوسری فصل یابس پھر ہمارے
بھی یہان کی فصلین ہر سال ایک ہی نسق پر نہین ہوتی ہین یعنی یہ ضرور نہین کہ ہر سال ربیع کی فصل لطیف
اور معتدل ہووے بلکہ کبھی بارد اور ممطر ہوتی ہے اسی طرح گرمی بارش اور خشکی ہوتی ہے علی ہذا القیاس کبھی
خریف بارد یابس ہوتی ہے اور اکثر مرطوب اور معتدل ہوتی ہے اسی طرح جاڑا کبھی شدید البرد والیبوسۃ اور
کبھی بارد رطب اور کبھی معتدل ہوتا ہے اس بحث مین بھی ایک رسالہ بقراط کا بہت عمدہ ہے اسمین بقراط نے
لکھا ہے کہ فصول مرتبہ کو فصول غیر مرتبہ سے تمیز کرنا ضرور ہے اُسنے لکھا ہے کہ جب ربیع حار معتدل ہووے
اور باران لطیف برسے اور صیف حار یابس ہووے اور خریف بارد یابس ہووے اور شتا بارد رطب ہووے
تو جسم انسانی پر مطابق ان حالات کے تغیرات مختلف ہوتے ہین اور انتظام کے ساتھ ہوتے ہین اور جب
فصول اپنے مزاج پر نہین ہوتی ہین تو تغیرات طرح طرح کے جسم انسانی مین ہوجاتے ہین ایک دن کچھ کیفیت
مزاج انسانی کی ہوتی ہے دوسرے دن اور کیفیت ہوجاتی ہے یا دن مین کچھ کیفیت ہوتی ہے اور شب مین
کچھ اور ہوجاتی ہے پس بحالت انتظام فصول کے جاڑون کے آخر مین جو فصل ربیع ہوتی ہے اس فصل مین
حیوانات اور نباتات مین حرکت ہوتی ہے درختون مین پتے نکلتے ہین کلیان پھولتی ہین آگ سے تاپنا
یا دھوپ مین بیٹھنا ناگوار ہوتا ہے لباس سرما گوارا نہین ہوتا ابتدائے فصل مین خفیف سردی اور آخر فصل مین
خفیف گرمی اور اوسط مین اعتدال ہوا ہوتا ہے اکثر حیوانات بچے جنتے ہین دودھ بہت پیدا ہوتا ہے فواکہ
عمدہ ہوتے ہین زراعت کو بالیدگی ہوتی ہے جسم انسانی امراض التہابی کے واسطے مہیا ہوجاتا ہے بسبب
زیادتی تولید خون کے اور تپ دائمی یا منقطعہ یا جدری یا حصبہ لاحق ہوتے ہین اسکے بعد فصل گرمی کی آتی ہے
اس موسم مین گرمی کی شدت ہوتی ہے زراعت کاٹی جاتی ہے فواکہ پک جاتے ہین یہ بہتر فصل ہے اس مین
امراض کی کمی رہتی ہے لیکن جسم کو واسطے امراض قناۃ ہضمی کے مہیا کرتی ہے اور سر پر دھوپ لگنے سے امراض
دماغیہ کے واسطے سر کو مہیا کردیتی ہے اگر اس موسم مین پسینہ نہ نکالا جاوے تو نزلات صدر پر گرتے ہین پھر
گرمیون کے آخر مین فصل خریف آتی ہے اسمین بسبب بارش کے نزلات کی کثرت ہوتی ہے اور
امراض صدر اور امراض عین اور امراض قناۃ ہضمیہ لاحق ہوتے ہین یہ ارد والفصول ہے تغیرات جو ہے
بہت احتیاط کرنا چاہیے اسکے بعد جاڑون کی فصل آتی ہے اسمین حرکت رطوبات سائلہ کو سکون آجاتا ہے
حیوانات مین بھی اور نباتات مین بھی اسیواسطے نباتات کا عصارہ کم نکلتا ہے اور پتے درختون کے خشک
ہوجاتے ہین اور ہوام اور حشرات الارض چھپ رہتے ہین یہ اجود الفصول ہے اور ہوا اسکی سرد و خشک
ہوتی ہے اور تغیر جو مین بہت کم ہوتا ہے اگر احتیاط ہوا کی نہ کی جاوے تو نزلات حادہ اور امراض التہاب پیدا ہوتے ہین

**فصل چہارم بیان مین مساکن کے** یعنی انسان جو اپنی حفاظت جسم اور مال اور آسایش کے واسطے اور جانوران موذی وغیرہ سے بچنے کے واسطے مکان سکونت بناتا ہے یہ بھی ایک سبب قوی اسباب موثرہ صحت مین سے ہے اسکا بھی نفع وضرر شدید ہوتا ہے پس طبیب پر واجب ہے کہ وضع مکان اور طریقہ بنا وغیرہ امور کا لحاظ تشخیص مرض مین کرے کسواسطے کہ بعض آدمی مثل اعراب بوادی بالون وغیرہ کے خیمون مین رہتے ہین بعض درختون کی ڈالیون اور پتون سے گھر بناکر مٹی سے لیس کرکے رہتے ہین بعض گارے یا کچی اینٹ کا مکان بناتے ہین بعض خشت پختہ یا چونہ پتھر کا مکان بناتے ہین پھر وضع اماکن اور وسعت اور تنگی مین اور رخ مین مکان کے اختلاف ہوتا ہے جسقدر مکان زمین بلند پر اور وسیع متجدد الہوا ہونگے صحت مین ہونگے اگر ایک تنگ اور چھوٹے سے مکان مین زیادہ آدمی رہتے ہونگے اور ہوا متجدد اسمین نہ آتی ہوگی بسبب کثرت وخباثت ہوائے تنفس کے ہمیشہ امراض مین مبتلا رہینگے یا مکان سکونت مین بھیڑ بکری گاے گھوڑا وغیرہ جانور بندھے ہوئے ہونگے ضرور انمین استعداد قبول امراض وبائیہ کی آجاویگی اسیواسطے دیہات قلیل آبادی مین رہنا بہتر ہے بنسبت شہر گنجان اور آبادان کے دریاؤن کے کنارے پر یا نشیب کی زمینون مین یا بخارات آجامیہ کے قریب یا جبال ناریہ کے قریب رہنا بڑی بری بلند دیوارون مین رہنا جہان ہواے متجددہ نہ آسکے یا تنگ گلیون مین جہان دھوپ اور ہوا نہ آتی ہو یا خندقون مین رہنا نہایت مضر صحت ہے یا تنگ مکان مین درخت عظیم الشان لگایا جسکے سایہ سے دھوپ کی صورت نہ دکھائی دے یا مکان کی دیوارین بلند ہون اور اسکے صحن مین ابتول لوٹے ہون اسمین پانی بیچنے سے نہایت ہوا خراب ہوجاتی ہے اور دیوارون مین اور زمین مین بو نمی پیدا ہوجاتی ہے اور مکان مین کیچڑ کا ہونا اور مزابل کا قریب ہونا یا مذابح یا نیل کی کوٹھی کا ہونا مضر صحت ہے یا بارود بنانے کا یا اپلا خون کے بنانے کا کارخانہ یا تیزاب گوگرد کھینچنے کا یا نوشادر یا سجی یا دہن الارکاع یا قرون البہائم کا کارخانہ ہو وہان بھی سکونت نہ چاہیے بلکہ مکان صاف اور ہوادار اور کشادہ ہو پس طبیب کی نظر بسبب اسباب ستہ اور تجربہ پر رہنا واجب ہے

**فصل پنجم بیان مین ملابس کے** مؤثرات خارجیہ سے محفوظ رہنے کے واسطے انسان کو لباس پہننا واجب ہے اور لباس باعتبار فصول سال اور رواج ملک اور تمول اور غربت کے مختلف ہوتے ہین اور لباس کی تاثیر بدن انسان مین کئی طرح سے ہوتی ہے ایک یہ کہ حرارت اور برودت اور رطوبت خارجیہ کو جلد مین اثر کرنے نہین دیتا ہے اسوجہ سے وظائف جلد مین ہرج نہین واقع ہوتا ہے دوسرے لباس کی سطح جلد پر موجود رہنے سے ایک حرارت پیدا ہوتی ہے جسکی وجہ سے پسینہ آجاتا ہے تیسرے جس مادہ حیوانی یا نباتی سے لباس بنایا گیا ہے اسکا اثر ہوتا ہے چوتھے رنگ لباس کا اثر ہوتا ہے

پانچوین ہیئت لباس کا اثر ہوتا ہے پس مادہ حیوانیہ صوف اور حریر اور بال اور جلد بعض حیوانات کی ہے
اور مادہ نباتیہ کتان اور روئی اور قنب یعنی گھانس ہے اور انمین حرارت کہربائیہ بلحاظ قلت وکثرت کے
ہوتی ہے پس صوف کے لباس مین یہ خوبی ہے کہ حرارت جو اعضاء باطن سے براہ مسامات خارج ہوتی ہے
اُسکو منتشر نہین ہونے دیتا ہے جلد پر قرار دیتا ہے دوسرے اپنی طرف سے جذب حرارت جسم کا
نہین کرتا ہے تیسرے جب حرارت ہوا خارجی ہوا سے جسم کی حرارت سے زیادہ ہو جاتی ہے یعنی گرمی کا موسم
ہوتا ہے تو اُس حرارت زائدہ کو ہمارے جسم کے اندر داخل نہین ہونے دیتا ہے۔ اور جو کپڑے کتان اور
قنب سے بنائے جاتے ہین وہ موصل حرارت اور برقی آتش کہربائی کے ہین خصوصاً جبکہ صفیق یعنی بنا ہوا ہون
اور پسینہ کو جذب کر لیتے ہین اسیواسطے انمین ٹھنڈ محسوس ہوتی ہے اور جلد مین برودت اور رطوبت
پیدا کرتے ہین اور روئی حرارت جسم کا طرد کرتی ہے اور اجزاء عرق غیر محسوس کو تشریب کر لیتی ہے اور
موصل جیسی آتش کہربائیہ کی ہے مضمول اور اقالیم بارد رطب کے مناسب ہے اور حریر موصل قوی حرارت کا
نہین ہے اور لطیف ہے ثقیل نہین ہے اور صوف کی خشونت کے سبب سے کبھی باعث تہیج جلدی کا
ہو جاتا ہے کبھی اس سے خراز اور گنفیسان جلد پر پیدا ہو جاتی ہین البتہ فربہ اندام اشخاص یا جنکے اعضا مین
ضعف ہو یا اُنکے احشاء یا اعضاے تنفس مین فساد ہو اُنکو استعمال اسکا ضروری ہے۔ اور رنگین پارچہ مین
بہ نسبت سپید کے حرارت ہوتی ہے استعمال پارچہ رنگین کا موجب حفظ حرارت غریزی کا ہے پس بلاد باردہ مین
خوب گہرے رنگ کے کپڑے اور بلاد حارہ مین ہلکے رنگ کے اور امراض چشم مین سبز یا نیلے رنگ کے یا ہلکے
رنگے ہوے پہننا چاہیئے اسی طرح کپڑے کی بناوٹ کو بھی صحت و مرض مین دخل ہے پس جو کپڑہ صفیق یعنی
غفص بنا ہو گا یا غفص نہو مگر اسمین خمول یا جنت ہو وہ حفظ حرارت غریزی کا بہ نسبت ہلہل بناوٹ کے
زیادہ کرتا ہے اسی طرح ہیئت اور تفصیل ملابس کو بھی حفظ صحت اور مرض مین دخل ہے پس اقالیم حارہ مین
کپڑا ڈھیلا ڈھالا چاہیئے بہت تنگ و چست نہو اور اقالیم اور فصول باردہ مین کپڑا تنگ و چست چاہیئے
تاکہ بدن مین کسیقدر انضغاط کرے مگر اسقدر انضغاط نہو کہ جریان خون کو روکے اور لیفا یعنی رطوبات لمفیہ کو
سیر و سیلان سے باز رکھے جو بند خصوصاً کس کے باندھنا یا ہر موسم مین باندھنا مضر صحت ہے صدریہ بھی
بہت تنگ و چست مضر صحت ہے اور پیٹی باندھنا مفید عضلات ہے اور قمیص چاہیے کہ سوتی یا کتان ہو
اور صدریہ کا استعمال صاحب خفقان کو نہایت مضر ہے اور شرابات یعنی لمبے پاتابون کا ہمیشہ پہنے رہنا
مورث دوالی اور ادویا کا ہے اور سراویل قصیرہ یعنی چھوٹا مانع دوران خون ہے اور سراویل طویلہ اسے
ضرر مین کم ہے اور حامل السراویل یعنی فیتہ جو بجاے ازاربند یا کمربند کے کندھون پر ڈالا جاتا ہے

اور آستین عبا اور قبا وغیرہ کی ڈھیلی ہونی چاہیے اور بھاری عمامہ سر اور دماغ کے واسطے مضر ہے
اور قلنسوہ یعنی ٹوپی سب مین بہتر اور حافظ صحت طربوش ہے یعنی ترکی ٹوپی جسمین پھندنا ہوتا ہے
اسی طرح عورت و مرد کے لباس اور سن کے لباس یعنی طفل نوزائیدہ اور فطیم اور شبان اور کہول اور
شیوخ کے لباسون مین فرق ہے بخوف تطویل فروگذاشت کیا گیا بہرکیف لباس مواسم اور فصول کے
جداگانہ ہین پس اگر جاڑے کا لباس گرمی مین پہنا جاوے تو اُس سے ضعف کے امراض پیدا ہوتے ہین
اور اگر گرمی کا لباس جاڑے مین پہنا جاوے تو اُس سے مؤثرات جو کا اثر قوی بدن مین پہونچتا ہے
اور امراض باردہ پیدا ہوتے ہین اگر ایک لباس مدت تک بدن پر رہے اور تبدیل نہ کیا جاوے تو
امراض جلدیہ لاحق ہوتے ہین اور تسدید مسامات ہو جاتی ہے اور ہوام موذیہ مثل جون وغیرہ کے پیدا
ہوجاتی ہین غرضکہ تبدیل لباس اور غسل اور نظافت جسم کو حفظ صحت مین دخل عظیم ہے اور گیلا کپڑہ
پہننا سخت مضر ہے اِس سے امراض اعضاء تنفس اور اعضاء ہضم اور دورہ کے لاحق ہو جاتے ہین اور
تبدیل فرش اور بساط پلنگ کی جسپر آدمی سوتا ہے ضروری ہے اور حالت نوم مین کپڑا اوڑھنا واجب ہے
کسواسطے کہ بحالت نوم مؤثرات جو کا اثر زیادہ ہوتا ہے اور غطا اور فرش کا تبدیل کرنا موافق موسم بھی
واجبات سے ہے لیکن عادت کو بھی اسمین دخل ہے گنوار اکثر برہنہ رہتے ہین بسبب عادت کے انکو
ضرر نہین پہونچتا ہے فصل ششم بیان مین استحمامات کے بدن پر جو میل داخل یا خارج سے پیدا ہوتا ہے
اُسکی نظافت کے واسطے غسل کرنا ضروری امر ہے اور غسل تین طرح پر ہوتا ہے ایک پانی جسم پر بہانا
دوسرے دریا مین یا نہر مین یا حوض مین غسل کرنا غوطہ لگانا تیسرے حمام مین نہانا پس تینون طرح کے
غسل مین تھوڑی دیر کے واسطے حس حرارت و برودت کی بڑھجاتی ہے کسواسطے کہ نہانے مین بجائے
ہوائے محیط کے احاطہ پانی کا بدن پر ہو جاتا ہے اور جلد کو مماست ہوا سے باز رکھتا ہے دوسرے جلد مین
ترطیب کسیقدر آجاتی ہے کیونکہ جلد اجزائے رشیہ کو مسامات کی راہ سے مُتص کر لیتی ہے اسوجہ سے
جلد نرم اور کثیر الحس ہو جاتی ہے پس اگر گرمیون مین بوقت مناسب ٹھنڈے پانی سے غسل کیا جاوے
تو حرارت دور ہو جاتی ہے قلب کو فرحت ہوتی ہے پسینہ کا نکلنا کم ہو جاتا ہے تغیرات ہوائیہ کو مفید
ہوتا ہے سستی و کاہلی دفع ہوتی ہے اور دریا مین نہانا اس سے قوی الاثر ہے اور امزجہ حارہ مین زیادہ
مفید ہے اور شیوخ کو مضر ہے کیونکہ انمین حرارت غریزی کم ہوتی ہے اور جن اشخاص کو آب سرد سے
انزعاج حاصل ہوتا ہے آب سرد مفید نہین ہے اور جسوقت مین کہ پسینہ نکل رہا ہو بدن پسینہ سے تر ہو
یا ضعف و نقاہت ہو یا رعشہ ہو یا خون بواسیر جاری ہو یا امراض صدر یا عضلات مین مبتلا ہون

یا معدہ مین غذا ہضم ہو رہی ہو یا نحیف ہو یا نشہ ہو ایسی حالتون مین غسل کرنا نہ چاہیے اور جاڑون مین آب گرم سے غسل کرنا چاہیے (۳۰) درجہ سے (۴۰) درجہ تک حسب برداشت جلد کے پانی گرم ہووے آب گرم جب بدن پر پڑتا ہے تو بھلا معلوم ہوتا ہے احشا کو مفید ہے جلد کو نرم کرتا ہے انتصاص مسامات مین ترقی ہوتی اور کلال اور تعب کو دور کرتا ہے اور شیوخ اور عورات اور اطفال سب کے امزجہ کے موافق ہے حوامل اور مرضعات کو بھی جائز ہے اور بہت گرم پانی سے نہانا موجب حدوث امراض التہابیہ کا ہے اور حمام بچار کرے دو طرح کے ہوتے ہین ایک بیوت جافہ یعنی خشک درجہ اور ایک رطب یعنی تر کہ وہ پانی کے بخارات سے گرم کیا جاوے اور ایسے حمامون مین ملاجا اور دو از نہانے کی یا بیٹھنے کی یا تریخ وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے فائدہ حمام مین اصحا کو غسل کرنے کا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا مگر حمام کے غسل مین قوت اثر ہے اور تعب اور تکان بہت جلد جاتا رہتا ہے اور بلغمی مزاجون کو بھی نافع ہوتا ہے اور بدن کا ملوانا غسل مین انفع اور موجب نظافت ہے اور تریخ یعنی اُبٹنا ملوانا بھی بہت مفید ہے اور صابون سے بدن ملوانا اکثر امزجہ مین مفید ہے اور جنکا خون بہت حاد ہے اُنکے خون مین کبھی صابون سے غلیان ہوجاتا خصوصاً جب صابون مین سوڈا کا جزو زیادہ ہووے بہرحال ہمیشہ استحمام حار سے امراض موثرات جو کے پیدا ہوتے ہین یعنی مداومت اسکی ہر موسم مین بدن کو مستعد کردیتی ہے واسطے قبول اثر موثرات جو کے اور مداومت استحمام باردکی بدن کو مہیا کردیتی ہے واسطے قبول امراض باردہ کے اور ترک استحمام بھی موجب حدوث امراض ہے **فصل ہفتم** بیان مین دہانات کے یعنی خوشبودار عطر یا تیل ملنا فرحت اور خوشبو کے واسطے استعمال عطر کا کیا جاتا ہے اور بالون کی حفاظت کے واسطے یا بدن کی خشکی دفع کرنے کے واسطے پھلیل وغیرہ کا استعمال کرتے ہین مگر بعض بلاد ہند مین مثل بنگالہ کے اور بھی اور بلاد مین اقالیم حارہ مین واسطے تقویت بدن اور حفظ صحت کے ابتداے عمر سے تیل جسم پر ملتے ہین اگر استعمال اسکا چھوڑدین تو مبتلاے امراض ہو جاتے ہین امراض جلدیہ اور کبھی تپ بھی لاحق ہوجاتی ہے یہان تک کہ بعض اشخاص بلاد غیر کے سوڈان مین بتقاضاے آب و ہوا اور رواج ملک کے معتاد تدہین کے ہوگئے پھر جب وہ اپنے وطن کو بعد مدت مدید آئے تو تپ وغیرہ امراض انکو لاحق ہوے اور تدہین سے انھون نے صحت پائی اور ساکنین بلاد متمدنہ فقط بنظر تعطیر و تفریح کے استعمال عطر کا یا پھلیل کا کرتے ہین اور اس جہت سے کہ بعض عطر مشک مین دم دیے جاتے ہین ایسے عطرون کی مداومت سے امراض عصبانی پیدا ہوتے ہین اور بعض امزجہ ایسے ہین کہ عطر گلاب سے انکو تحریک نوازل ہوجاتی ہے ایسے اشخاص کو اسکے استعمال سے احتیاط چاہیے اور بعض ادہان اسواسطے ملے جاتے ہین کہ رنگ و رونق

بدن مین پیدا ہووے اِس قسم کے ادہان مین جواہر معدنیہ مثل سیماب اور رصاص اور مارقشیشا ملایا جاتا ہے
اسکے استعمال سے بدن مستعد قبول امراض کا ہوجاتا ہے اور بعضے واسطے رنگ بالون کے جواہر نباتیہ
اور معدنیہ کا مثل مازو اور پوست انار اور برادہ آہن یا حدید وغیرہ کے استعمال کرتے ہین یا نیل اور
برگ حنا لگاتے ہین اِس سے بالون کو بھی ضرر پہونچتا ہے اور امراض جلدی اور عصبانی لاحق ہوجاتے ہین
اور کبھی اِن ادہان کے جواہر مختلفہ کو معدہ تک پہونچاتے ہین جس سے عوارض قیأت غشی کے لاحق ہوجاتے ہین
مثل تشنج یا قبض ہے کے مؤلف ہیچمدان کو یہ تجربہ ہوا ہے کہ برکت اللہ خان نامے ایک پٹھان شاہجہان پور
رہنے والے سے انکو عارضہ جذام کا آغاز ہوا [illegible] بالعنایت شافی حقیقی کے آرام ہوگیا
دوسرے سال ایام سرما مین پھر آغاز مرض ہوا [illegible] ہوگیا اسی طرح چار برس تک یہی کیفیت
رہی پانچوین برس ایک فقیر انکے پاس آیا اور کہا کہ مین [illegible] تیل نکال دونگا اُسکی مالش سے پھر یہ مرض
عود نہ کریگا چنانچہ اُسنے سنکھیا کا تیل نکال دیا [illegible] مالش کیا کرو اور وہ فقیر چلا گیا اُنھون نے براہ
حسن عقیدت وہ تیل دوپہر مین [illegible] خوب بدن مین ملوا [illegible] حسب معمول سو رہے آخر کار مصرع
کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ چونکے [illegible] مین روح نکل گئی کسی طرح کی تکلیف [illegible]
یا قے یا درد وغیرہ کی کچھ نہوئی اُس فقیر نے سوا [illegible] اجزا بھی ملا کر تیل کھینچا تھا اسیواسطے
بیعلم کی دوا سے احتیاط چاہیے فصل ہشتم [illegible] کے بیان مین پیشہ اور حرفت کو بھی صحت
و مرض کے معاملہ مین دخل عظیم ہے اور بضرورت معاش سے کوئی صنعت یا حرفت اختیار کی جاتی ہے
اور صنعت یا حرفت کے اقسام بکثرت اور بہت مختلف ہین پس بعض صنائع ایسے ہین جو متعلق آنکھ کی
محنت سے ہین جیسے شغل تحریر یا گھڑی سازی یا خیاطت اِس سے بیشتر امراض بصر پیدا ہوتے ہین اور
بعض حرفے ایسے ہین کہ جنکو تعلق حرکت سے ہے جیسے قاصدی یا ہرکارہ کا پیشہ یا عراقی یعنی کاشتکاری
یا دقاقی یعنی آٹا بنانا اور پیسنا یا حمالی وغیرہ یہ پیشے امراض تخمہ کے واسطے جسم کو مہیا کرتے ہین اور بعضے پیشے اور
اشغال خوض و فکر سے متعلق ہین جیسے صنعت اختراع و ایجاد یا علم یا شعر گوئی وغیر ذالک یہ امور دماغ کو
واسطے قبول امراض مختلفہ کے آمادہ کرتے ہین بعض پیشے ایسے ہین جن مین استنشاق اہویہ فاسدہ سے
گزیر نہین ہے جیسے جنا یعنی چونہ پز یا طحان یعنی چکی پیسنے والا وغیرہ اِن حرفون سے امراض صدر اکثر
عارض ہوتے ہین اور بعض پیشے ایسے ہین کہ جنہین حرارت سے برودت کی طرف یا برودت سے
حرارت کی طرف منتقل ہونا پڑتا ہے جیسے نان بائی طباخ حمامی وغیرہ اِس سے امراض نوازل پیدا ہوتے ہین
بعض پیشے ایسے ہوتے ہین جنہین مؤثرات جو کا اثر زیادہ ہوتا ہے جیسے صیاد و ملاح ان لوگون کو امراض

جیسے امراض صدر و امراض بطن وغیرہ لاحق ہوتے ہین اور بعض پیشے متعلق با آواز ہین جیسے گانا بجانا وعظ کہنا
وغیرہ ان لوگون کو امراض اعضاے صوت اور صدر کے عارض ہو جاتے ہین پس ان اشخاص کو چاہیے
کہ مراعات اپنے امراض کی ہمیشہ ملحوظ رکھین **فصل نہم** بیان مین اسباب میخانکیہ کے - میخانک
معرب ہے میکانک کا اور طب جدید مین میخانک کی جگہ میکانک کا بھی استعمال کرتے ہین میکانک اُس
علم کو کہتے ہین جس سے کلین مثل قفل کُنجی گھڑی وغیرہ آلات جر ثقیل کے بنا سکتے ہین اور بدن انسانی
دو قسم کی چیزون سے مرکب ہے ایک ترکیب کیمیاوی یعنی عناصر بسیطہ سے دوسرے ترکیب میکانکی جیسے
مفاصل یا اعضا اس ترکیب سے واقع ہین کہ انسان جب چاہے بیٹھ جاوے جب چاہے لیٹ جاوے
مٹھی چاہے بند کر لے چاہے کھول دیوے گے رباطات کی طنابین لگائی گئی ہین کہ دل اپنے مقام پر معدہ
اپنی جگہ پر کبد اپنی جگہ پر معلق ہے سلسلہ ہڈیون کا اس حکمت سے بنایا گیا ہے کہ جسکے بوجھ سے مستقیم القامت
چل پھر سکتا ہے ساعد عضد سے جانب وحشی نہین مل سکتا ہے جانب انسی مل جاتا ہے اسیطرح سے یہ کلین
جسم انسانی مین ہین انھین کلون کی مشاقی سے نٹ لوگ بعض بعض کرتین عجیب وغریب تعجب خیز
دکھاتے ہین بہرکیف اِن کلون مین جو کسی سبب خارجی سے فتور پڑ جاتا ہے اُسکو اسباب میخانکی کہتے ہین
پس یہ اسباب ہیئت وبنیہ انسانی مین خلل انداز ہوتے ہین ازانجملہ آلات راضّہ ہین جو گوشت کو
کچل ڈالتے ہین جیسے لاٹھی سونٹا وغیرہ دوسرے آلات ناریہ ہین جیسے بندوق تیسرے آلات حادہ ہین
جیسے تلوار چوتھے آلات واخزہ ہین جیسے نیزہ و تیر وغیرہ یا آگ یا جواہر کاویہ یعنی جلانے اور زخم ڈالنے والے
جیسے تیزاب شورہ اور اور بہت سے موثرات خارجیہ ہین اور انکو اسباب بادیہ بھی کہتے ہین اور اسمین
ضربہ اور سقطہ بھی داخل ہے ضربہ اُسکو کہتے ہین کہ کوئی شے انسان پر آ کر گرے مثل پتھر یا لٹھے کے اور سقطہ
اُسکو کہتے ہین کہ انسان کسی پر گرے مثلاً انسان کوٹھے پر سے گر پڑا اور حرق النار اور حرق الماء اور حرق الشمس
اور حرق الصاعقہ بھی انھین کے ذیل مین ہے اور جراحت یعنی تفرق اتصال جلد مین یا گوشت مین
ہو جاتا ہے جب تک اُسمین ریم نہ پڑے تب تک اُسکو جراحت کہتے ہین اور زخمون کے بھی اقسام ہین
ایک جراحت بطن جسمین آنتین نکل پڑتی ہین اسکو جائفہ کہتے ہین دوسرے قاشرہ کہ جلد سے زخم متجاوز
ہوا ہو تیسرے ملطحہ کہ گوشت بھی کٹ جاوے چوتھے موضحہ کہ جھلی کٹ کر ہڈی تک پہونچے پانچوین ہاشمہ کہ
جسمین ہڈی ٹوٹ جاوے چھٹے ناقلہ کہ ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ کر نکل آوے ساتوین مامومہ کہ جراحت
سر غشاء ام الدماغ تک پہونچ جاوے غرض کہ ان سب کا بیان تفصیلی اپنے مقام پر آویگا۔
**فصل دہم** بیان مین اسباب معدیہ خارجیہ کے یہ وہ اسباب ہین کہ ایک قسم کا مرض

دوسرے شخص مین بھی پیدا کر دیتے ہین اور انکو امراض متعدیہ بھی کہتے ہین جسطرح جدری
جب چیچک ایک گھر مین کسی لڑکے کو نکلتی ہے تو بالضرور اورون کو بھی نکلتی ہے اسکی تعدیہ کی نوبت
یہان تک پہونچی ہے کہ اس نے عمل تلقیح یعنی ٹیکا لگانا جاری کیا گیا ہے اسکو تعطیم بھی کہتے ہین طریق
اُسکا یہ ہے کہ تھوڑا سا مادہ چیچک کا لیکر بازو پر بچہ صحیح کے اند کے خراش کرکے یہ مادہ لگا دیتے ہین اُس سے
بخار اُسی طرح کا بچہ کو عارض ہو جاتا ہے جس طرح چیچک کے نکلنے کے قبل آتا ہے اور اُس موضع مجروح پر
آبلہ پڑ جاتا ہے جسمین تمام مادہ چیچک کا بھرا ہوتا ہے اُس آبلہ کو تراش کر مادہ نکال ڈالتے ہین یا داء فرنگی
کہ جسکو داء زہری بھی کہتے ہین یعنی آتشک اگر کسی عورت کو ہووے تو اُس سے صحبت کرنے سے مادہ آتشک
جانب ثانی کے جسم مین بھی اثر کرکے آتشک ہو جاتی ہے یا بعض اشخاص مین ایسا مادہ قابل ہوتا ہے کہ
اگر وہ کرتی ہوئی سُرخ آنکھ کو دیکھ لیوین تو انکی آنکھ مین بھی اُسکا اثر پہونچ جاتا ہے یا مرض جرب یعنی خارش مین
باریک اور نہایت چھوٹے کیڑے ہوتے ہین اور وہ کیڑے میکرسکوب سے دکھائی دیتے ہین یہ کیڑے
نہایت سریع الانتقال اور سریع النفوذ جلد مین ہوتے ہین جو شخص دوسرا اُسکی جلد سے مُلامست کرے
فی الفور خارش کا کیڑا دوسرے کے جسم مین نفوذ کرکے خارش پیدا کر دیتا ہے اور بعض حکما نے وبا کو
بھی اسباب متعدیہ مین شامل کیا ہے وہ کہتے ہین کہ اسباب معدیہ کبھی ہوا و جو مین منتشر ہو جاتے ہین
وہ اشخاص متعددہ مین نوع واحد کا مرض پیدا کر دیتے ہین اسی کو وبا کہتے ہین مثلاً مادہ طاعونی ہوا او جو مین
مل گیا اُس سے ایک جماعت مرض طاعون مین مبتلا ہو گئی یا حمیات وائیہ یا حماسے تیفوس یا حمیات منقطعہ
یا ذوسنطاریا وغیرہ امراض کا مادہ ہوا سے جو مین منتشر ہو گیا اُسکے سبب سے یہ امراض پھیل جاتے ہین
لیکن محققین اسکو قسم جداگانہ قرار دیتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہوا سے جو بسبب عفونت مادہ حیوانی یا نباتی
کے فاسد ہو جاتی ہے اُس ہوا کے استنشاق سے یہ امراض لاحق ہوتے ہین فی نفسہ اس مرض مین مادہ
متعدی نہین ہے تعدیہ بجہت ہوا کے ہوا ہے۔

## باب دوم بیان مین اسباب داخلیہ کے مشتمل اوپر آٹھ فصلون کے

**فصل اول بیان مین اغذیہ کے** ۔ ظاہر ہے کہ واسطے قائم رہنے بنیہ انسانی اور حصول طاقت و
اصلاح بدن اور عوض ما تحلل کے استعمال غذا کا ضروری ہے اور تمام چیزین دنیا کی تین قسم پر ہین جنکو
موالید ثلثہ کہتے ہین یعنی نباتات و جمادات اور حیوانات اور انسان کی غذا مین منجملہ جمادات کے فقط نمک
داخل ہوتا ہے یہ جزو ضروری حیات کا ہے باقی کوئی چیز داخل غذا نہین البتہ نباتات اور حیوانات داخل
غذائے انسان کے ہین حبوب مین اکثر حبوب کا مثل گیہون وغیرہ کے آٹا پیس کر روٹی پکا کر کھاتے ہین

والے بین اسکی کہاتے ہین چاول پکا کر کہاتے ہین خامی کی حالت مین مثل چنے وغیرہ کے کہاتے ہین اور
میوون مین اکثر بغیر طبخ یا طبخ کے ساتھ کہائے جاتے ہین جیسے سیب ناشپاتی انناس وغیرہ اور طرح طرح کے
بقولات استعمال مین ہین اسی طرح گوشت انڈا دودھ وغیرہ کہانے مین آتے ہین گرم مصالحون مین لونگ
الائچی کالی مرچ وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے اور ان سب چیزون کے مزاج اور خواص مختلف ہوتے ہین اور
اجزاے جوہریہ انکے بھی مختلف ہین اور جانوران وحشی اور انسی دونون طرح کے ماکولات مین داخل ہین
اور باسنان کے لحاظ سے بھی بچے اور جوان اور بوڑھے کہائے جاتے ہین پھر ہر جانور کا مزاج بھی مختلف ہے
گوشت بھی کسی کا ثقیل کسی کا سریع الہضم ہے کوئی جانور بحری ہے مثل مچھلی وغیرہ کے کوئی بری ہے گوشت کبھی
یعنی نمک سود یا ہوا پرانا متعفن یا جلا ہوا یا قدید کہانے مین آجاتا ہے یہ سب ردی الجوہر ہوتے ہین انکے
سے امراض پیدا ہوتے ہین اور یون بھی غذا کا اثر جسم انسان مین پیدا ہوتا ہے یا ترکیب غذا کی یا طریقہ
پکانے کا خراب ہوتا ہے وہ بھی مورث امراض ہے یا مقدار غذا مین تکثیر ہو جاتی ہے اس سے تخمہ وغیرہ
لاحق ہو جاتا ہے آٹے مین اکثر غش ہوتا ہے یا گیہون خراب قسم کے ہوتے ہین وہ باعث بیماری کا ہوتے ہین
یا چاولون مین کنی رہ جاتی ہے یا گرم مصالحہ زیادہ پڑ جاتا ہے اس سے خون مین فساد آجاتا ہے ہندوستان مین
مرچ سرخ اور ہلدی کا زیادہ رواج ہے اس سے بھی صحت مین فتور ہوتا ہے خون مین احتراق ہو جاتا ہے
اسی طرح فواکہ کی تاثیرات اور امزجہ مختلف ہین اور بھی باسی اور تازہ کا نضج اور غیر نضج کا فرق ہوتا ہے
خشک و تر مین بھی فرق ہے نمک باوجودیکہ حافظ صحت ہے مگر اسکی بھی کمی و زیادتی مقدار سے امراض
پیدا ہوتے ہین اور بعض اوقات اسکے جوہر مین اختلاط بعض اور جواہر مضرہ کا ہو جاتا ہے بہرحال بیشتر
غذا سے امراض پیدا ہوتے ہین پس مناسب ہے کہ ہمیشہ غذاے لطیف سریع الہضم صالح الکیموس
جید الجوہر کہائی جاوے روٹی اگرچہ اکثر حبوب کی پکائی جاتی ہے مگر سب سے بہتر نان گندم ہے جسکے
گیہون خوب صاف کیے جاوین تخم جنا وغیرہ شوائب کی آمیزش سے پاک ہو اور عمدہ پانی مین
آٹا گوندھا جاوے اور عیش رومی جو ایک قسم نان پاؤ کی ہے سب اقسام مین عمدہ ہوتی ہے اور
ترکاریون مین شلغم کدو توری اور سویا میتھی کا ساگ اور پالک کا ساگ اور خرفہ کا ساگ اور گاجر
مناسب اکثر امزجہ کے ہین اور بطاطیس یعنی آلو تو بشرط ہضم نہایت عمدہ غذا ہے اسی طرح بھنڈی بھی
اچھی ہے اور اثمار مین انجیر اور انگور اور سیب اور بہی اور پرتگال یعنی ولایتی نارنگی اور توت اور موز
یعنی کیلا مفید ہین مگر سب میوے اسوقت کہائے جاوین جب خوب پکجاوین اور غذاون مین بہترین
دودھ اور گوشت حلوان عمدہ غذا ہے لیکن انڈا اگر زیادہ پک جاوے خصوصا سپیدی انڈے کی

جو گرم پانی مین پکائی جاوے عسیر الہضم ہوتی ہے اور دودہ جن لوگون کے موافق مزاج ہے بہت اعلیٰ
غذا ہے اور جنکو دست لاتا ہے یا نفخ کرتا ہے یا بلغم بکثرت پیدا کرتا ہے انکو استعمال اسکا نہ چاہیے اور قشطہ
یعنی بالائی مقوی غذا ہے جنکے معدون مین اسکے ہضم کی طاقت نہین ہے انکو کھانا نہ چاہیے اور گھی تازہ
خوشبو ہووے بدبو گھی نہایت مضر ہے اور بٹیر اور لوا وغیرہ طیور کا گوشت سبک اور خفیف ہوتا ہے اور
چوزہ مرغ سے بہتر کوئی گوشت نہین ہے اور روہو مچھلی کا گوشت بھی بہت مقوی ہے اور مصالحہ مین بعض
نباتات ہین جیسے پیاز لہسن دھنیا لونگ الاچی دارچینی تیزپات ادرک وغیرہ انکا مقدار نہایت قلیل ہونا چاہیے
اور حموضات مین سرکہ و لیمو و حصرم یعنی انگور ترش و خام و دہی و انبہ خام بھی قلیل المقدار چاہیئین اور
بلاد باردہ مین اور موسم شتا مین استعمال لحوم کا اور بلاد حارہ اور موسم حار مین استعمال اغذیہ نباتی کا
ضروری ہے مگر مداومت اغذیہ نباتیہ کی معدہ کو ضعیف کردیتی ہے اور مقدار غذا اتنا ہی چاہیے جسقدر
ہضم ہوسکے جب تھوڑی بھوک باقی رہے تب کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا چاہیے اور مقدار ہضم سے زیادہ
کھانا قطع نظر تولید امراض کے عمر کو کوتاہ کرتی ہے اور جس روز انسان کو ثقل غذا معلوم ہو اُس روز
فاقہ کرنا واجب ہے اور تداخل یعنی ایک غذا ہضم نہ ہونے پاوے اُسپر دوسری غذا کھا لینا نہایت مضر ہے
اور بمجرد خلو معدہ کے فی الفور غذا کھانا مناسب نہین ہے کیونکہ معدہ کو تھوڑی دیر راحت دینا واجبات
سے ہے اور بہترین اوقات طعام اہل ہند کے واسطے زمانہ شتا مین مابین نو اور دس بجے دن کے اور
مابین آٹھ نو بجے شب کے اور گرمیون مین مابین دس اور گیارہ بجے دن کے اور قبل از مغرب شب کے
واسطے مناسب ہے مگر ترتیب اوقات انضباط کے ساتھ ضروری ہے اور شب مین کھانا کھانے کے
تین چار گھنٹہ کے بعد سونا چاہیے اور ایک وقت کھانے کی عادت ڈالنا مضر اور مضعف ہے اور غذا کو
جسقدر چبا کر باریک کیا جاویگا اور لعاب دہن خوب اُسمین ممزوج ہوگا اُسی قدر ہضم غذا اچھا ہوگا مگر
ایک گھنٹہ سے زیادہ دیر کھانے مین نہ لگانا چاہیے اور جب انفعالات نفسانی مثل غصہ اور رنج وغیرہ کے
لاحق ہون اُسوقت نہ کھانا چاہیے اور بھی کھانا کھانے کے وقت ذکر یا خیال رنج کے امور کا یا کثیف
باتون کا نہ کیا جاوے بلکہ فرحت اور سرور کی باتین ہووین اور پھول وغیرہ مفرحات پیش نظر ہووین
اور کھانے کے درمیان مین ایک بار سے زیادہ پانی نہ پیا جاوے وہ بھی قلیل المقدار ہووے اور بعد
غذا کے دو گھنٹہ یا تین گھنٹہ کے فاصلہ سے پانی پینا چاہیے **فصل دوم** بیان مین اشربہ اعتیادیہ کے
یعنی معمولی پانی جو بطور عادت پیا جاتا ہے بنا بر اعانت ہضم غذا کے اور واسطے بدل ما یتحلل سیالات بدن کے
پانی پینا ضروری ہے اور یہی پانی خون کو رقیق کرکے مجاری دقیقہ مین پہونچاتا ہے اور بھی مواد سیالہ کے

فضلات پانی کے ذریعہ سے خارج ہوتے ہین جیسے بول اور پسینہ اور جس طرح ہوا مین اور انمین صفت مع
ممزوج ہوجاتی ہین اُسی طرح پانی مین بھی مواد مُضر ممزوج ہوجاتا ہے جیسے چونا۔ مگنیشیا۔ سلفیورک ایسڈ
یعنی تیزاب گوگرد۔ اور کلورین۔ اور سوڈا۔ اور نوشادر۔ اور شورہ وغیرہا اور طب جدید مین مشروبات کی
تین قسم کی ہین ایک مشروب مُبرِد اسکی دو قسمین ہین ایک پانی دوسرا مشروب مائیہ مبردہ جیسے افشرہ لیمان
جسمین پانی اور قند اور عرق لیمو ملایا جاوے یا آب زلال آلو یا آب زلال تمر ہندی یا شیرہ بادیان یا شیرہ
تخم خیارین وغیرہا دوسرا مشروب مُخمِر بسیط جیسے خمر و نبیذ وغیرہ تیسرا مشروب منعش جسکو مستقلاً اسکوروحیات
کہتے ہین پس مشروبات مبردہ مین افضل پانی ہے اور اسی کا استعمال ہوتا ہے اور یہی معین حیات ہے
لیکن اسکو زیادہ مقدار مین پینا ہضم مین فتور ڈالتا ہے اور قطعاً نہ پینا بھی مضر ہے اور امزجہ عصبیہ مین
یا جنکے مزاج مین یبوست ہے یا گرم مزاج ہین اُنکے واسطے شربت پانی ضروری اور اوفق ہے اور پانی
پینے کے واسطے ایسا چاہیے کہ ٹھنڈا اور صاف اور شفاف اور بے بُو اور عدیم الذائقہ یعنی نہ میٹھا ہو اور
نہ نمکین ہو اگر صابون کو اسمین حل کیا جاوے تو خوب حل ہوجاوے اور اسمین جھاگ یا بلبلے نہ ہووین
اور دال اور بقول جو اسمین پکائی جاوین جلد گل جاوین اور پانی کو خوب جوش دینے سے بخارات بنکر
اُڑ جاوین اور کوئی چیز اسمین باقی نہ رہے اور آب باران سب سے بہتر ہے مگر اسکے لینے کی بہت سی
شرائط ہین ایک یہ کہ اول باران کا نہ لیا جاوے دوسری پارچہ صاف مین لیا جاوے تیسری یہ کہ
قبل اُس بارش کے آندھی نہ آئے گرد و غبار نہ چھایا ہو چوتھی بہت بجلی نہ کڑکی ہو پھر رکھنے مین اسکے
بہت احتیاط و نظافت چاہیے تاکہ کیڑے نہ پڑ جاوین اور برف گل کر جو پانی ہوا ہو وہ بھی ثقیل ہے
اور چشمون کے پانی مین اکثر جواہر مختلفہ ارضیہ ملجاتے ہین اور بہت گہرے کنوئین کا پانی اوفق ہے اور
آب راکد اور نالون کا پانی یا جس پانی مین مواد حیوانی یا نباتی یا ترابی ہووے اسکا استعمال نامناسب
اور پانی کے صاف کرنے کے کئی طریق ہین ایک یہ کہ بطور عرق کے کشید کرلین دوسرے یہ کہ کوٹے
اور کنکر اور بالو سے تین گھڑون مین ٹپکالین جیساکہ یہ طریقہ بالفعل اشہر اور مروج ہے تیسرے یہ کہ فلٹر کین
اسکی بوتلون اور ظروف کا بھی رواج ہوگیا ہے اور پھٹکری یا نرملی وغیرہ ادویہ سے صاف کرنا مناسب
نہین ہے اور ظرف رصاص مین پانی کا رکھنا بہت مضر ہے اور مشروبات مائیہ مبردہ کا استعمال موسم
گرما مین امزجہ حارہ کو مفید ہوتا ہے کوئی شربت لیمو کوئی شربت انارین کوئی لعاب بہیدانہ کوئی خالص پانی
اور قند کا شربت پیتا ہے اسکا استعمال موافق عادت اور مزاج کے چاہیے اور امزجہ بلغمیہ مین شہد خالص
اور پانی ملاکر شربت پینا نافع ہے فصل سوم بیان مین اشربہ روحیہ اور مخمرہ بسیطہ کے۔ شراب کی

دو قسمین ہین ایک وہ کہ سڑا کر چھان لی جاتی ہے اُسکو مخمرہ بسیطہ کہتے ہین دوسری وہ کہ سڑا کر تقطیر کر لی جاتی ہے اُسکو مشروب روحیہ کہتے ہین مخمرہ بسیطہ کی نسبت مشروب روحی قوی اور اظہر النتائج ہوتی اسکے کثرت استعمال سے ضعف معدہ اور غلیظ غشاء مخاطی معدہ اور فقدان اشتہا ہوجاتا ہے پھر رفتہ رفتہ ضرر اسکا بقیہ اعضا تک پہونچتا ہے بڑھاپا قبل از وقت آجاتا ہے حس تمام اعضا کی کم ہوجاتی ہے فالج ہوجاتا اور اور امراض اسی قبیل کے ہوجاتے ہین اگر کمیت قلیلہ کے ساتھ اماکن باردہ مین استعمال کیا جاوے تو نافع ہے بشرطیکہ پانی سرد ملا کر پی جاوے اور خلاء معدہ مین سخت مضر ہے اور مخمر بسیط جیسے نبیذ ہے اسکو بہت طرح پر بناتے ہین اور جس چیز سے استزاج اسکا کرتے ہین اُسکی رائحہ محسوس ہوتی ہے اور نبیذ الشعیر اور نبیذ التفاح اور نبیذ الکمثری وغیرہ اسکے اقسام ہین امزجہ بلغماوی کو اور جن شخصون کو اشتغال عضلات درپیش ہین موسم برد مین استعمال اسکا نفع دیتا ہے اور امزجہ صفراویہ اور دمویہ کو اس سے اجتناب واجب ہے۔ اگرچہ طب جدید مین کسیقدر اسکو نافع بیان کیا ہے مگر ہمکو بڑا افسوس اور تعجب شیخ الرئیس پر آتا ہے کہ اُنھون نے اسکے مدائح قانون مین بیان تمام جان کیے ہین حالانکہ ہم بلا لحاظ مذہب فقط اپنے تجربہ چہل سالہ کے روسے بیان کرتے ہین کہ ہم نے کبھی کسی شخص کو اس سے منتفع ہوتے نہین دیکھا بلکہ صدہا اشخاص کو اس سے ضرر اُٹھاتے دیکھا البتہ موسم بارد مین بلغمی مزاجون کو صرف اسقدر نفع فوری ہوتا ہے کہ نکاہت برودت جاتی رہتی ہے اور کسل و کاہلی دفع ہوجاتی ہے تھوڑی دیر کے واسطے پھر جب خمار کے وقت غلبہ تشنگی ہوا اور اُنھون نے آب سرد پیا اُس نفع سے زیادہ ضرر لاحق ہوجاتا ہے ہمنے صدہا آدمیون کو طرح طرح پر اس سے متضرر ہوتے دیکھا ہے ہر ایک قسم کے ضرر کی ایک ایک حکایت لکھتے ہین —

ایک وکیل کایتھ تھے فی الجملہ طب مین بھی مداخلت رکھتے تھے مگر مے خواری کی عادت اُنسے نہین چھوٹتی تھی بتدریج انکو ضعف بصارت نے یہان تک ترقی کی کہ آخر کار نابینا ہوگئے اور ابتدا جب انکو ضعف بصر شروع ہوا اُسوقت یہ کیفیت تھی کہ اُنکی آنکھون کے آگے غبار اُسوقت معلوم ہوتا تھا کہ جس وقت وہ شراب پیتے تھے اور جس روز وہ اپنے اوپر جبر کرکے کم پیتے تھے تو ضعف بصر مین بھی کمی ہوجاتی تھی لیکن مآل کو یہ بھی جاتی رہی اور بالکل نابینا ہوگئے۔ دوسری ایک کایتھ داروغہ افیون تھے انکو میخواری سے عارضہ اسہال لاحق ہوا مطب مین آئے اُنسے کہا گیا کہ خمر سے اجتناب کرو بعنایت ایزدی انکو صحت ہوگئی اُنھون نے استعمال مے جاری کردیا پھر اسہال لاحق ہوا پھر معالجہ اور ترک شراب سے صحت ہوئی اسیطرح تین بار دورہ ہوا چوتھے مرتبہ کے دورہ مین مر گئے۔ تیسری ایک مسلمان حلوائی کو دیکھا کہ کثرت مے نوشی سے سلانہ ہوکر مرگیا۔ چوتھی ایک نواب صاحب فرخ آباد کے بادہ نوشی کے سبب سے مبتلا بہ استسقا ہوکر

عالم بالا کو سدھارے۔ پانچوین ایک نواب زادے بعارضۂ تپ محرق علیل ہوے معتاد شراب کے تھے انکو ممانعت شدید کردی گئی جب استعمال مبردات و مطفیات سے افاقہ ہوا اُسی روز بجر د پینے شراب کے اشتداد اور اشتعال حرارت کا یہان تک ہوا کہ سرسام ہوکر مرگئے۔ چھٹی ایک سقہ کو دیکھا کہ بسبب کثرت میخواری کے بعارضۂ فالج و سکتہ راہی فنا ہوا۔ ساتوین بہت سے یورپین کو بحالت نشۂ شراب کے خودکشی کرتے ہوے سُنا اور ایک کو بچشم خود دیکھا۔ آٹھوین ایک کرانی کو اسی شراب سے مجنون ہوجاتے دیکھا۔ نوین ایک رئیس کو دیکھا کہ جسوقت استعمال خمر کا کرتے تھے اختلاج قلب اس شدت سے تکلیف دیتا تھا کہ موت کا سا سنا ہوجاتا تھا مگر اُنسے ترک اسکا نہو سکا آخر کار اسی مین جان دی غرضکہ ایسے وقائع صدہا مطب مین پیش آئے اور کتب جدیدہ مین بھی ایک جنون کی قسم جنون خمری لکھی ہے کہ وہان خمر کی وجہ سے ہوجاتا ہے اسکے علاوہ مشاہدہ اور بداہت شاہد ہے کہ جسوقت شراب حلق سے اتری دماغ مین فتور آیا پانون مین لغزش ہوئی اعصاب کا اختلال جاتا رہا عقل و حواس رخصت ہوے پس ضرر دماغی تو پہلا مرتبہ اسکا ہے اور جو کثرت ہوئی تو غثیان اور قے لاحق ہوئی جو دلیل قوی فساد معدہ کی ہے جب اسکا اثر پورا ہوچکا تو اب جگر مین اسکے اثر نے سرایت کی تشنگی کا غلبہ ہوا حیف ہے کہ جس مضر چیز کا ضرر ایسا بدیہی ہو اُس سے اجتناب نہ کیا جاوے بلکہ کہا جاوے شعر چیست دانی بادۂ گلگون سعفی جوہرے ٭ حسن را پروردگارے عشق را پیغمبرے ٭ افسوس ہے ایسی سمجھ پر۔ اسیواسطے بفضل اکثر عقلاء فرنگ نے اسکے رفع اور رواج کے واسطے مجلس شوریٰ قائم کی ہے اور اسکے انسداد کی تدابیر سوچی جاتی ہین خدا انکی سعی کو مشکور کرے ہزار نفرین اُس قوم پر جسکے یہان یہ اُم الخبائث بحکم معبود منہی ہو اور وہ اُسکا استعمال کرین اور خسر الدنیا والآخرۃ قرار پاوین

## فصل چہارم

بیان مین مخدرات کے۔ ایک قہر الٰہی بنی آدم پر یہ نازل ہے کہ اکثر بندگان خدا کو عادت کسی نہ کسی چیز کے استعمال کی ہوتی ہے اور اُس شے کا استعمال کرنا موجب حفظ صحت یا سرور و فرحت کا اپنے ذہن مین یقین کرتے ہین یہ اشیا دو قسم کی ہوتی ہین یا مُنشی اور مُخدر یا منعش یعنی منعش حرارت غریزی کی پس منشیات متعادہ مین ایک شراب ہے جسکا بیان اوپر ہوچکا دوسری بھنگ ہے طب جدید مین اسکو حشیشہ لکھا ہے اسکو حشیشۃ الفقرا اور بنگ اور فلک سیر اور فلک ناز اور سبزی وغیرہ کہتے ہین اسکے استعمال سے بھی دماغ مین فتور آتا ہے جنون و نامردی نہایت درجہ کی ہوجاتی ہے معدہ مین ایسی تحذیر پیدا کرتی ہے کہ گو مقدار ہضم سے زیادہ غذا کھائی جاوے مگر امتیاز سیری شکم کا نہین ہوتا ہے اسیواسطے آلات غذا مین فتور آجاتا ہے اور قابض اور ممسک ہے بعض

اسکی برفیان بناکر کہاتے ہین اسکو معجون کہتے ہین استعمال اسکا بھی مضر صحت اور مورث امراض دماغی اور قنات ہضمی کا ہے اکثر اشخاص معتاد افیون کے ہوتے ہین اسکا ضرر شراب سے بھی بڑھکر ہے کسی قسم کا نفع اسمین نہین ہے بجز اسکے کہ دوا نزلہ کو اسہال کو روکتی ہے اور کسیقدر مسکن ہے لیکن اسکی عادت کرنا سلب صحت اور تحسیت ارواح اور مخدر دماغ ہے عمر کو تاہ ہوتی ہے اور بدن مین خارش پیدا کرتی ہے نیند جاتی رہتی ہے جسم لاغر ہوجاتا ہے قبض شدید لاحق ہوتا ہے اشتہا کم ہوجاتی ہے قلب کو سخت مضر ہے ہم نے مطب مین دیکھا کہ ایک شخص شاکی اختلاج قلب اور خفقان شدید کا آیا ہر چند مفرحات اور مسکنات قویہ کا استعمال کرایا کچھ سود مند نہوا اور وہ شخص تین ماشہ افیون صبح کو اور تین ماشہ شام کو کھاتا تھا اُس سے کہا گیا کہ معجون مبدل المزاج کا استعمال کراکے افیون ترک کرادی جاویگی اُسوقت یہ عارضہ قلب کا جاتا رہیگا اُسنے کہا کہ مجھ سے ترک اسکا ہرگز ممکن نہین ہے چند مہینے بعد وہ شخص پھر آیا اور وہی شکایت خفقان و اختلاج اور اضطراب قلب اور گھبراہٹ کی بیان کی پھر اُس سے کہا گیا اُسنے انکار کیا آخر کار جب چوتھے مرتبہ وہ پھر آیا تو اُسکو زجر اور بداخلاقی کے طور پر کہا گیا کہ ہمارے پاس مت آؤ ہم کبھی تمہارا علاج نہ کرینگے اُسوقت سے اُس شخص کو کچھ ایسی غیرت آئی کہ چپ چاپ اپنے گانون کو جہان کا زمیندار تھا چلا گیا اور اپنے دل مین عہد کرلیا کہ اب قطعاً افیون نہ کھاؤنگا آٹھ روز تک برابر اعضا شکنی اور بےچینی کے شدائد اُسنے جھیلے اور ایک دانہ اُسکے منہ مین نہ گیا بجو وبیزار رہتا تھا نوین روز اُسنے غذاے قلیل کھائی غرض کہ ایک مہینہ کامل تک ترک افیون کی اذیتین جھیلین بعد اُسکے مطب مین آکر سرگذشت بیان کی اُسکو مقویات قلب اور مفرحات کا استعمال کرایا عارضہ خفقان رفع ہوگیا اسی طرح ایک پنساری معتاد بافیون تھا اُسکے معدہ مین فتور آگیا تھا قبض شدید اور درد معدہ رہتا تھا معجون ازاراقی کے استعمال سے بتدریج افیون ترک کراکے علاج معدہ کا کیا تندرست ہوگیا۔ اسی طرح ایک رئیس کا معالجہ کیا گیا اکثر آدمی ٹھیکرے پھانکتے ہین اُس سے بیشتر عارضہ استسقا لحمی کا ہوجاتا ہے اور مدک بازون اور چنڈو بازون کی صدہا ایسے دیکھے کہ نوبادہ جوانی سرسبزی وکامرانی کے ساتھ لہلہاتا چلا آتا ہے کہ انھون نے مدک یا چنڈو کا استعمال شروع کردیا چند ہی روز مین مرجھا کر افسردہ و پژمردہ بلکہ بدتر از مردہ ہوگئے دنیا مین کسی کام کے نہ رہے چند معززین کی اولاد کو دیکھا کہ بحالت فارغ البالی انھون نے یہ شغل جاری کیا مدت قلیل مین از کار رفتہ ہوگئے نان شبینہ کو محتاج ہوگئے کسی طرح کمانا اپنا قوت لایموت پیدا نہین کرسکتے تھے اور عین شباب مین طائر روح انکا پرواز کرگیا پس استعمال سے ایسی چیزون کے اجتناب کلی کرنا چاہیے

اور اسکو ایک طرح کا قہر الٰہی جاننا چاہیے مصرع خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے ٭ اور بعض چیزین عادت کی
ایسی ہین کہ وہ گو نشہ اور مخدر اور علی العموم مضر صحت نہین ہین مگر عام طور سے عادتاً رائج ہین جیسے چاہ
اور قہوہ کہ بلاد عرب مین قہوہ بکثرت اور چاہ کم مستعمل ہے اور اور بلاد مین چاہ بکثرت اور قہوہ کم مستعمل ہے
انکے استعمال سے نشہ کم ہوتا ہے اور رنج اور دماغ کو ضرر شدید پہونچتا ہے البتہ تھوڑی دیر کے واسطے
انعاش حرارت غریزی کا ہوجاتا ہے اگر صفراوی جوان عمر اسکا استعمال کرین تو نیند جاتی رہتی ہے مزاج مین
یبوست آجاتی ہے قلب مین حرارت پیدا ہوتی ہے منی رقیق ہوجاتی ہے خلاء معدہ کے واسطے مضر ہے
البتہ بلاد باردہ مین اور کہول اور مشایخ کو اور موسم سرد مین نافع ہے ہندوستان مین پان کھانے کا بہت
رواج ہے یہ بھی انعاش حرارت غریزی کا کرتا ہے بوے دہن اور ذائقہ زبان کو خوش آیند کرتا ہے مقوی دماغ
اور قلب ہے لیکن افراط اسکی بھی مضر ہے بباعث چونہ کے مسوڑے خراب ہوجاتے ہین دانت کم زور
ہوجاتے ہین اکثر پان کے ساتھ تماکو کھائی جاتی ہے اگرچہ ریاح معدہ اور تفتیح اور رفع قبض کو مفید ہے
اور رطوبات معدہ کا اخراج کرتی ہے مگر بشدت مضعف قلب ہے اسی طرح تماکو حقہ مین پینا تحلیل ریاح
اور رفع قبض کرتا ہے دانتون کو صدمہ نوازل سے بچاتا ہے مگر قلب اور ریہ کے واسطے مضر ہے علی ہذا
ناس کا سونگھنا نزلہ کو ناک کی طرف رجوع کرتا ہے آنکھون کے واسطے مفید ہے مگر قوت شامہ اور دماغ کو
ضرر کرتا ہے بہتر یہی ہے کہ انسان جس فطرت پر مجبول ہوا ہے اسی طرح رہے کسی چیز کی عادت نہ ڈالے
صد ہا بندگان خدا ایسے بھی ہین کہ وہ ان چیزون کا استعمال نہین کرتے ہین اور تنومند اور صحیح البنیہ اور
قوی المزاج ہین اور ان اشیاء معتادہ سے اگرچہ چند روز کے واسطے موجب تفریح یا تسکین عوارض کے
ہوتے ہین لیکن وہ فرحت چند روزہ منجر بزوال مدت العمر کے ہوجاتی ہے مصرع ساعتے عیش و غصہ سال چند
کا مضمون صادق آتا ہے اور جسم آمادہ قبول امراض متنوعہ کا ہوجاتا ہے اور امراض اعصاب اور امراض ضعف
گھیر لیتے ہین اپنے ہاتھ سے اپنی عمر کا تلف کرنا ہے **فصل پنجم** بیان مین ادویہ کے ظاہر ہے کہ دوا
ایک جوہر ایسا ہوتا ہے کہ وہ بدن مین اثر کرتا ہے اور کیفیت زائدہ پیدا کرتا ہے اور ڈاکٹری مین اکثر
دواؤن کی روح اور وہی جوہر موثر کا استخراج کرتے ہین اسی واسطے دوا انگریزی کی تاثیر جلد اور قوی
ہوتی ہے اور مقدار مین بھی نہایت قلیل دی جاتی ہین اگر وزن معینہ سے اندک زائد دی جاوے
تو ضرر عظیم پہونچتا ہے اور امراض مہلکہ پیدا ہوتے ہین اور بھی اکثر سموم کا استعمال دوا کیا جاتا ہے
اس صورت مین بڑی احتیاط اور ہوشیاری استعمال دوا مین واجب ہے اور طب قدیم مین بھی کوئی دوا
ایسی نہین ہے کہ کسی نہ کسی عضو کے واسطے مضر نہ کرتی ہو اور ظاہر ہے کہ مرض بغیر استعمال دوا کے دفع

نہین ہوتا ہے پس استعمال دوا کا واجب ہوا اس صورت مین اگر بجہت بے احتیاطی اور غفلت کے
یا بباعث غلطی تشخیص کے کوئی دوا مضر استعمال مین آگئی تو بیشک اُس سے کوئی مرض پیدا ہوگا مثلاً
کلوریل کہ سیماب نمکین ہے اکثر رفع قبض اور نضج مادہ او رامراض زہریہ یعنی آتشکی مرضون کے واسطے
دیا جاتا ہے اور یہ احتیاط رہتی ہے کہ قدر معیّن سے زاید نہو اور بھی زمانہ مقررہ سے زیادہ دنون تک
نہ استعمال کیا جائے اور دانتون اور مسوڑون کو نہ لگنے پاوے اگر ان شرائط مین فرق آویگا ضرور مسوڑے
ورم کرجاوینگے رال بہیگی منہہ آجاویگا گلے مین غدد ورم کر آوینگے کیفیت استسقائے لحمی کی عارض ہوجائیگی
یا تیزاب گندک یا تیزاب شورہ یا تیزاب نمک دفع امراض کے واسطے دیا جاتا ہے اگر قدر شربت سے زیادہ
بدن مین پہونچیگا بسبب اسکے کہ اکال ہے معدہ مین خراش کریگا درد پیدا ہوگا برد اطراف ہوجاویگا
اسی طرح لیکیور امونیا یعنی نوشادر محلول کے زیادہ پی جانے سے گلے مین سوزش پیدا ہوجاتی ہے
عسر البلع کا عارضہ ہوجاتا ہے خون کی قے آتی ہے معدہ مین درد ہونے لگتا ہے اسہال الدم ہوجاتا ہے
یا جتنے مسہلات حادہ ہین اگر قدر شربت سے زیادہ دیے جاوین تو قنات ہضمی مین تہیّج پیدا کرتے ہین
ہیجش اور مغص ہوجاتی ہے اور دست زیادہ آتے ہین مریض ضعیف ہوجاتا ہے یا مقدار معیّن سے
کم دیی جاوین تو تعب و بیچینی اور کرب اور اضطراب قلب لاحق ہوتا ہے بدانست مؤلف اکثر
ادویہ انگریزیہ مین اِس قسم کا ضرر شدید ہے اور طب جدید کی ادویہ مستعملہ مین اِس سے کم ضرر ہے
اور ادویہ مستعملۂ طب قدیم اس سے بھی زیادہ اخف الضرر ہین لیکن ویسی ہی اخف النفع بھی ہین
درحقیقت مسلک طب جدید کا بہتر ہے بہرکیف دوا کے استعمال مین خوب جودت اور رداءت اور کہنگی
اور تازگی اور کمیّت اور کیفیت انحصار دوا کا لحاظ اور سن اور قوت مریض اور فصل اور ہوا اور اقلیم
اور پیشہ وغیرہ کی مراعات واجب واقدم ہے۔ **فصل ششم بیان مین اسباب مُعدِیہ و جلیّہ کے**
یعنی اکثر امراض متوارثہ ہوتے ہین کہ اگر والدین مین کسی کو وہ بیماری ہے تو اولاد کو بھی ہوجاتی چنانچہ
آتشک یا جنون یا برص یا نزلہ یا ضعف کسی عضو کا اگر مان یا باپ مین ہوگا تو اولاد کو بھی خوف اسکا ہے
مگر یہ امر ضروری نہین ہے کہ خواہ مخواہ والدین کے امراض اولاد کو بھی ہوا کرین اگر ایسا ہوتا تو بعض
امراض بھی جو متوارثہ ہین مخصوص بقبائل و شعب اور خاندان کے ہوجاتے ہان ایسا اتفاق ہوتا ہے
کہ اگر باپ کو آتشک کا مادہ موجود ہے اُسوقت مین جو نطفہ استقرار پاویگا تو بیشتر اس بچے کو بھی
یہ مادہ ستاویگا یا اُس بچے مین استعداد قبول اُس مرض کی حاصل ہوگی یا اگر باپ کا دماغ
ضعیف ہے اور اُسکو نزلہ کا خلل رہتا ہے تو بیٹے کو بھی نزلہ ہوگا یا استعداد حدوث نزلات کی اُسمین ہوگی

فصل ہفتم بیان مین اسباب بدنیہ انسانی کے۔ یہ اسباب وہ ہین کہ بدنہ انسانی مین موجود ہون جیسے مزاج اور سن اور استعداد شخصی مثلاً ایک شخص کا مزاج دموی ہے اُسکی جہت سے امراض خون کے لاحق ہوا کرتے ہین یا سن شیخوخت ہے اسکی وجہ سے ضعف یا فتور ہضم یا درد آنتون مین ہوتا ہے یا سپید ہو جانا بالون کا لاحق ہووے یا مرض موروثی لاحق ہو جاوے اگرچہ اسکا بیان ضمن مین اسباب جدید کے کیا گیا ہے لیکن یہ اسباب مُتقدّیہ اور بدنیہ دونون مین شامل ہین مُتقدّیہ ہین باعتبار غدودی ہے اور اسباب بدنیہ مین باعتبار داخل بدنہ ہونے کے یا ارتداد عرق کی جہت سے کوئی بیماری ہو یعنی ہمیشہ پسینہ نکلتا تھا پھر اُسکا نکلنا موقوف ہوا اس جہت سے بیماری پیدا ہو گئی یا بسبب انسداد اور حبس حیض یا نفاس کے کوئی بیماری لاحق ہووے یا خون بواسیر کے محتبس ہو جانے سے یا کثرت غیض و غضب یا افراط حزن وغیرہ اعراض نفسانی سے عارضہ پیدا ہو تو یہ اسباب بدنہ کہلاتے ہین کسواسطے کہ بدنہ کے اندر موجود ہوتے ہین چنانچہ امزجہ بدنیہ مین موجود ہین اور بدنہ کو واسطے قبول مرض اپنے جنس کے مہیا کرتے ہین مثلاً مزاج دموی بدن کو واسطے قبول امراض دمویہ کے مستعد اور مہیا کرتا ہے جیسے رعاف یا بواسیر یا نزیف رحمی یا حمیات التہابیہ دمویہ وغیرہ امراض کے یا مزاج عصبی واسطے قبول امراض دماغ کے مثل جنون اور اختلاج عصب اور وجع مفاصل وغیرہ امراض عصبیہ کے مہیا کرتا ہے یا مزاج لنیفاوی واسطے قبول امراض بلغمیہ کے یا امراض باردہ مزمنہ کے جسطرح غدود بلغمیہ یا امین مغرطا وغیرہ کے جسم کو مستعد کرتا ہے یا مزاج صفراوی واسطے اکتساب امراض صفراویہ کے مثل حماے صفراوی اور امراض کبد اور امراض قناۃ ہضمی وغیرہ کے بدن کو مہیا کرتا ہے اسی طرح سن ایک طفولیت کا ہوتا ہے اُسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک طفولیت اول جسکا زمانہ سات برس کی عمر تک ہے اُسوقت مین بسبب ضعف بدنہ اور سرعت امتصاص کے ہر قسم کی بیماریان خصوصاً امراض دماغ اور امراض قناۃ ہضمی اور امراض صدر اور امراض جلد کو اکتساب کرتا ہے اُسکے بعد سن طفولیت ثانی ہین یعنی پندرہ برس کی عمر تک استعداد اکتساب امراض التہابیہ اور امراض دماغ اور امراض ریہ اور امراض جلدیہ کی رہتی ہے پھر سن فتوت یعنی عنفوان جوانی کا پچیس برس تک رہتا ہے اس سن مین امراض حادہ مثل حمیات وغیرہ کی استعداد ہوتی ہے پھر پچاس برس تک سن کہولت ہوتا ہے اسمین جیسا سبب لاحق ہو گیا اُسکے موافق بیماری ہوتی ہے پھر ساٹھ برس تک سن شیخوخت ہے اسمین امراض مثانہ اور بول کے لحوق کی استعداد ہوتی ہے اسکے بعد سے سن ہرم شروع ہوتا ہے اس سن مین یبوست کا غلبہ ہوتا ہے دوران خون کی حرکت دھیمی ہو جاتی ہے حرارت غریزی کا جمود شروع ہوتا ہے حواس خمسہ ظاہری مین ضعف آ جاتا ہے

انتہام عمر کا خوف ہر وقت لگا رہتا ہے اور امراض موروثہ مین وُلد کو اپنے ابتداے تکون شخصی سے مادہ
حدوث امراض کا جو اُسکے والدین یا فقط والد یا فقط والدہ کو ہو موجود رہتا ہے مثل صرع جذام سل وغیرہ
امراض غیر البرئ اور ارتداع عرق اور خون وغیرہ کا وجود جسمین اظہر ہے اسی طرح اعراض نفسانیہ
بھی داخل جنیہ ہین **فصل ہشتم بیان مین سموم کے** زہرون مین ایک جوہر ایسا ہوتا ہے کہ اُسکا
اثر کامل منجر بہلاک کردیتا ہے پس سموم تین قسم کے ہین معدنی نباتی حیوانی اور انکا اثر بھی تین طرح پر
ہوتا ہے ایک بباعث حراقت اور قراحی اور تقطیع ہونے کے دوسرا بجہت تخدیر کے تیسرا بباعث
اہلاک روح کے فی الفور پس سموم معدنی سنکھیا اور جو چیزین کہ اُس سے تیار کی جاتی ہین اور ہرتال اور
مردہ سنگ اور سلیمانی یعنی کاسٹک وغیرہ ہین ان سموم کا یہ خاصہ ہے کہ اغشیہ وغیرہ اعضا جہان تک
پہونچتے ہین کھا لیتے ہین اور فاسد کردیتے ہین اور موجب ہلاک شخص کے ہوتے ہین اور تیزاب گوگرد
اور تیزاب شورہ بھی سموم معدنیہ کے ذیل مین ہین یہان تک کہ ظروف مسی بغیر قلعی کے بھی اس مین
داخل ہین انمین جب زنگ لگ جاتا ہے اور اُس سے طعام متغیر ہوجاتا ہے تو وہ غذا بھی داخل سم ہے
اور اسکو تسمیم نحاسی کہتے ہین اور سموم نباتی بہت کثرت کے ساتھ ہین پس سموم حرّاقہ نباتیہ وغیرہ مثل
خانق الذئب وغیرہ کے اور مخدر مثل جوہر افیون اور دھتورہ وغیرہ کے انھین سے بیشتر سموم جو مقدار
قلیل مین مہلک نہین ہین انکا استعمال معالجات مین اکثر امراض کے بقاعدہ ڈاکٹری بزمان سابق
بہت تھا مگر تھوڑے روزون سے رواج انکے کثرت استعمال کا جاتا رہا تاہم بہ نسبت طب قدیم یا جدید کے
زیادہ ہے اور طب قدیم مین قطعاً سموم سے مداوات نہین کرتے ہین مشافہتاً دو کوئی نسخہ کسی مرض صعب کا
ایسا ہے جسمین کوئی جزو سمی بھی داخل ہے اور یہ بات بہ نسبت مؤلف نہایت اسلم اور خالی از خطر ہے
اور طب جدید مین بھی اسکا رواج بہت کم ہے اور جس جگہ ہے وہ بے محل نہین ہے اور چونکہ سمیات کو
استعمال دوا آزیادہ ہوگیا ہے لاجرم تعداد مستحضرات سمیہ کی بڑھ گئی ہے بہ نسبت طب قدیم کے چنانچہ
ہم بالاختصار بیان اسکا کرتے ہین خاتمہ واضح ہو کہ زہری تاثیر دو طرح پر ہوتی ہے ایک یہ کہ بمجرد وقوع
جلد سے ہلاک کردیتے ہین جس طرح مرے کی کئی یا زجاج نیم کوفتہ یا براوہ سیسہ یا کھولتا ہوا پانی جب حلق سے
نیچے اترتا ہے تو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے دوسری تاثیر یہ ہے کہ جسم کے اندر پہونچکر تحلیل اجزا دموی کر
بازکیمیاوی ہلاک کرتا ہے پھر اسکی بھی تین قسمین ہین ایک یہ کہ جسم پر جہان ملاصقت کرے انکو گلا دیوے
جیسے حجر الجہنم یعنی کاسٹک دوسری خون مین جذب ہوکر اعضاء بعیدہ تک اپنا اثر پہونچا دیوے جیسے زہر
تیسری ملاصقت سے عضو کو گلا بھی دیوے اور اثر بھی اعضاء بعیدہ تک پہونچا دیوے جیسے سنکھیا

پھر اثر سمیت کی کئی قسمین ہین ایک یہ کہ جس عضو سے زہر ملاصق ہو اُس جگہ کو فاسد کردیوے جیسے سنکھیا سے معدہ اور امعا مین سوزش پڑجاتی ہے اور زخم ہوجاتا ہے اور کبھی سوراخ ڈال دیتا ہے دوسری جہان ملامست کرے وہان کے اعصاب مین تخدیر پیدا کردیوے جیسے لفاح یعنی بیلاڈونا یا افیون تیسری ہوا کی حالت مین زہر ہووے وہ شُش (پھیپھڑے) مین پہونچکر سمیت پیدا کرے اور دم رک کر انسان مرجائے جیسے کاربونک ایسڈ یا مارشل گیاس اور بعض زہر ایسے ہین کہ اُنکی ایک تاثیر خاص ضرور ہوتی ہے مثلاً سنکھیا خون مین ملکر سمیت پھیلاتی ہے مگر معدہ اور امعا کی لعاب دار جھلی مین اور کسی قدر پھیپھڑے کی لعاب دار جھلی مین ضرور سوزش کریگی یا دھتورہ یا لفاح ہذیان پیدا کریگا یا دیجی ٹیلس قلب کی حرکت کو ضعیف کردیگا یا کچلہ تشنج اور اختلاج اعضا پیدا کریگا یا سیماب سے مسوڑون مین سوزش اور کثرت لعاب دہن اور جبڑون مین سڑن ہوجاتی ہے فاسفورس سے خون کا پیشاب آتا ہے اینٹیمون کے مرکبات کا اثر پھیپھڑے اور لعاب دار جھلی پر اکثر ہوتا ہے اور نحاس کا اثر بیشتر جگر پر ہوتا ہے اور زہر جسقدر مقدار مین زیادہ ہوگا اُسیقدر جلد ہلاک کریگا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زہر کھانے سے اسقدر قے آتی ہے کہ زہر خود نکل جاتا ہے اور آدمی صحیح ہوجاتا ہے چنانچہ سنکھیا کھائے ہوے اور افیون کھائے ہوے کو دیکھا گیا کہ قے متواتر ہوئی اُسمین سنکھیا اور افیون تمامہ نکل گئی اور مریض اچھا ہوگیا اور اکثر سموم معدہ مین پہونچکر حل ہوجاتے ہین مثلاً سیسہ کے زہر پانی مین حل نہین ہوتے ہین اور معدہ مین حل ہوجاتے ہین اسیواسطے جو زہر پانی مین حل ہوجاتے ہین اُنکے اوپر پانی پلانا سخت مضر ہے اور نباتی زہرون پر سرکہ پلانا اور افیون پر تیل پلانا مقوی اُنکی سرعت تاثیر کا ہے بعض زہر ایسے ہین کہ اگر کم مقدار سے عادت ڈالی جاوے تو اُنکا اثر سمیت کا نہین ہوتا ہے جیسے شراب تماکو افیون بھنگ کچلہ دھتورہ وغیرہ مگر آہستہ آہستہ بتدریج خفیف اثر ضرور ہوتا ہے مثلاً افیون اخیر کو دُبلا کردیتی ہے پینک آنے لگتی ہے کاہلی مزاج مین آجاتی ہے اسواسطے اس قسم کی چیزون کی عادت عمر کو کوتاہ کرتی ہے بعض امزجہ خاص ایسے ہین کہ وہ زہر کے متحمل ہوجاتے ہین مگر ایسے مزاج کے آدمی کم ہوتے ہین اور بعض امراض ایسے ہین کہ اُنمین سم فائدہ کرتا ہے مثلاً فالج مین کچلہ یا میٹھا تیلیہ بہت مفید ہوتا ہے کسی قدر زیادہ مقدار اُسکا قاتل نہین ہوتا

## بیان استحضارات (مرکبات) زرنیخیہ

کا ایک اُوکسیڈ الزرنیخ جسکو زرنیخ ابیض اور حمض الزرنیخوز بھی کہتے ہین یعنی سنکھیا اسکو انگریزی مین آرسنک اور آرسنی اس ایسڈ کہتے ہین اور حمض الزرنیخیک جسکو زرنیخ اور کبریتور الزرنیخ کہتے ہین یعنی سنکھیا اور گندھک کی ترکیب سے تین چیزین بنتی ہین اُنکو سلفائیڈ آف آرسنک کہتے ہین ازانجملہ ایک بائی سلفائیڈ آف آرسنک ہے جسکو منشل کہتے ہین اور طب جدید مین زرنیخ احمر کہتے ہین دوسرا ٹرسلفیورٹ آف آرسنک ہے اسکو ہرتال طبقی کہتے ہین تیسرا پنٹا سلفائیڈ آف آرسنک ہے اسکو

ہرتال کہتے ہین اور ایک زرنیخ اسود جسکو سم الذباب بھی کہتے ہین یعنی سیاہ سنکھیا اور عجیبہ زرنیخیہ راہب گوہ ان سب کی تاثیر بھی ایک ہے انکے کھانے سے زبان مین ایک طرح کی حرافت اور گلے کا رکنا اور غثیان اور قے اور ثقل اور حرارت اور الم معدہ اور شراسیف مین محسوس ہوتا ہے اور اگر پاخانہ ہووے تو سیاہ یا سبز بدبو پیچش کے ساتھ ہووے اور نبض سریع اور متواتر اور غیر منتظم ہووے اور جلد مین گرمی معلوم ہو اور زیادتی تشنگی اور ٹھنڈا پسینہ آوے اور کوتہ دمی ہو اور دل خوفناک ہو اور چہرہ بھیانک ہو جاوے اور حرکت مین تشنج ہووے اور مقدار زائد کھانے مین یہ علامات کم ظاہر ہوتی ہین بلکہ فی الفور مرجاتا ہے بعد مرنے کے چاک کرنے سے غشاء مخاطی ہضمی مین یعنی لعاب دار جھلی معدہ اور امعا مین اثر التہاب کا پایا جاتا ہے یعنی جلد سرخ ہوتی ہے اور کبھی اسمین قروح غانغرایا بھی پائے جاتے ہین طریقہ علاج کا یہ ہے کہ فی الفور قے کرائی جائے آب گرم سے دودھ یا گھی ملاکر اور اگر اسطرح قے نہ آوے تو ادویہ مقیئہ سے قے کرادین اور غلصمہ یعنی کوے کو پر یا ہاتھ سے گدگدا کر قے کرین یہانتک کہ تمام بقیہ سم جو تحلیل و جذب بدن مین نہ ہونے پایا ہو نکل جاوے اور مجس فوالقنا مین ایک آلہ ہے کہ اسکو اسٹامک پمپ کہتے ہین اس سے زہر نکالدین اسکے بعد مضادات السم یعنی ادویہ تریاقیہ کا استعمال کرین جنکو ادویہ فادزہریہ بھی کہتے ہین یہ دو دوائین ہین کہ معدہ مین پہونچکر زہر مین ملکر بعمل کیمیاوی ایک نئی شے ایسی بنا دیتی ہین جسمین سم کی خاصیت نہین ہوتی اور بعض ادویہ ایسی بھی ہین کہ عمل کیمیاوی سے نہین بلکہ اپنی خاصیت سے مفید ہوتی ہین اسکے بعد وہ دوائین چاہیین کہ جو اعراض کہ سم کے سبب سے لاحق ہوے ہین انکو مفید ہون چنانچہ سنکھیا مین سیسکوئی اوکسید الحدید الایدرانی یعنی ہیڈرٹیڈ پراوکسائیڈ آف آئرن شکر کے شربت کی مقدار وافر مین ملاکر تھوڑا سا ماء الکلس یا مغنیشیا یا دودھ یا آب خطمی یا آب صمغ یا لعاب بزرکتان ملاکر بار بار تھوڑا تھوڑا پلاوین اور رہا کا خیسانیدہ مازو کا اور کونین کا پانی اور مرکبات انتیمونیہ اور طرطیر مقی اور زبدۃ الانتیمون اور قرمز معدنی اور انتیمون مفرج اور پوست درخت قصطل اور خشک اور خیسانیدہ چاہ دیوین اور تین گرین تک افیون بھی کھلاتے ہین اور اگر سم امعا تک پہونچا ہو تو مسہل سے نکالتے ہین اور مؤلف کا تجربہ یہ ہے کہ پہلے شیر گاؤ بقدر پاؤ سیر لیکر اسمین طرطیر مقی یعنی ٹارٹرامیٹک پلا دیا اسکے تھوڑے زمانہ کے بعد آثار غثیان کے پیدا ہوتے ہین اسوقت سیر بھر دودھ مین پاؤ سیر گھی اور سیر بھر آب گرم ملاکر قے کرائے اور قے کرانے مین بہت مبالغہ کیا جاتا ہے بعد ازان سپیدی بیضہ مرغ کی شربت قندی مین ملاکر پلوا دیا اگر غثیان کسی وقت محسوس ہوا تو سنگترہ شیرین یا پرتقال یعنی ولایتی نارنگی یا انار شیرین کھلا دیا اگر جوان عمر اور زیادہ حار مزاج ہے تو بجائے سپیدی بیضہ کے

لعاب بیدانہ شیرین عرق کیوڑہ اور شربت انار شیرین کے ساتھ پلوایا اور رات کو سونے نہ دیا اور آب انار اور عرق کیوڑا یا عرق گاؤزبان بوقت تشنگی کے دیا اور بعض امزجہ مین عرق چولائی خاردار کو مروق کرکے دینا بعض سمیت سم فار کا پایا ہے اور ہرتال یا پینسل کے واسطے عرق مروق برگ شاہترہ تازہ کو نہایت مفید دیکھا ہے اور کبھی لعاب بیدانہ مین کاربونٹ آف آئرن اور قند ملا کر پلایا ہے اور کتھہ اور گولر کی چھال کا جوشاندہ بھی دیا ہے اور غذا مین فرنی دیتے ہین یعنی ایک چھٹانک چاول پیسکر دودھ سیر بھر مین پکا کر قند سے شیرین کرکے بوقت شب ظرف سفال مین رکھکر صبح کو کھلائی ہے اور زہرمہرہ گلاب مین گھسکر بار بار چٹانا سودمند ہے اور فالودہ چاول کا شربت قند اور تخم ریحان کے ساتھ بھی دیا ہے اور واسطے دفع ضرر سمیت اور وتات الفضہ یعنی نائٹریٹ آف سلور کے جسکو کاسٹک یا حجرالجہنم کہتے ہین ازروے طب جدید کے نمک پانی حل کرکے پلانا چاہیے طب قدیم مین اس سم کا ذکر بھی نہین ہے نہ ہمارے مطب مین کوئی ایسا مریض آیا۔ اور کلورور الذہب یعنی پروٹو کلورائڈ آف گولڈ اور پرکلورائڈ آف گولڈ یہ دونون سفوف ہین پہلا سفوف سبز رنگ کا سونے کو کلورین کے ساتھ ممزوج کرنے سے اور دوسرا زرد سرخی مائل سونے کو نائٹرو میوریٹک ایسڈ مین حل کرنے سے تیار ہوتا ہے یہ بھی سم ہے اسکا علاج وہی ہے جو متحصارات زرنیخیہ کے علاج مین مسطور ہوا اور طب قدیم مین اس سے بحث نہین ہے اور نہ ہندوستانیون کے مطب مین اس قسم کے مریض آتے ہین کس واسطے کہ اس قسم کے سموم سے معالجہ ڈاکٹری مین کیا جاتا ہے پس بوجہ بے احتیاطی وغیرہ کے جو ضرر اس قسم کے سموم سے پہونچتا ہے وہ وہین تک محدود رہتا ہے اس سے آگاہی طب قدیم والون کو نہین ہوئی ہے مگر علاج سموم معدنیہ کا بطور کلیات اور اصول کے طب قدیم مین البتہ موجود ہے جسکی وجہ سے طب قدیم کا عامل عاری بحث نہین خیال کیا جاسکتا ہے۔ اگر متحصارات زیبقیہ سے مثل زیبق حلو یعنی کیلومل یا سلیمانی اکال یعنی بردٹو اوکسائڈ آف مرکیوری یا اوکسائڈ آف مرکیوری کہ کاشک اور پوٹاش کے امتزاج سے بنایا جاتا ہے یا زنجفر یعنی شنگرف یا رہب احمر یعنی پرا اوکسائڈ آف مرکیوری یا بن اوکسائڈ آف مرکیوری سے مسموم ہوا ہو تو بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور طب قدیم مین اگرچہ جملہ مرکبات زیبقیہ مسطور نہین ہین مگر سیماب اور شنگرف کے واسطے قے کرانا اور عمل سے امعا کا پاک کرنا اور لعابات باردہ کا استعمال کرانا لکھا ہے اور مربا سے ہیشہ کھلانا مفید ہے اور معمول مؤلف یہ ہے کہ بعد قے کے روغن بیدانجیر ولایتی گلاب مین ملوا کر پلایا ہے بعد تنقیہ کے استعمال شیرہ برگ لیموے کاغذی کا مفید پایا گیا ہے اور اگر خلات الرصاص یعنی جو مرکب اوکسائڈ آف لیڈ کا درتیزاب سرکہ سے بناتے ہین اسکو شوگر آف لیڈ کہتے ہین اور اسفیداج یعنی سپیدہ اور مرتک ذہبی یعنی مردہ سنگ سے مسموم ہوا ہو اسکو کبریتور الپوتاسوم یعنی

سلفائڈ آف پٹاشیم پانی مین حل کر کے پلاتے ہین اور طب قدیم مین بھی مُردہ سنگ اور رصاص اور سپیداب کا علاج مرقوم ہے تے اور اسہال مین مبالغہ کرین اور مدرات قویہ دیوین - اور اگر مستحضرات قصدیر یعنی رانگ سے مسموم ہوا ہو تو وہی تدابیر سابقہ کی جاوین اور دودھ مین پانی ملا کر بار بار پلاوین - اور جو تیزابات سے مسموم ہوا ہو تو ماء الکلس پلانا مفید ہے تاکہ اجزاے ترکیبیہ تیزاب کے باطل ہو جاوین جیسا کہ جس شدید الحموضت شے مین آب آہک ملایا جاوے اُسکی حموضت باطل یا ناقص ہو جاتی ہے اسی بنا پر اکثر آدمی کمرک مین کہ نہایت ترش میوہ ہے چونہ لگا کر کھاتے ہین - اور جو حمض الہیانوایدریک یعنی سیانائڈ آف پٹاش کے تیزاب سے مسموم ہوا ہو تو روح النشادر یعنی لیکٹور امونیا پانی مین ملا کر دینا ضرور ہے - اور جو کھار یعنی قلویات سے مثل پوٹاس اور صوڈا یا آہک آب نارسیدہ وغیرہ سے مسموم ہوا ہو تو اشربہ حامضہ سے علاج کرنا چاہیے کسواسطے کہ قلویات حموضات کو باطل کرتے ہین اور حموضات قلویات کو باطل کرتے ہین - اور جو فصفور یعنی فاسفورس کے مستحضرات سے مسموم ہوا ہو تو غرویات سے علاج کرین - اور اگر ذراریح یعنی تلنی مکھی سے جسکو بلسٹرنگ فلائی کہتے ہین مسموم ہوا ہو تو مغنیشیا اشربہ غرویہ مین ملا کر پلاوین اور پیٹ کو اور اعضاء تناسل کو تکمید کرین اور کافور کا استعمال کراوین کہ یہ بالخاصیت مضاد اُسکا ہے اکثر استحضارات ذراریح قوت باہ کے واسطے کھلائے جاتے ہین اور کافور اُسکا مضاد ہے اور بھی حمام فاتر مین دیر تک قیام کرین اور فصد ہفت اندام کھولین اور التہابات معدہ کا علاج کرین جو اپنے محل پر لکھا جاویگا - اور جو کانچ سے مسموم ہو تو ایسی غذا کھلاوین جسمین ریزہ کانچ کے چمٹ جاوین جیسے بٹاطیس یعنی آلو ابالے ہوے یا ثرید یا فالودہ یا اراروٹ وغیرہ اور بعد دفع ہو جانے سمیت کے جو عوارض باقی رہین اُنکی تدبیر بالضد کیجاوے اور طب قدیم مین بھی علاج اسکا بعد استفراغ کے فصد اور استعمال العبہ باردہ اور شیر بزر کا اور رشتے سے غسل کرانا اور اغذیہ چرب کھلانا وغیرہ تدابیر لکھی ہین -- اور اگر جواہر مخدرہ سے مسموم ہوا ہو مثل بیلاڈونا یعنی لفاح یا افیون یا مارفیا کہ جوہر افیون ہے یا مارکوتین کہ مارفیا کو ایتھر مین محلول کر کے بناتے ہین یا اٹروپین یعنی ایٹروپیا سے جو جوہر بلاڈونا کا ہے یا اسٹرکنیا یعنی کچلہ سے یا جوز القی یعنی مین پھل سے اور دیجی تال فرفیوری یعنی ڈیجیٹلس فولیا وغیرہ مخدرات سے مسموم ہو تو ثقل سر اور سبات اور خدر اور تہوع اور نوم اور سکر اور ذہول اور چہرہ اور پلکون کا انتفاخ اور آنکھون کا بیٹھ جانا اور حدقہ کا وسیع ہو جانا اور پلک کم مارنا اور ترہل عضلات اطراف اور کبھی حرکت تشنجی کا بعض اعضا مین محسوس ہونا اور ابتدا مین نبض قوی اور ممتلی ہوتی ہے اور آخر کو ضعیف اور غیر منتظم ہو جاتی ہے اور ایک طرح کا تعب قلب مین محسوس ہوتا ہے آخر کو اسہال شروع ہو جاتا ہے بعد موت کے لاش چاک کرنے

کسی قسم کا التہاب اعضاء باطنی میں نہیں پایا جاتا پھیپھڑہ کا رنگ سرخ تیرگی مائل ہوجاتا ہے اور اُسکے دبانے سے
چرچراہٹ ہوا کی نہیں معلوم ہوتی ہے اور پھیپھڑہ میں اور قلب میں خون سائل موجود ہوتا ہے اور کبھی جما ہوا پایا جاتا ہے
علاج اسکا یہی ہے کہ قے کرا کے اور مجس یعنی ایر پمپ سے زہر نکال کر شربت حامض نباتیہ کے پلاویں اور
فصد لیویں اگر دماغ اور ریہ میں احتقان معلوم ہوتا ہو گرم جوشنات کا استعمال اُسوقت کرنا چاہیے جب سُم
معدہ میں نہ باقی رہا ہو کیونکہ جوشنات مخدرات کو گلاتی ہیں اگر سُم باقی ہوگا تو اُسکو جوشنات رقیق کردیوینگی
اُسوقت اعضاے باطنی امتصاص اُسکا بآسانی کرلینگے اور یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ جوشنات کو بطلان میں
اثر مخدرات کی تاثیر عظیم ہے اور عمدہ علاج یہ ہے کہ پھیپھڑہ میں ہوا پہونچائی جاوے اور استعمال کہربائیہ کا
کیا جاوے یعنی بجلی لگائی جاوے اور اطبا عمدۂ طب قدیم بھی جوشاندہ شبت اور تخم ترب سے قے کرا کر دودھ
اور گھی سے قے کراتے ہیں اور بیدانجیر کی کونپل پیس کر پلاتے ہیں اور جندبیدستر اور دوا یعنی شراب کہنہ میں
حل کرکے دیتے ہیں اور تریاق فاروق اور فادزہر دیا جاتا ہے بزمانِ سابق ہمنے ایک رسالہ موسوم
بہ تریاق اکبر لکھا ہے اُسمیں سب بیان مفصل سموم کا اور اُنکے معالجات کا لکھدیا ہے اسواسطے یہاں تفصیل
اور تشریح کی زیادہ ضرورت نہ معلوم ہوئی سانپ کے زہر کا بیان۔ سانپ صدہا اقسام کے ہوتے ہیں
سب میں زیادہ زہریلا سانپ افعی ہے اُسکے بعد وہ سانپ جسکے سینگ ہوتا ہے پھر کالا سانپ و ثعبان ساجاتی
اور جلجلی یعنی اُسکی دُم میں جو گھنگرو ہوتے ہیں وہ غصہ میں یا چلنے کے وقت ایک دوسرے سے لگتے ہیں تو انمیں
ایک آواز نکلتی ہے جسکو ساجات اور جلاجل سے تشبیہ دی ہے انکا زہر تمام جسم میں بہت جلد سرایت
کرتا ہے اور ورم پیدا کردیتا ہے اور جلد پہلے زرد ہوجاتی ہے پھر سپید پھر سرخ پھر کبود اور نبض صغیر اور
شدید اور متواتر اور غیر منتظم ہوتی ہے اور بیہوشی اور اغما اور قے اور گوتیر دمی لاحق ہوتی ہے اور سرد
پسینہ بکثرت نکلتا ہے اور ضعف بصر اور ہذیان ہوتا ہے اور موضع لسع سے گرم زرد آب نکلتا ہے معالجہ اسکا
یہ ہے کہ جسوقت سانپ کاٹے محل لسع سے تھوڑی دور اوپر کو ایسا کس کر باندھ دیا جاوے کہ جریان خون
نہو سکے اور موضع لسع کو اور اُسکے حوالی میں ازوتات زیبق یعنی کاشک سے یا آہن تفتہ سے داغ دیویں
یا تیل سے جلا دیویں اور لیکور امونیا اُسپر ٹپکا دیں اور کبھی پلادیں اور صوف گرم اُس زخم پر باندھیں اور
امریکا میں ایک نبات پیدا ہوتی ہے اُسکو (ہواکوا) کہتے ہیں وہ بھی اسکے واسطے انفع ہے اور مؤلف کا
تجربہ یہ ہے کہ بند باندھکر موضع لسع پر سیلی بارود انگریزی رکھکر آگ لگادیں کہ بارود شعلہ دیکر جلجاوے گی اور
ملسوع کو کچھ تکلیف حرق محسوس نہوگی اسی طرح بارود سے بار بار داغیں یہانتک کہ ملسوع کو تکلیف
حرق کی محسوس ہونے لگے اُسوقت داغنا موقوف کرکے لیکور امونیا وہاں پر ٹپکا دیں اور تھوڑا گلاب میں

ملا کر پلاوین اور یہ گولی کھلاوین مغز جال گوٹہ پردہ دُور کرکے آٹھ ماشہ کالی مرچ آٹھ ماشہ کافور مصعد اور
زعفران ایک ایک ماشہ عرق لیمو مین کھرل کرکے ایک ایک گولی بقدر دو رتی کے بنا کر تدریج تین چار
گولی تک کھلاوین اور جو مشہور ہے کہ جال گوٹہ عرق لیمو مین پیسکر آنکھ مین ملسوع کے لگا دیوین اسکا تجربہ بھی
ہمکو اسطرح پر ہوا ہے کہ ایک عورت کو سانپ نے کاٹا جب وہ بیہوش ہوگئی تو اُسکے وارثون نے جال گوٹہ
عرق لیمو مین گھسکر لگا دیا عورت تو اچھی ہوگئی مگر آنکھین اُسکی جاتی رہین اُسی کے علاج کے واسطے مطب مین
لائے تھے چونکہ زمانہ زیادہ گذر گیا تھا علاج سے فائدہ معتدبہ مرتب ہوا بعض قسم کا سانپ ایسا شدید السمیت
ہوتا ہے کہ فقط پھنکار سے اُسکے انسان مرجاتا ہے اس قسم کے تجربے ہمنے اور مؤلفات مین اپنی درج کیے ہین
اور بند باندھنے مین اَحوط طریقہ یہ ہے کہ موضع لسع سے دو چار انگل اوپر ہٹ کر بند باندھین اور بھی دو چار
انگل نیچے ہٹ کر بند باندھین یعنی دو بند باندھین اور دیوانہ کتے کے کاٹنے کے باب مین طب جدید مین
اور بھی ڈاکٹری مین خوب بیان واضح اور معالجہ اہتمام کے ساتھ نہین ہے بلکہ ۱۸۶۱ء مین پیشگاہ محکمہ
پارلیمنٹ سے ایک اشتہار باین مضمون جاری ہوا تھا کہ جو کوئی زبان انگریزی مین ایک رسالہ مشتمل بر بنا و
اصلی کیفیت دیوانگی کتے کی اور طریقہ انسداد دیوانگی کتہ کا اور کیفیت اور صفات تبدیلات جسمانی
سگ دیوانہ اور وجہ ظہور دیوانگی کی انسان معضوض مین اور تغیرات جسمانی اشخاص سگ گزیدہ کے
اور اُسکے آثار و علامات اور شناخت اور وجہ دیر تک مخفی رہنے اثر سمیت اور اُسکے معالجات خواہ جنوری
۱۸۶۲ء تک مدرسہ طبیہ شاہی واقع لندن مین بھیجوا دیگا بشرط پسند ہزار روپیہ صلہ تصنیف پاویگا
چنانچہ مؤلف نے ایک رسالہ زبان اردو مین نہایت شرح و بسط کے ساتھ تالیف کیا اور ۱۸۶۱ء مین
وہ رسالہ مطبوع ہوگیا مگر نوبت اُسکے ترجمہ کرنے کی زبان انگریزی مین اور لندن بھیجنے کی نہین آئی
اُسمین بالتفصیل مندرج ہے جنکو مطلوب ہو اُس رسالہ کو ملاحظہ فرماوین اور جو کتہ کہ دیوانہ نہو اُسکے
کاٹنے کے واسطے بھی علاج کرنا ضرور ہے طب جدید مین کیلومل اور افیون اور کافور کی گولی کھانا
مقبول ہے اور موضع ملسوع پر پچھنے لگاوین اور داغ دیوین مؤلف کا طریقہ یہ ہے کہ موضع عض کلب پر
لہسن پیسوا کر بندھوا تا ہے تاکہ زخم مندمل ہونے پاوے اور کاسٹک سے بھی داغ دیا جاوے اور
مسہل بھی دیکر تنقیہ بالغ کیا جاتا ہے اور کلونجی آب تازہ کے ساتھ پھنکوائی جاتی ہے اور ایک قسم
سم السمک ہے یعنی سرطان وغیرہ کو بھی داخل سمک قرار دیا ہے پس ایک قسم کا سرطان ہے چھوٹا سا ہوتا ہے
اُسکو کِمز اور راو کہتے ہین اور طب قدیم مین بھی اسکا پتہ چلتا ہے لکھا ہے کہ سرطان بحری کی قسم مین
ایک سرطان سپید رنگ بصورت چھچھوندر کے نہایت چھوٹا ہوتا ہے گوشت کھانا اُسکا قاتل ہے دوسری قسم

(منول) سے کہ وہ ایک قسم سیب کی ہے اور اسی قسم کے جانور برش اور اسکو مبروغیرہ ہین کہ انکا گوشت جب معدہ مین پہونچتا ہے تو پہلے ثقل اور گرانی معدہ مین معلوم ہوتی ہے اور بشدت درد سر ہوتا ہے اور سر گھومتا ہے اور گرمی شدید معلوم ہوتی ہے اور چہرہ سرخ اور منتفخ ہو جاتا ہے اور عطش مفرط ہوتی ہے اور جسم پر دانہ پڑ جاتے ہین اور نبض صغیر اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور تشنج بھی ہو جاتا ہے اسکے علاج مین بھی قے کراتے ہین اور رایتھر شراب خوشبو مین ملا کر پلاتے ہین اور سموم حیوانی مین لسع ہوام بھی ہے عقرب یعنی بچھو اور رتیلا جو ایک قسم مکڑی کی ہے اور اسکی بہت قسمین ہوتی ہین سرطان کے برابر مکڑ ہوتے ہین اسکے کاٹنے سے اور بھی کھا لینے سے مرجاتا ہے حرارت شدید لاحق ہوتی ہے منھ مین بو آتی ہے اور درد شدید اور ورم اور قے اور تہوع اور خدر ہوتا ہے یہ سب سموم قتالہ ہین طب قدیم مین بھی تشریح و تفصیل مبین ہے اور جو دہن نور المر یعنی بادام تلخ سے سمیت ہو تو قہوہ پلا دین اور چند قطرات روغن تارپین اور بھی اثر پر حامضہ پلا دین اور کبھی شہد کے اور حشرات الارض کے اور زنبور وغیرہ کے ڈنک مارنے یا کاٹنے سے خوف جان کا نہین ہے موضع ملسوع پر روغن زیتون اور روح نوشادر لگا دینا یا تماکو اور نمک مل دینا یا فاسفورس یا کروشین آئل مل دینا کافی ہے اگر اسکی لسع سے باطن مین کچھ کسل معلوم ہو تو روح نوشادر کے چند قطرات شربت قند مین پلا دیوین اگر بچھو کا ڈنک ٹوٹ کر رہجا دے تو اسکو سوئی سے یا ملقاط سے یا کسی شے لازق سے نکال ڈالین اگر موضع لسع پر الم شدید معلوم ہو تو پچھنے لگا دین اور ایک طرح کی تسمیم بالغاز ہے یعنی گیاس ردی کے سبب سے جو ہوا فاسد ہو جا دے اس ہوا کے استنشاق سے آدمی مرجاتا ہے پس ایک غاز حمض الکربونیک یعنی کاربانک ایسڈ ہے اکثر نشیب کے بند مکانون مین یا جس مکان کے منافذ بند کر کے کوئلے سلگا دئے گئے ہون یا چونہ پکانے کے بھٹون مین یا جہان انگور سڑایا جاتا ہے یا خمیر شراب کا اٹھایا جاتا ہے یا جہان گڑھون مین پانی بھر کر نباتی یا حیوانی اجزا اسمین منقوع ہو کر سڑ جاتے ہین یا جہان پتھر کے کوئلے کی کان کھودی جاتی ہے یا پرانے کھتے یا اندھے کنوین جہان ہوا ہے متجدد نہین آتی ہے ایسی جگہ کی ہوا ریہ مین پہونچکر سمیت پیدا کرتی ہے اسکی علامت یہ ہے کہ درد سر اور بھاری ہو جانا سر کا اور کنپٹیون کا بیٹھ جانا اور سر گھومنا اور کانون مین آواز طنین کی آنا اور کبھی ابکائی آنا اور سانس رکنا کبھی یہ عوارض ہو کر خود بخود زائل ہو جاتے ہین اور جریان خون کا کم ہو جانا اور اغما اور بیہوشی ہوتی ہے اور پسینہ نکلتا ہے اور سینہ مین درد ہوتا ہے اور حس اور حرکت باطل ہو جاتی ہے اور چہرہ کا رنگ کبھی سرخ ہوتا ہے کبھی بنفشی کبھی باہت کبھی رصاصی مرنے کے بعد لاش کو چاک کرنے سے اعضا متورم اور اوعیہ وریدیہ اور مخ مین خون سیاہ اور سائل پایا جاتا ہے اور شرائین مین

نہایت خون کم ہوتا ہے اور عضلات ڈھیلے ہوتے ہین اور لسان المزمار گری ہوتی ہے علاج اسکا یہ ہے
کہ ہواے خالص و نقی مین رکھین اور ہوا جو یا کسیجن ریہ مین ہونچادین اسکے واسطے ایک آلہ ربر کا ہے
کہ حنجرہ مین ہوا پھونک کر ہونچاتے ہین اسکو انبوبۃ حنجریہ کہتے ہین آٹھ یا دس انچھ کا لمبا ہوتا ہے اور اسکے
دوسرے کنارے پر پنفاخ ہوتا ہے اور اسمین ایک ڈاٹ ہوتی ہے جسکی جہت سے ہوا ہونچائی جاتی ہے
اور منعشات حرارت غریزی کا استعمال کراتے ہین اور عمل کہربائی یعنی بجلی کا آلہ لگاتے ہین اسطرح پر کہ ایک
قطب اسکا منھہ مین اور دوسرا قطب معاے مستقیم مین رکھتے ہین اور اسکو روح النشادر یا ایتر سونگھاتے ہین
اور قلب پر عطر خوشبو کی مالش کرتے ہین اور شراب پلاتے ہین اور رائی کا پلاشٹر تلوون پر اور پنڈلی پر اور
رانون پر لگاتے ہین اور آب گرم سے شہر ہیٹ کو سینکتے ہین اور سینہ پر پچھنے لگاتے ہین بعد صحت جو درد سر
یا تشنج رہجاوے اسکا علاج کرتے ہین اسی طرح حمض الکبریت ایدریک جسکو ایدروجین المکبرت بھی کہتے ہین
چونکہ ہیڈروجن ایک قسم کی ہوا ہے جس سے تکون پانی کا ہوتا ہے تمام نباتات اور حیوانات مین فیصدی
پانچ حصہ موجود ہے اور گندھک کے ہمراہ ملکر ایدروجین المکبرت یعنی ہیڈروجن السلفڈ بناتی ہے وہ
سم قاتل ہے اسیطرح غاز کبریت ایدرو رالنوشادر کہ اسکو غاز کبریتور النشادر بھی کہتے ہین یہ ہوا بھی پیشاب
حیوانات مین موجود ہے اور حیوانات اور نباتات کے سڑنے سے بہت پیدا ہوتی ہے اور بھی نوشادر
اور چونہ سے اس ہوا کو بناتے ہین یہ ہوا بھی سونگھنے سے قتال ہے اکثر غلیظ نالیون اور گھورون پر جہان
تمام شہر کی غلاظت ڈالی جاتی ہے اکثر یہ گیاس پیدا ہوتی ہے پس اگر ان ہواؤن کا کم استنشاق ہووے
تو اسکو ایک تہوع اور بدمزگی اور برودت اور سوء تنفس اور عدم انتظام نبض عارض ہوگا اور جو زیادہ
استنشاق کیا ہے تو آنکھین نکلنے لگ جاوینگی اور منھہ مین کف آویگا اور کوتہ دمی ہوویگی اور تشنج ہوگا اور عضلات
اہتزاز ہوگا اور جنجع پیچھے کو کھنچ جاویگا اور چیخ کر ایک آواز گاے بیل کی طرح نکلکر بیہوش ہوجاویگا اور مرجاویگا
بعد موت کے جولاش چاک کیجاوے تو قصبۃ ریہ اور ریہ مین مخاط بھرا ہوگا اور پھیپڑہ منتفخ ہوگا اور قلب
اور اوردہ مین خون سیاہ اور رقیق پایا جاویگا اور عضلات سرخ ہونگے سیاہی مائل اور جھلیان کم زور
اور سہل التمزق ہوجاوینگی اسکا علاج بھی مثل علاج مذکورہ بالا کے ہے اور چونہ کے بخارات بھی دیتے ہین
اور غسل کراتے ہین اور فصد بھی لیتے ہین اسی کے ضمن مین ایک عارضہ اور ہے کہ اسکو اسفکسیا یعنی اختناق
کہتے ہین چونکہ کتب طب جدیدہ مین یہ عارضہ بھی ذیل مین سموم کے بیان کیا جاتا ہے لہذا ہم بھی اسی جگہ
لکھتے ہین یعنی تنفس کا منقطع ہوجانا اسکی دو صورتین ہین ایک انقطاع کامل دوسرا غیر کامل یہ مرض قریب
اس مرض کے ہے جسکو طب قدیم مین سکتہ کہتے ہین پس اسفکسیا کے بہت سے اسباب ہین ازانجملہ ایک یہ

کہ ہوا سے صاف حافظ حیات نہ پہونچے جیسا کہ اکثر جبال شامخہ پر ایسی ہوا ہوتی ہے یا غبّب غبارونچی بلوں
اُڑنے مین یا اُس زمین پر جہان بردشدید یا حر شدید ایسا ہو کہ قابل سکونت حیوانات کے نہو ایسے اماکن مین
جانے سے ابتدائی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ سانس پہلے جلد جلد چلتی ہے پھر کوتہ دمی ہوتی ہے پھر کلماعار مین
خون آتا ہے پھر سر گھومتا ہے پس جہان شدت بردھے وہان کیفیت مذکور معلوم ہوتی ہے اور نیند آتی ہے
اُسکے بعد انقطاع تنفس ہوجاتا ہے پس جہان اسفکسیا بسبب نہ پہونچنے ہوا کے ہو جیسے گلا گھوٹنے سے
یا پھانسی دینے سے یا ڈوب جانے سے تو اسکے علاج جداگانہ ہین یعنی بحالت غرق کے اُسکے کپڑے
اُتار کر بدن پوچھکر ہوا مین رکھین اور چت لٹاوین مگر سر و سینہ اند کے بلند رہے اور اسپرٹ امونیا یا سرکہ
یا پیاز یا لہسن سونگھاوین اور موٹے اُونی کپڑے سے تمام جسم پر خصوصاً ہتھیلی اور تلوون اور اطراف کو
خوب مالش کرین اور بتّی یا پر سے ناک کو اور اوپر کے ہونٹ کو گدگداوین اور تلوے اور ہتیلیان خوب
سیکین اور نتھنے بند کرکے اُسکے مُنھ مین مُنھ لگا کر قوت کے ساتھ ہوا پھونکین یا آلۂ مذکور سے ہوا پہونچاوین
اگر اس سے فائدہ نہو تو آب گرم اور نمک کا حقنہ کرین اور اگر چہرہ غریق کا سُرخ ہو اور اطراف گرم ہون
تو فصد لیوین ہفت اندام کی اگر جسم ٹھنڈا ہو تو ہرگز فصد نہ لین اور پیٹ کو لوبے سے یا صوف سے داغ دین
جب ہوش مین آجاوے اُسوقت اشربہ جنبہ پلواوین اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ اسکے جسم مین بسبب
ڈوبنے کے پانی بھر گیا ہے اُسکو منکوس کر دیتے ہین اور بعض ٹانگین پکڑکے گھماتے ہین یہ سخت بُری بات ہے
اس سے اگر حیات باقی ہوتا ہے تو وہ بھی نکل جاتا ہے اس حرکت جاہلانہ سے باز رہنا چاہیے اور اگر بحالت
جنون پھانسی لگا لیوے یا کوئی دشمن گلا گھونٹ جاوے یا کسی وجہ سے خنق ہو تو چاہیے کہ قبل خروج
روح کے اسکا تدارک کیا جاوے اگر بیمار ٹہر ہو فی الفور اُتر آوے بلون کو نیچا کرے اور واضح رہے کہ
اتنی گھنٹے تک روح بدن مین رہ سکتی ہے پس وہی معالجہ کرنا چاہیے جو اوپر مذکور ہوا اگر اسمین فصد زیادہ
مفید ہے۔ بیان مین سموم کے اور اُنکے معالجات مین بنظر تطویل کتاب باین وجہ اختصار کیا گیا کہ اس باب مین
دو رسالے مبسوط ہمارے تالیف موسوم تریاق اکبر اور تسکین القلب موجود ہین اور ابھی طب جدید مین
بہت کچھ لکھنا باقی ہے فائدہ طب جدید مین لکھتے ہین کہ اکثر لوگون کو گمان ہے کہ شیر کی موچھ کا بال
یا دم حیض سم قاتل ہین یہ محض خیالی اور وہمی بات ہے اسکی کچھ اصل نہین ہے از روے علم کیمیا کے
جو تجربہ کیا گیا اور تحلیل اجزا اُسکے کیے گئے تو کوئی جز وسمی اُسمین نہین پایا گیا اسی طرح جو لوگون مین مشہور ہے
کہ اگر زہر ایام طفولیت مین کھایا ہو تو اُسکا اثر یعنی ہلاک و تلف جوانی یا بڑھاپے مین محسوس ہوتا ہے
بے اصل بات ہے مدتون تک زہر کا بدن مین موجود رہنا اور اثر نہ کرنا پھر ایک مدت ممتد کے بعد اثر کرنا

خلاف عقل ہے کوئی دلیل اسپر قائم نہین ہوسکتی ہے اور بھی جو اطبا سابقین نے مثل شیخ داؤد انطاکی کے اپنے تذکرہ مین بحث حرف ب مین لکھا ہے کہ پاک زہر لفظ فارسی ہے اور معرب اسکا فادزہر ہے یہ دوا ذوالخاصیۃ والتریاقیۃ ہے اور اب مخصوص ایک حجر معدنی کا نام ہوگیا ہے جو اقصی بلاد فرس سے آتا ہے اسکو اسکو فادزہر معدنی کہتے ہین اور بھی بعض حیوانات کے بطون مین متکون ہوتا ہے مثل فادزہر بقری کے اور ابلی وغیرہ کے اور جالینوس نے اپنی تبادی مین اور ابن اشعث نے اپنے معربات مین لکھا ہے کہ اجود فادزہر وہ ہے کہ زیتونی شکل اور ضارب الی الصفرۃ ادر حیوانی ہو اور فادزہر معدنی اقاصی چین اور کنار ہند متصل سراندیپ سے آتا ہے اور وہ مرکب ہوتا ہے زیبق وکبریت سے فقط یہ بات محض بے اصل ہے اور بھی جو طب قدیم مین لکھا ہے کہ مار مہرہ سانپ کے مرارہ یا دماغ مین پیدا ہوتا ہے اور موضع ملسوع پر چپٹ جاتا ہے اور تمام زہر جذب کرکے گر پڑتا ہے پھر دودھ مین ڈالنے سے تمام زہر اسکا مستفرغ ہوجاتا ہے اور جو شخص مداومت فادزہر کے پینے کی کرتا ہے اسکو سم اثر نہین کرتا ہے یہ سب باتین بے اصل محض ہین جس حجر کو فادزہر کہتے ہین اسکے اجزاے کیمیاوی تحلیل کرکے دیکھا گیا تو انہین بھی مثل اور احجار کے اجزا پائے گئے البتہ مصنوعی فادزہر مین مار قشیشا ہوتا ہے وہ مقی ہے قے ہونے سے کچھ فائدہ ہوتا ہے اور علم کیمیا سے یہ بات بالبداہۃ ثابت ہوگئی ہے کہ ہر قسم کے سم کی ہمیت جدا گانہ ہے اور علاج اسکا جدا گانہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اسقدر البتہ ہے کہ کسی زہر کا اثر جلد اور کسی کا اثر بدیر ہوتا ہے لیکن برسون کا انتظار ممکن نہین ہے ہماری راے فادزہر کے باب مین یہ ہے کہ بے شبہ زمانہ موجودین وجود فادزہر کا مثل عنقا کے ہے لیکن اسقدر زمانہ دراز تک باوصف تفحص ایک جماعت عقلا کے بے وجود شے کا قائم وباقی رہنا اور کسی کو متقدمین سے انہین انکار نہ کرنا ایسی بات ہے کہ عقل اسکو جلد تسلیم نہین کرتی ہے خواص اشیا کی حقیقت بطور مفہوم کلی مسلم ہے اور مصنوعات الٰہی کا احاطہ اذہان ممکنات سے خارج ہے آیندہ العلم عند اللہ ولا یحیطون بشیٍ من علمہ الا بما شاء

تمام ہوا رسالہ چہارم

# رسالۂ پنجم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف

حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی

بیان مین

عمر مرض اور زمانۂ ابتدا و اشتداد و توقف و انحطاط کے

اور بحران اور تشخیص مرض کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی علم الانسان مالم یعلم - والصلوٰۃ علی نبیہ الاکرم - وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین ہم اولو الہمم
امّا بعد عرض کرتا ہے ہیچدان اصغر حسین ستر اللہ عیوبہ فی الدارین کہ یہ رسالہ پنجم جلد اول بحر محیط کا ہے بیان مین
عمر مرض اور زمانہ ابتدا اور اشتداد اور توقف اور انحطاط اور منذرات مرض اور بحران اور تشخیص
مرض کے اور مشتمل ہے اوپر چار فصل کے فصل اول بیان مین اوقات اور عمر مرض کے اور منذرات کے
فصل دوم بیان مین بحران کے فصل سوم بیان مین طریقہ تشخیص مرض کے فصل چہارم بیان مین
علامات عامہ امراض کے ومن اللہ التوفیق وعلیہ التکلان فصل اول بیان مین اوقات مرض کے
اور عمر مرض کے اور منذرات کے - جاننا چاہیے کہ مرض کے چار وقت قرار دیے گئے ہین - ایک
زمانہ ابتدا کا یعنی جب مرض کے آثار آمد کے بدن کو معلوم ہووین اور مرض کا آغاز ہو جاوے
اور مرض ظاہر ہو جاوے - دوسرا زمانہ تزید کا ہے یعنی جب تک مرض کی زیادتی ہوتی جاوے -
اور تیسرا زمانہ توقف یا انتہا کا ہے یعنی جب وہ زیادتی ایک حد کو پہونچکر ٹھہر جاوے اُس کیفیت سے
نہ گھٹے نہ بڑھے - چوتھا زمانہ انحطاط کا ہے یعنی جب اُس کیفیت مین جو بڑھکر ٹھہر گئی ہے کمی نظر آوے
اور شدائد اور عوارض اُسکے کم ہونا شروع ہون وہ زمانہ انحطاط ہے مثلاً پہلے دن سُستی اور گرانی
اور اعضا شکنی معلوم ہووے اور بدن تھوڑا گرم ہو گیا تو یہ زمانہ ابتداء مرض کا ہوا دوسرے دن
تپ آئی مگر پہلے روز کی حرارت سے کچھ حرارت بڑھی ہوئی تھی تیسرے دن حرارت اور زیادہ بڑھی
تو یہ زمانہ تزید کا ہے چوتھے دن حرارت اُسیقدر آئی جسقدر تیسرے دن آئی تھی اور پانچوین چھٹے دن
بھی ویسیہی حرارت آئی تو یہ زمانہ توقف کا ہے ساتوین دن پھر حرارت آئی مگر چھٹے روز سے کم تھی
اور آٹھوین روز اُس سے کم آئی تو یہ زمانہ انحطاط کا ہے ہر مرض کے واسطے یہ چارون زمانہ ضروری ہین
اسی مین بعض ناواقفون کو دوا کی جانب سے کمی عقیدت آجاتی ہے یا عقیدہ بڑھجاتا ہے مثلاً ابتدا کے
زمانہ مین مریض کو دوا پلائی گئی اور بزمانہ تزید کے زیادتی مرض کی ہوئی تو ناواقف یہ خیال کرتا ہے
کہ اس دوا نے میرے مرض کو بڑھا دیا حالانکہ دوا نے مرض کو گھٹایا ہے یعنی جسقدر بغیر دوا پینے کے

زیادتی ہوتی اُسقدر نہوئی مگر مریض بوجہ اپنی ناواقفیت کے نہین سمجھتا اور طبیب پر الزام لگاتا ہے یا اگر
زمانہ انحطاط کا قریب آگیا تھا اُسوقت دوا دی گئی اور بوجہ اثر دوا کے بہت کمی ہوگئی تو وہ کہتا ہے کہ
نہایت سریع الاثر دوا ہے حالانکہ اگر اُسوقت وہ دوا نہ پیتا تو بھی کسیقدر کمی مرض مین محسوس ہوجاتی
پس یہ چارون زمانے امراض متقطعہ مین یعنی امراض دوریہ مین دو وقت پر ہوتے ہین مثلاً ایک شخص کو
پہلے روز بخار لرزہ سے آیا مگر نہایت خفیف آیا تو یہ زمانہ ابتدا کا ہوا دوسرے روز تیسرے روز لرزہ و بخار کی
زیادتی رہی یہ زمانہ تزید کا ہوا چوتھے روز بدستور رہا یہ زمانہ توقف کا ہوا پانچوین روز کمی شروع ہوئی یہ
زمانہ انحطاط کا ہوا اور بھی ان ایام مین ہر روز چارون زمانے ہوتے ہین مثلاً بوقت احساس سردی
اور آمد بخار کے زمانۂ ابتدا ہے اور جب ہاتھ پاؤن گرم ہوکر بخار نے ترقی شروع کی وہ زمانۂ تزید ہے اور
جب تھوڑی دیر تک گرمی ایک حال پر رہی وہ زمانۂ توقف ہے مگر جب وہ گرمی کم ہونا شروع ہوئی تب
زمانۂ انحطاط ہے پس ہر روز ہر دفعہ کے بخار مین یہ چارون زمانے ہوجاتے ہین اور عمر مرض کی بھی یا قصیر
ہوتی ہے یعنی تھوڑے زمانے مین جاتا رہتا ہے یا طویل ہوتی ہے کہ زمانہ دراز مین دفع ہوتا ہے اسی کو
سیر مرض کہتے ہین یعنی روز محوق بیماری سے جو اعراض لاحق ہوتے ہین وہ جس مدت تک برابر
چلے جاتے ہین اگر تھوڑی مدت تک رہکر دفع ہوگئے تو وہ سریع ہے جیسے امراض حادہ کہ دفعتاً لاحق ہوکر
جلد دفع ہوجاتے ہین یا بہت مدت تک رہے تو اُسکو سیر بطی کہتے ہین جیسے امراض مزمنہ کہ آہستہ آہستہ بتدریج شروع
ہوتے ہین اور بمدتون رہتے ہین اور اگر امراض دوری ہین کہ ایک زمانہ مین لاحق ہوے اور جاتے رہے پھر چند روز
بعد لاحق ہوے اور جاتے رہے تو وہ سیر متقطعہ کہلاتی ہے پھر اسکے دورہ کی کیفیت اگر انتظام کے ساتھ ہے یعنی زمانہ
مقرر ہے کہ دوسرے دن یا تیسرے دن دورہ ہوتا ہے تو اُسکو سیر متقطع منتظم کہتے ہین اور اگر انتظام کے ساتھ
نہین ہے بلکہ کبھی آٹھوین روز کبھی دسوین کبھی پندرھوین روز دورہ ہوا تو وہ سیر متقطع غیر منتظم کہلاتی ہے
پس زمانہ ابتدا و مرض کا انتہاے مرض تک اگر قصیر ہے تو وہ امراض حادہ کہلاتے ہین اور اگر طویل ہے
تو امراض مزمنہ یا متطاولہ کہلاتے ہین اور زمانۂ انتہا کی کئی صورتین ہین اگر انتہا اسکی دفع مرض اور شفا کے
ساتھ ہوئی تو اُسکو انتہاے محمود یا بحران محمود کہتے ہین آہین پسینہ یا رعاف یا کثرت بول وغیرہ ہوکر شفا
ہوجاتی ہے یا اُس مرض سے شفا ہوکر دوسرا مرض خفیف اور اسلم لاحق ہوجاتا ہے جسکا تدارک سہل و اسلم ہے
اور انتہا اُسکی شفا ہے مثلاً بدن پر پھنسیان نکل آئین یا کوئی پھوڑا ہوگیا یا اور کوئی مرض متطاول لاحق ہوگیا
اور اگر انتہا مرض کی منجر بموت ہوئی یا کوئی مرض شدید یا خوفناک زیادہ مرض اول سے ہوا تو انتہاے
مذموم یا بحران ردی کہتے ہین پس امراض حادہ کی مدت سیر بہت تھوڑی ہوتی ہے جیسے حمیات یومیہ یا حمی

ایک دن سے تین دن تک کی ہے یا حمیات منقطعہ بسیطہ کی عمر سات دن سے بارہ دن تک کی ہے
یا حصبہ وجدری کی عمر پانچ دن سے بارہ دن تک کی ہے اور کبھی انتہا ایسے امراض کی بھی ہلاک ہے
جیسے ہیضہ یا طاعون یا حمیات خبیثہ اور جو مرض سریع السیر ہوگا اُسکے اعراض کھلے ہوئے ہونگے اور امراض
بطئ السیر کی بھی انتہا کبھی بشفا ہوتی ہے اور کبھی بہلاک جیسے خارش کہ اسکی انتہا صحت ہے یا سل کہ اسکی
انتہا ہلاکت ہے اور اسکے اعراض اکثر خفی ہوتے ہین اور کبھی اعراض ظاہر ہو جاتے ہین اور کبھی مخفی ہو جاتے ہین
پھر ایک مدت کے بعد ظاہر ہوتے ہین اور امراض منقطعہ منتظمہ کے اعراض مستکن رہتے ہین ایک وقت معین پر
ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ حمّاے ربع خمس وغیرہ اور امراض منقطعہ غیر منتظمہ کے اعراض ایک مدت تک
مستکن رہتے ہین پھر ظاہر ہو جاتے ہین بلا انتظام پھر انتہا امراض کی یا شفاء تام ہوتی ہے کہ مرض بالکل
جاتا رہا اور صحت تامہ حاصل ہوگئی اور یہ انتہا کبھی از جانب طبیعت کے ہوتی ہے یعنی طبیعت نے خود
مادہ کو دفع کر دیا اسکو انتہاء طبعی کہتے ہین پس یہ مدافعت طبیعت بطور بحران ہوتی ہے کہ مریض کو پسینہ
زیادہ نکلا یا اسہال عارض ہوا یا نکسیر پھوٹی یا پیشاب زیادہ ہوا یا پھنسیاں بدن پر نکل آئین اس سے پہلے
مریض کو نہایت بے چینی اور اضطراب ہو کر بحران ہوتا ہے جسکے بعد صحت کامل ہو جاتی ہے یا انتہا بواسطہ
علاج کے ہوتی ہے کہ طبیب نے فصد کھلوائی یا مقیات کا استعمال کیا یا مسہلات دیے یا مدرات
دیے یا خون بواسیر جاری کر دیا یا حراریق وضمادات وغیرہ دیکر بثور جلد پر پیدا کیے اور زیادتی مادہ کا باطن سے
خارج کی جانب کر دیا اور استحالہ امراض حادہ کا طرف امراض مزمنہ کے اسطرح پر ہے کہ ایک شخص کو نزلہ
اور تپ اور کھانسی ہے معالجہ سے تپ جاتی رہی کھانسی باقی رہ گئی پس کھانسی امراض متطاولہ اور
مزمنہ سے ہے اور انتہا بالہلاک اسطرح پر ہے کہ قلب یا ریہ یا کبد یا معدہ وغیرہ کسی عضو رئیس و شریف میں
فساد تام آگیا اسوجہ سے مریض مرگیا اس حالت مین ضعف شدت کا ہو جاتا ہے قوا و عقلیہ مین فتور
آجاتا ہے سرد پسینہ بکثرت نکلتا ہے نبض کے قرعات محصور نہین ہو سکتے تواتر شدید ہوتا ہے سوء تنفس
ہو جاتا ہے جسکو گھرہ لگنا کہتے ہین آنکھون مین گڑھے پڑ جاتے ہین چہرہ سپید یا زرد یا بھیانک ہو جاتا ہے
ہاتھ پاؤن سرد ہو جاتے ہین حس وحرکت کا بطلان شروع ہوتا ہے پلکین چپٹ جاتی ہین آنکھین پھٹ جاتی ہین
اکثر ایک ہچکی کے ساتھ دم نکل جاتا ہے اور کبھی بتدریج یہ حالت نہین ہوتی بلکہ فجاءۃً مرجاتا ہے یہ بات
اُسوقت ہوتی ہے کہ ناگہان قلب وغیرہ کسی عضو رئیس پر صدمہ پہونچ جاوے اور وہ فاسد ہو جاوے
یا پھٹ جاوے اُسیوقت دوران خون بند ہو کر مریض مرجاتا ہے منذرات مرض عبارت اس سے ہے
کہ مریض کے مزاج اور مرض کے مزاج اور تغیرات طبیعت اور سیر مرض اور انتہاے مدت مرض

اور اسباب اور عوارض اور ہیئت اور قیافۂ مریض کو طبیب دیکھکر حکم کرے کہ اسکو فلان مرض ہونے والا ہے یا یہ مرض فلان مرض کی طرف منتقل ہو جاویگا یا ہلاک ہو جاویگا گویا یہ بھی ایک نتیجہ تشخیص کا ہے لیکن یہ بات بہت دقیق ہے اسمین بہت احتیاط اور سوچ سمجھ کو دخل ہے اسمین کبھی خطا بھی ہو جاتی ہے اسکا ٹھیک ٹھیک دریافت کرنا بہت مشکل ہے اور جب تک تجربہ بکثرت نہوا ہو تب تک حکم کرنا نہ چاہیے خصوصاً ہلاک ہونیکا حکم لگا دینا ہرگز زیبا نہین ہے کیونکہ اگر تشخیص مین خطا واقع ہوئی تو موجب بڑی ندامت کا اور نیز بڑے ضرر کا طبیب کے واسطے ہے پس طبیب کو چاہیے کہ علامات متقدمہ اور حالات سابقہ مریض کے بخوبی دریافت کرے اور قوت مرض اور نوع مرض کا اندازہ کرے اور دیکھ لیوے کہ اعضاء رئیسہ مین کچھ فساد ہے یا نہین اگر بنظر تامل و غور کے معلوم ہو جاوے کہ مرض اس قسم کا ہے کہ جسکی انتہا ہلاک ہے یا از زمان اور استحکام مرض کو ہو گیا ہے اور قوت ضعیف ہو گئی ہے اور طبیعت مغلوب ہے بدن مین فساد عظیم آگیا ہے اعضاء رئیسہ خراب ہو گئے ہین آثار ردیہ نمایان ہین اسوقت اگر حکم موت کا کرے تو مضائقہ نہین ہے اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ طبیب نے غور کامل نہ کیا اور بنظر رداءت چند علامات کے حکم ہلاک مریض کا کر دیا لیکن وہ مریض دوسرے طبیب کے علاج سے صحیح ہو گیا اسوقت طبیب اول کو ندامت ہوئی اور اسکی حذاقت مین بٹہ لگا اور مریض اور اولیاء مریض کو بلکہ ایک گروہ کو اس سے رنج آگیا اور بے اعتقادی اور ناتجربہ کاری اور بے علمی اوس طبیب کا گمان ہو گیا اطباء طب قدیم اکثر بوقت احتضار بھی تسکین مریض کی کرتے ہین تاکہ مریض اور اسکے اوراحباب قبل از وقت غمگین اور شکستہ خاطر نہو جاوین اور طبیعت مریض کو صدمہ عظیم نہ ہو۔ بچے باقی منذرات موت یا انتقالات امراض کا حال ہر ایک مرض کی بحث مین بیان ہوگا

**فصل دوم بحران کے بیان مین** ہر چند طب جدید مین بحران کے قائل ہوے ہین اور مرض کی عمرین اکثر بیان کی ہین کہ اسکے حساب سے بحران کا حساب مطابق ہوتا ہے اور علامات بحران محمود اور بحران ردی کے بھی بیان کیے ہین لیکن جس طرح تفصیل اور احتیاط اور انضباط کے ساتھ طب قدیم مین بیان اسکا ہے ویسا طب جدید مین نہین ہے طب جدید مین فقط اسقدر ہے کہ بحران کو علامات امراض مین دخل عظیم ہے اور انتہا و حمید پر دلالت واضحہ رکھتا ہے یعنی امور غیر اعتیادیہ بدن انسانی مین ظاہر ہوتے ہین اور بسبب انتہاء محمود کا پڑتے ہین مثل عرق اور رانزفہ دمویہ مانند رعاف یا دم بواسیر وغیرہ کے اور اسہال اور قے اور کثرت بول اور زیادتی افراز لعاب کی یا حدوث مرض آخر کا جو خفیف ہو مرض اصلی سے مگر طب قدیم مین جو کچھ اسکے بیان مین مباحث لکھے ہین بدہست مولف واجب التعمیل اور امر حق ہین کیونکہ وجود بحران کا اور علامات وقوع بحران کی بنزد محققین کے نزدیک مسلم الثبوت ہے اور یہ بھی مسلم ہے

کہ مجاہدہ طبیعت سے مدافعت مرض کی واقع ہوتی ہے اور اسی کو بحران طبعی کہتے ہین اب رہا فقط امر تعیین
ایام بحران کا اسکے بہ نسبت بھی ڈاکٹری مین عمر بعض امراض کی بیان کی ہے پس جس روز کہ بحران واقع ہو
طبیعت مرض پر غالب آتی ہے یا مرض طبیعت پر غالب اگر مریض کو ہلاک کرتا ہے وہی عمر مرض کی ڈاکٹری
قرار دی گئی ہے لیکن متقدمین نے اسمین ایک اور باریک بات بکمال فطانت اور ذکاوت کی نکالی ہے
جسکا ثبوت تجربہ سے بھی کبھی ہو جاتا ہے پس مراعات اسکی امر علاج مین بنظر مزید احتیاط نہایت ضروری
اور واجب ہے یعنی تاثیرات اجرام علوی کی امہات سفلی مین بدیہی ہے جیسے تبدیل موسم اور پختگی اثمار اور شگفتگی
ازہار وقت معین پر باختلاف اوضاع کواکب و سیارات کے اظہر من الشمس ہے اور مینھ کا برسنا نباتات
کا ظاہر ہونا سب نتیجہ اسی اثر کا ہے اور یہ بھی مسلم ہے کہ کرہ زمین بسبب رطوبات اور فلزات کے اثقل
اور نیرین کے ساتھ قوت جذب اسکو حاصل ہے اسی واسطے جب قمر تحت الارض ہوتا ہے تمام رطوبات عالم
جو فوق الارض ہین مائل بتحت ہو جاتے ہین لیکن ظہور اس اثر کا عالم آب مین بخوبی معاینہ مین آتا ہے
چنانچہ جب ماہتاب سمت الراس پر آتا ہے جو پانی کہ زمین کے نیچے ہے مائل بفوق ہو جاتا اسکو مد جزر
یعنی جوار بھاٹا کہتے ہین اور ظاہر ہے کہ آفتاب و ماہتاب سے اقتران اور قرب و بعد واقع ہوتا رہتا ہے
پس اگر ان دونون مین تفاوت سدس فلک کا ہے تو اسکو نظر تسدیس کہتے ہین اور اگر تفاوت ربع
فلک کا ہے تو تربیع اور ثلث فلک کا ہے تو تثلیث اور نصف کا ہے تو مقابلہ اور اگر ایک جگہ پر دونون ہین
تو مقارنہ کہتے ہین اور انھین تفاوت کو انظار ثانیہ کہتے ہین پس ان انظار ثانیہ مین تاثیر نیرین کی رطوبات
وغیرہ اعضاء انسانی مین بہت قوی ہوتی ہے اسی کا نام بحران ہے اور ظاہر ہے کہ مرض انسان کو
جس روز واقع ہوگا وہ کسی نہ کسی تاریخ مین واقع ہوگا چونکہ نظرات کواکب کا دریافت کرنا متعلق
بعلم نجوم و ہیئت کے ہے اور بدون مہارت دریافت کرنا اسکا دشوار تھا لہذا حکماے قدیم نے براے سہولت
کے تمام تاریخون کو مہینہ کے حدود انظار پر تقسیم کرکے بحارین کے واسطے تین روز کسر سے زیادہ قرار دیے
مثلاً تسدیس اول کے واسطے یوم رابع تربیع اول کے واسطے یوم سابع تثلیث اول کے واسطے چودھوین دن
علی ہذا القیاس اسی طرح ایام باحوری مقرر کیے اور اس روز پر تحریک صناعی کی ممانعت کی اور جو روز
مسہل وغیرہ کے واسطے مقرر کیے وہ اس حساب سے اور اس احتیاط سے مقرر کیے کہ انمین بحران نہین واقع
ہو سکتا ہے یعنی روز ہشتم و دہم و دوازدہم و شانزدہم و نوزدہم و بست و دوم و بست و سوم و بست و پنجم و بست و ششم و
بست و نہم و سی و دوم و سی و سوم و سی و پنجم و سی و ششم و سی و ہشتم و نہم یہ ایام تحریک طبیعت کے واسطے
مقرر ہین باقی ایام مین کبھی نہ کبھی بحران واقع ہو جاتا ہے اور تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اگر بروز بحران

تحریک طبیعت کیجاوے تو ضرر عظیم پہونچتا ہے کیونکہ تحریک صناعی اگر تحریک طبعی کے مخالف پڑی تو طبیعت مقہور ہو جاویگی اور مرض غالب ہو جاویگا اور جو موافق پڑی تو استفراغ اس کثرت کے ساتھ ہوگا کہ رطوبات اصلیہ بھی خارج ہو جاوینگی اسوجہ سے طبیعت مقہور ہو جاویگی پس تجربہ اور احتیاط مقتضی اسی کی ہے کہ بحران کی رعایت ملحوظ رہے اور فقیر کو اسکا تجربہ بیشتر ہوا نعمت اللہ خان ایک رئیس شاہجہان آباد کو فرخ آباد کے ایک طبیب نے بحالت عارضہ تپ کے بروز بحران مسہل دیا دست اُنکے بند نہوے اور اُنکا انتقال ہوگیا اسی طرح بھوپال مین فیاض حسن خان نامے ایک رئیس تھے اُنکو ایک طبیب نے بروز بحران مسہل دیدیا کیفیت سرسامی لاحق ہوکر مرگئے اور چند مریضون کو اسطرح پر مرتے ہوے دیکھا ہے واللہ اعلم **فصل سوم بیان مین طریقہ تشخیص مرض کے** تشخیص مرض عبارت ہے اس بات سے کہ طبیب حقیقت اور نوعیت مرض کو دریافت کرے اور پہچانے کہ کن کن مواضع مین اعضا کے کیا کیا فساد واقع ہے سبب سے مقدم تشخیص مرض ہے بغیر اسکے علاج کرنا بصیرت کے ساتھ ناممکن ہے اور تشخیص مرض اکثر مواقع پر دشوار ہو جاتی ہے بغیر مہارت اور تجربہ مدت العمر کے بصیرت ایسین ہونا سخت دشوار ہے اور تشخیص مرض کے واسطے چند امور پر آگاہی پر ضرور ہے ایک موسم دوسرے مزاج اقلیم اور مزاج بلد اور عادت اور اطوار مریض اور ذکورت اور انوثت اور سن اور مزاج اصلی مریض سے واقف ہووے اور ہیئت اور رنگ اور قوت مریض اور نحافت اور تسمین اعضا مریض اور کیفیت نشست و برخاست اور اضطجاع اور استلقاء اور نوم و یقظہ اور اکل و شرب اور لباس اور پوشاک اور ہوا و مسکن اور صناعت وغیرہ امور دریافت کرے اور اضطراب اور تألم اور تأوہ مریض کا خیال کرے نبض اور قارورہ لمس اور اعضا شکنی وغیرہ حالات دیکھے اور تجاویف شکم مین معدہ اور کبد اور طحال اور قلب کا حال دریافت کرے آلہ لگا کر پس یہ سب امور متعلق بمشاہدہ طبیب کے ہین پھر بذریعہ استفسار کے مریض سے حالات باطنی اُسکے پوچھے موضع درد کا معین کرے اور وظائف اعضا کا حال پوچھے یعنی بھوک لگتی ہے یا نہین غذا ہضم ہوتی ہے یا نہین اجابت بفراغت ہے یا نہین انھین سوالات مین قوت فہم مریض کا بھی حال معلوم ہو جاتا ہے اگر دماغ سلیم ہے تو جواب مطابق سوال کے دیویگا اور معرفت مرض مین بھی سہولت ہوگی پس اگر مریض جواب مخالف تشخیص کے دیوے مثلاً مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ مرض عمومی نہین ہے اور مریض نے بیان کیا کہ میرے تمام اعضا مین درد ہے تو ایسی حالت مین مریض کے قول کا اعتبار نہ کرے اور بعض مریض ایسے کم حس اور لایعقل ہوتے ہین کہ باوصف فتور کسی عضو کے اُسکو سلیم خیال کرتے ہین پس اگر وہ اُس عضو کی شکایت نہ کرین تو اس قول پر بھی

اعتماد نہ کرے اور ہر ایک عضو کے وظیفہ کا حال ایک ایک کرکے پوچھے اگر مریض کہے کہ سر مین درد ہے تو فقط اِس بیان پر اکتفا نہ کرے کیون کہ سر درد بہت سے امراض کا عرض ہے بلکہ چاہیے کہ بقیہ اعضا کی حالت بھی دریافت کرے اگر مریض کہے کہ میرے دل مین یا گردون مین درد ہے تو فقط قول پر بھی اکتفا نہ کرے بلکہ اپنے ہاتھ سے موضع درد کا متعین کرے کسواسطے کہ عوام نہین جانتے کہ گردہ کہان ہے اور دل کہان ہے اور قبل حدوث مرض کے جو غذا مریض نے کھائی ہو اُسکا حال دریافت کرے اور سبب مرض کے دریافت کرنے مین بہت کوشش کرے اور ہر ہر عضو کو ٹٹول کر دیکھے کہ اپنی حالت اعتیادی پر ہے یا نہین وقت اشتداد عوارض کا دریافت کرے لمس سینہ اور پیٹ اور اطراف کا دیکھے کیفیت افرازات کی دریافت کرے جب ہر طرح سے تشخیص سبب اور مرض کی ہو جاوے اُس وقت مبادرت علاج پر کرے اور امراض اعضاے ہضم کی تشخیص کے واسطے ضرور ہے کہ زبان کو اور مُنھ کو دیکھے گو کہ ہندوستان مین پان کھانے کا رواج بکثرت ہے اسوجہ سے لون زبان سے استدلال نہین ہو سکتا تاہم بعض آدمی نہین کھاتے ہین اور بعض ایسا کم کھاتے ہین کہ کُلی کرنے سے زبان اور دہان اُنکا صاف ہو جاتا ہے پس ظاہر ہے کہ زبان بحالت صحت بسہولت سب طرف حرکت کرتی ہے اور نرم اور تر ہوتی ہے اور سپیدی مائل خفیف گلابی ہوتی ہے اور لمس اُسکا اُسیقدر گرم ہوتا ہے جسطرح اور تمام جلد ہوتی ہے اور مرض کی حالت مین رنگ اُسکا متغیر ہو جاتا ہے اور اُسپر ایک پردہ خفیف زردی یا سبزی مائل میلا سا یا سپید جمجاتا ہے کہ دلالت وجود مواد پر کرتا ہے اور اگر ابیض الوسط اور احمر الحوافی والاطراف ہو تو دلیل حماے دائمی یا منقطعہ کی ہے اور اگر احمر ناصع اور خشک ہو تو فنات یعنی کے التہاب پر دلالت کرتی ہے اسوقت مین مضادات اکتاب سے علاج کرنا چاہیے اور تلخی زبان اور فقدان اشتہا اور غثیان اور قے اور اجابت کا نہونا اور درد شکم یہ اسی پر دال ہے اور نبض کی ضربات بچون مین بحساب ایک دقیقہ یعنی منٹ کے (۱۰۰) سے (۱۱۰) تک اور جوانون کی (۹۰) سے (۱۰۰) تک اور سن کہولت کی (۷۵) سے (۹۰) تک اور شیوخ کی (۶۰) سے (۷۵) تک ہوتی ہین اِس تعداد مین جب فرق آویگا حالت مرضیہ پر دلالت کریگا پس اگر تعداد ضربات کی بحساب فی دقیقہ بڑھ جاوے تو متواتر کہلاتی ہے اور جو تواتر کے ساتھ قوت ہووے تو صلب کہلاتی ہے اور ضربات مساوی ہووین تو نبض مساوی ہے ورنہ غیر مساوی اور حرکت اُسکی برابر ہو تو منتظم ورنہ غیر منتظم پس امراض حادہ مین نبض قوی اور صلب ہوتی ہے اور امراض مزمنہ مین بطی وضعیف اور حماے ضعف وغیرہ مین رفیع متواتر ہوتی ہے اور ضربات قلب کے موافق ضربات نبض کے ہوتی ہین اور انفعالات نفسانیہ سے نبض مین بہت تغیر آجاتا ہے

پس چاہیے کہ بعد سکون انفعالات کے نبض دیکھیں حالت انفعالیہ مین نہ دیکھیں اسی طرح حالت تنفس کی اطفال مین بحساب ایک دقیقہ کے (۲۵) سے (۲۶) مرتبہ تک اور کہول مین (۱۸) سے (۲۰) تک ہوتا ہے جب انمین تفاوت واقع ہو تو یقین کرنا چاہیے کہ بیماری ہے اسی طرح وظائف مخ مین اگر تغیر واقع ہو یعنی درد سر ہذیان فقدان نوم تغیر حواس فتور حس و حرکت اطراف مین درد تکسر خدر وغیرہ ہو تو نقصان مخ سمجھنا چاہیے ان سب امور کی تفصیل بحث مشاہدات مین بیان کیجاویگی لیکن نبض کی بحث جس وسعت اور خوبی کے ساتھ بیدک اور طب قدیم مین ہے ویسی طب جدید مین نہین ہے۔ **فصل چہارم علامات عامہ امراض کے بیان مین**۔ واضح ہو کہ مرض کے ساتھ مین جو اعراض لاحق ہوتے ہین وہ بڑی علامت پہچان مرض کی ہے اور اُس سے تشخیص کو بہت مدد ملتی ہے پس علامات مین سے بعض علامات ظاہرہ ہین وہ یہ ہین کہ وظائف اعضا مین تغیر آجاوے جس عضو کے فعل مین تغیر آویگا وہی عضو ماؤف قرار پاویگا اور تغیر وظائف کا بیشتر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ منسوجات مین اُس عضو کے تغیر آجاوے اور اعراض بھی دو قسم کے ہوتے ہین ایک عام کہ تمام بدن مین ہووے جیسے حرارت تمام جسم مین گھٹ یا بڑھ جاوے یا خاص کہ جو عضو خاص سے متعلق ہے مثل خاص سر سے یا معدہ سے یا جگر وغیرہ سے اور منجملہ اعراض عامہ کے ایک حرارت لمس ہے کہ حرارت غریزی جسم کی بواسطہ انتشار خون کے تمام جسم مین پھیلی ہے بزمانہ صحت یہ حرارت اعتدال پر ہوتی ہے اُسوقت ظاہر نہین ہوتی ہے البتہ تجاویف احشاء باطنہ مین بہت ہوتی ہے اور ظاہر بدن پر بحالت اعتدال درجۂ واحد پر رہتی ہے یعنی نہ گرم نہ سرد اور امراض حادہ مین حرارت بڑھجاتی ہے جیسے حمیات دائمہ مین کیونکہ بسبب احتقان خون کے جسم کی حرارت کو اشتعال ہوجاتا ہے اور چہرہ اور ہاتھون کی ہتھیلیون مین اور شفتین اور ملتحمہ مین دونون آنکھون کے سُرخی ہوتی ہے اور قلق اور تعب اور ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا لاحق ہوتا ہے اور جس طرح زیادتی تواردِ دم سے حرارت جلد کی بڑھجاتی ہے اسی طرح اعضاء باطنی کے منسوجات مین توارد دم کا علی العموم ہوجاتا ہے اسی کے سبب سے تشنگی برقرار رہتی ہے درد سر ہوتا ہے نبض سریع ہوجاتی ہے اور انھین عوارض کو تپ یا بخار یا حمی کہتے ہین اور اگر حرارت اعتیادیہ گھٹ جاوے تو امراض ضعف لاحق ہوتے ہین یا کمیت مقدار خون کی بسبب انزفہ مثل بواسیر یا رعاف یا حیض وغیرہ کے گھٹ جاوے یا ارتداع حرارت غریزی کا باطن کی جانب کو ہوجاوے جیسے حمیات دوریہ مین قشعریرہ اور سردی معلوم ہوتی ہے اور جلد کھچ جاتی ہے بدن پر رونگٹے ایسے کھڑے ہوجاتے ہین جیسے پر نوچ ڈالنے سے مرغ کی جلد پر دانے معلوم ہوتے ہین اور ہونٹ اور ناخن سپید اور نیلے ہوجاتے ہین اُسکے بعد پھر حرارت غریزی خارج کی طرف منبسط ہوتی ہے لیکن کیفیت

اگر بسبب قلت کمیت خون کے ہو تو خوفناک ہے جیسے ہیضۂ وبائی یا حمائی خبیثہ مین ہوتا ہے دوسرا عرض عوارض عامہ سے عرق ہے یعنی پسینا یہ داخل افراز عام ہے کہ مسامات جلد سے خارج ہوتا ہے کبھی پسینہ زیادہ آتا ہے کبھی کم آتا ہے کبھی حالت اعتیادی پر رہتا ہے لیکن جو پسینا بسبب حرارت موسم یا اماکن حارہ مثل حمام و ریاضت وغیرہ کے نکلے وہ عرض مین داخل نہین ہے پس زیادتی عرق کا بروز بحران داخل آثار حمیدہ ہے یہان تک کہ پسینہ نکلنے سے پیشتر مریض کو گھبراہٹ اور بےچینی ہوتی ہے پھر اس کثرت سے پسینہ آتا ہے کہ تمام کپڑے اور فرش مریض کا تر ہو جاتا ہے اور مریض صحت پاتا ہے اسیواسطے بعض آدمی اس قسم کے امراض مین گرم کپڑا اوڑھ کر پسینا نکالتے ہین اور بحالت مرض فساد اعضاء رئیسہ کے یا حمیات خبیثہ مین یا ہیضہ مین یا اسہال وغیرہ امراض ضعف مین کثرت پسینہ کی خصوصاً چہرہ پر دلیل انقضاء حیات کی ہے اور فقدان پسینہ کا حمیات التہابیہ مین دلیل شدت التہاب تپ کی ہے اور کبھی کثرت بول وغیرہ افرازات سے قلت پسینہ کی ہوتی ہے جیسے ذیابطس مین ہوتا ہے اور کبھی پسینہ مین بدبو ہوتی ہے کہ وہ حمائے عفنیہ پر دلالت کرتی ہے یا حبس بول مین پیشاب خون مین ملجاتا ہے اور پسینہ مین بو پیشاب کی آتی ہے یہ بھی مرض مہلک ہے اور کبھی پسینہ مین بسبب کثرت استعمال الائچی یا لونگ یا مشک یا زعفران یا شراب کے بو انھین اشیا کی آجاتی ہے تیسرا عرض ہیئت جسم کی ہے پس ہزال تام دلیل فنا ہو جانے مادۂ شحمیہ کی ہے کیونکہ مادۂ شحمیہ کے سبب سے جسم بھرا ہوا اور سڈول اور تنومند ہوتا ہے جب یہ مادہ جاتا رہتا ہے تو گال پنک جاتے ہین ہڈیان نکل آتی ہین بدن لاغر و نحیف ہو جاتا ہے گال اور کنپٹیان بیٹھ جاتی ہین کھال ہڈی سے چمٹ جاتی ہے یہ دلیل امراض مزمنہ کی ہے اور امراض اعضاے ہضم یا اعضاے تنفس مین یہ کیفیت اکثر ہو جاتی ہے اسی طرح سمن مفرط مین جسم حد اعتدال سے زیادہ فربہ ہو جاتا ہے اور حجم جسم کا بڑھ جاتا ہے اور گوشت نرم اور ڈھیلا ہوتا ہے اور یہ بات اکثر امراض بلغمیہ پر دلالت کرتی ہے اور اسکے امراض اکثر مزمن اور ضعف کے ہوتے ہین اسی طرح حالت جلوس و اضطجاع اور حالت نوم جب حالت اعتیادیہ سے خارج ہو جاوین دلیل حدوث مرض کی ہے اور جو شخص سیدھا بیٹھ سکے تو وہ دلیل امراض احشاء البطنیہ یا صدریہ کی ہے اور جو چت نہ لیٹ سکے تو دلیل مرض قلبی یا ریوی کی اور جو منحنی ہو کر نہ بیٹھ سکے دلیل امراض احشاء البطنی عصبی کی ہے اور جو شخص ہر وقت سیدھی کروٹ لیتا ہے سلامت فساد کبد یا ریہ یمنی کی ہے اور بائین کروٹ لیتا ہے دلیل مرض طحال یا ریہ یسری کی ہے اسی طرح چہرہ اگر سرخ اور چمکتا ہوا ہو تو دلیل امتلاء دموی اور حمیات التہابیہ کی ہے

اور زرد اور بھیانک ہو تو دلیل ضعف اور مرض مزمنہ کی ہے اور اگر عبوس اور تشنج ہو تو دلیل درد دائم کی ہے اور کبھی شفت کی دلیل آفت اعضاء حرکت اور لقوہ کی ہے۔ فصل پنجم بیان مین علامات خاصہ امراض سر کے۔ اعضاء راس کی بیماریون کے عوارض حسب ذیل ہین اور یہی امراض مجموع عصبی کے کہلاتے ہین واضح ہو کہ اعضاء راس مین دماغ عضو رئیس ہے اور سب حواس سر مین ہین پس جب کچھ بھی تغیر دماغ مین لاحق ہوگا تو تغیر حس و حرکت مین اور قواے عقلیہ مین ہو جاویگا اور مطابق شدت و خفت مرض کے شدت و خفت اعراض مین بھی ہوگی پس دوار اور شقیقہ وغیرہ انواع صداع مین نفس دماغ مین تغیر ہو جاتا ہے اور کبھی نفس دماغ مین تغیر واقع ہوتا ہے اُسکی جہت سے شقیقہ اور دوار وغیرہ انواع صداع عرض اُس مرض کے ہو جاتے ہین اور تغیر دماغ مرض اصلی ہوتا ہے اور کبھی صداع اشتراکی ہوتی ہے اس طرح پر کہ مجموع دوری یا مجموع تنفسی یا مجموع ہضمی مین تغیر واقع ہوا اُسکی جہت سے درد سر ہونے لگا پس جبکہ ان اعراض کے ساتھ اور اعراض نہون اُسوقت مین یہ اعراض جوہریہ ہین یعنی خود مرض ہین کسی مرض کے عرض نہین ہین اور جو اُنکے ساتھ اعراض مجموع دوری یا مجموع ہضمی وغیرہ لاحق ہون تو اُسوقت اشتراکی متصور ہونگے بہرکیف اگر ان اعراض مخیہ کے ساتھ مین ثقل راس اور احمرار عینین اور کانون مین طنین اور چہرہ پر تمتماہٹ معلوم ہو تو جاننا چاہیے کہ التہاب دماغ ہے یعنی ورود خون کا دماغ مین ہوتا ہے اور اگر علامات مذکورہ اُسکے ساتھ نہ پائی جاوین تو خیال کرنا چاہیے کہ مرض عصبی ہے یعنی پہلا مرض التہابی ہے دوسرا مرض غیر التہابی اور کبھی اس بیماری کے ساتھ یعنی التہاب دماغ کے ساتھ اعراض عامہ بھی لاحق ہوتے ہین جیسے حرارت اور گرمی تمام جلد بدن کی اور خشکی جلد کی اور سرعت اور امتلا نبض کا اور سب علامتین تپ کی پائی جاتی ہین اور یہ سب اعراض بسبب زیادتی کیفیت خون کے ہوتے ہین اور کبھی تغیر دماغ مین عرض عام یہ ہوتا ہے کہ تمام جسم مین تعب اور ملالت اور سستی اور حرکت کرنے پر قادر نہونا یا بہ تکلیف قادر ہونا اور پیٹھ مین درد ہونا خصوصاً قطن مین اور ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا اور قواے عقلیہ مین ثوران کا آجانا یا خمود کا ہو جانا پس بحالت ثوران کے ہذیان ہوتا ہے اور فکر مین انتظام نہین ہوتا ہے اور بے وجود تخیلات دکھائی دیتے ہین اور بے وجود آوازین سنائی دیتی ہین اُنہی کے موافق مریض کلام کرتا ہے اور جواب دیتا ہے اسی کا نام اختلاط اور ہذیان ہے اور کبھی بے اصل اور بے حقیقت تصورات اُسکے ذہن مین متصور ہوتے ہین اور بوقت خمود کے بطی الفہم ہو جاتا ہے اور جواب نہین دے سکتا ہے اور غلطی بصارت مین اور گرانی سماعت مین ہو جاتی ہے اور یہ امور جیسے جیسے زیادتی پکڑتے جاتے ہین یہان تک کہ فہم و ادراک بالکل زائل ہو جاتا ہے

اور عقل زائل ہو جاتی اور سکون بحت کی حالت مین ہو جاتی ہے اور تخدیر مجموع عصبی مین ہو جاتی ہے اور ہاتھ پاؤن مین زخم اور درد نے پڑ جاتے ہین پس طبیب کو ضرور ہے کہ ہر طرح کی حرکت پر غور کرے اور ہر قسم کی باتین پوچھے اگر جواب انتظام کے ساتھ نہو تو تغیر مخ اور مجموع عصبی کا یقین کرنا چاہیے اور اگر اختلال عظیم مجموع عصبی مین ہوگا تو ہذیان عام اور لا یعقل بحت ہو جاویگا اور ہر فعل اُسکا خارج از عقل ہوگا اسکو جنون کہتے ہین اور جنون منقطع یعنی جنون دوری عبارت اِس سے ہے کہ کسی وقت ہذیان ہو اور کسی وقت نہو اور جنون مفرد عبارت اِس سے ہے کہ کسی خاص بات یا معاملہ مین ہذیان ہو اور کبھی تغیرات حرکت واحساس مین ہوتے ہین اور قوے عقلیہ سلیم ہوتے ہین یا اندک تغیر ہوتا ہے اسکو شلل عام کہتے ہین یعنی اعصاب خشک ہو جاوین اور حرکت باطل ہو جاوے اور شلل حرکت اُسکو کہتے ہین کہ فقط حرکت باطل ہو جاوے اور حس باقی رہے اور شلل تام اُسکو کہتے ہین کہ حس وحرکت دونون باطل ہو جاوین اور فقد الحس اُسے کہتے ہین کہ فقط حس باطل ہو جاوے حرکت نہ باطل ہووے یہ سب عوارض دلالت کرتے ہین فساد مخ پر یعنی نفس مخ مین فساد آیا ہے یا اُسکے متعلقات مین فساد ہے اور منجملہ اعراض کے تشنجات کہلاتے ہین یعنی عضلات مین انقباض اور کھچاوٹ آجاوے جس سے عضلات سکڑ جاوین منبسط نہو وین یا آنکہ عضلات مین انبساط آجاوے یعنی ڈھیلے ہو جاوین کہ حرکت انقباضی اُنسے نہ ہو سکے یا آنکہ حرکت انبساطی اور انقباضی بلا ارادہ ہر وقت بر سبیل توالی ہوتی ہو اِس مین اطراف علیا اور سفلی اور پشت مین اختلاج کے طور پر حرکت انبساطی وانقباضی متواتر اور متوالی محسوس ہوتی ہے یہ دلیل ہے اِس بات پر کہ تغیر شدید وعظیم عصبانی مخ مین اور اُسکے متعلقات مین آگیا ہے

تشنج

## بیان اعراض اعضاء تجاویف سینہ یعنی اعضاء دورہ اور تنفس مین جو اعراض

لاحق ہووین پس منجملہ ان اعراض کے کھانسی ہے خواہ خشک کھانسی ہو یا تر ہو اور ضیق النفس یعنی کوتہ دمی اور نفس متواتر یعنی دم چلنا جب یہ اعراض پائے جاوین تو جاننا چاہیے کہ پھیپڑے مین تغیر واقع ہوا ہے کیونکہ تنفس فعل پھیپڑے کا ہے پس اگر اِن اعراض کے ساتھ حرارت بھی ہووے تو جاننا چاہیے کہ پھیپڑے مین یا شعب مین التہاب اور حدت آگئی ہے اور اگر حرارت اسکے ساتھ نہو تو جاننا چاہیے کہ مرض مزمن ہے پس بصاق کو دیکھنا چاہیے کہ اسمین غرویت اور لزوجت ہے یا نہین اگر ہو تو جانو کہ مرض خفیف اور حاد ہے اور شعبی ہے اور اگر کف مین خون پایا جاوے اور غرویت نہو تو مرض جوہر ریہ مین ہے اور اگر کف سائل ہو اور بلبلے اُسپر تیرتے ہون تو جاننا چاہیے کہ پھیپڑے مین میل ہے اور اسکی ترکیب مین فساد آگیا ہے اور اگر کف مین ریم آتا ہو اور بدبو ہووے تو جاننا چاہیے

اگر پھیپھڑے مین زخم پڑگیا ہے اور ترکیب مین فساد عظیم آگیا ہے اور اگر خون بکثرت آتا ہو تو سمجھنا چاہیے کہ وہ علاوہ زخم کسی رگ کا منہ کھل گیا ہے اور اگر پیپ بکثرت آوے تو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شش مین بہت زخم کے گڑھا پڑگیا ہے بہرکیف امراض ریہ مین نفث کو بہت غور اور تامل اور بنظر غائر دیکھنا چاہیے تاکہ حقیقت امراض ریہ کی مشخص ہو جاوے کیونکہ تنفس اور اصلاح خون اسی عضو سے متعلق ہے اور اسکے فساد سے تپ دق اور ذبول اور موت لاحق ہوتی ہے اور اگر تجویف سینہ مین جانب ایسر کے بمقام قلب درد ہو تو سمجھنا چاہیے کہ قلب کی بیماری ہے اور اسکے ساتھ مین تعب عام اور بیہوشی لازم ہے اور نبض غیر منتظم ہو جاتی ہے پس اگر یہ مرض حاد ہے تو حمائے التہابیہ اور وہ اسکے ساتھ ضرور ہوگی اور اگر اعراض التہابیہ اسکے ساتھ نہووین اور نیند مین آرام نہ ملے اور کوتہ دمی بشدت ہو اور ضعف النبض ہووے اور نبض غیر منتظم ہووے تو سمجھنا چاہیے کہ قلب مین تغیر عضوی واقع ہے اسوقت دوران خون بند ہو کر جلد مریض مرجاویگا اور اگر مرض جدران صدر مین ہوگا تو اسکے ساتھ اگر وہ اعراض نہووین جو تغیر اعضاء دورہ اور اعضاء تنفس پر دلالت کرتے ہین تو دلیل اس بات پر ہے کہ تغیر غشاء مستبطن صدر مین واقع ہے پھر اگر درد ناخس اور شدید ہے اور سانس لینے سے زیادہ ہوتا ہے تو دلیل التہاب حاد کی ہے اور اگر درد شدید ہے اور ہاتھون کی حرکت سے درد زیادہ ہوتا ہے اور تپ بھی اسکے ساتھ ہے تو جاننا چاہیے کہ جدار صدری مین مرض ہے اور امراض صدر کی شناخت اسطرح سے کرتے ہین کہ سینہ پر ایک سبک لکڑی سے یا ہاتھ کی انگلیون سے ٹھوک کر بجاتے ہین اس طریق سے کہ ایک ہاتھ کی انگلیان سینہ پر رکھکر دوسرے ہاتھ کی انگلیون سے ٹھوکین اور جابجا تمام سینہ پر اسیطرح قرع کرین پس اگر اس قرع سے آواز نہین نکلے اور اسکے ساتھ مین اور اعراض بھی نہووین تو دلیل صحت ہے اور اگر اسکے ساتھ مین اعراض خفیف ہووین تو مرض شعبی جاننا چاہیے اور اگر آواز خفی نکلے تو جاننا چاہیے کہ مرض ریہ مین ہے اور اگر باوجود خفی ہونے آواز کے رنانت اسمین نہین ہے بلکہ ٹھوس آواز ہے تو سمجھنا چاہیے کہ فساد عظیم پھیپھڑے مین ہے مثلاً خشونت آگئی ہے یا سختی آگئی ہے اور اسمین سیل بہت ہے اور اگر تمام سینہ مین آواز اسی قسم کی ہے تو جاننا چاہیے کہ مادہ رقیق یا ریم بھرا ہوا ہے اسکو علیت قرع کہتے ہین اور بھی مسامعہ صدریہ قلب کے اوپر رکھکر کان لگا کر سنے اگر معمولی مقام سے زیادہ جگہ تک آواز دھک دھک کی آوے تو جانو کہ قلب کی ضخامت بڑھ گئی ہے یا معمولی جگہ سے جو دو جو کم ہوگئی ہے تو جانو کہ ضمور لاحق ہوا ہے اور اسکا ادراک سینہ پر ہاتھ رکھکر دیکھنے سے بھی خوب ہوتا ہے اور بھی مسامعہ سے حرکت دخول و خروج ہوائے تنفس کی معلوم ہوتی ہے پس اگر دخول ہوا مین خرخرہ کی آواز معلوم ہو

مسامعہ صدر

تو جاننا چاہیے کہ مادۂ مخاطیہ عائق ہوتا ہے شعب مین بھرا ہوا ہے اسی طرح مساعہ لگا کر مریض سے باتین کرنے کو کہین اگر محسوس ہووے کہ سینہ سے کلام کرتا ہے تو عائق کے وجود پر دلالت ہے علی ہذا اصوات مختلفہ سے امراض اعضاء تنفس کا حال معلوم ہوتا ہے اور اگر عضو دورہ یعنی قلب کا حال معلوم کرنا ہو تو آواز ضربات پر خیال کرین پس اگر آواز قوی محسوس ہو تو انقباض بطون قلب پر دلالت کرتا ہے اور اگر ایک ضربہ کی آواز قوی اور دوسرے کی آواز اس سے کم قوی ہو تو انقباض اذنین قلب پر دلالت کرتا ہے اور اگر انتظام مین ضربات کے فتور ہو تو آوازین مختلف محسوس ہوتی ہین مثل سیٹھے کی آواز کے یا پی کی آواز کے وغیر ذالک بہر کیف یہ آلہ واسطے تشخیص امراض قلب وریہ کے نہایت معین ہے۔

بیان اعراض امراض بطن۔ اسمین استدلال بہت طرح سے کیا جاتا ہے از انجملہ ایک مُنھ ہے کہ زیادتی لعاب دہن اور تلخی اور ترشی اور نمکینی ذائقہ زبان اور خشکی زبان یا پھیکا ہونا ذائقہ زبان کا یا فقدان ذائقہ بالکلیہ علامتین مرض تنات ہضمی کی ہین اگر ان کے ساتھ حرارت اور خشکی جلد اور سرعت نبض ہو تو جاننا چاہیے کہ مرض حاد ہے اور اگر یہ بات نہین ہے تو مرض مزمن یا عصبی ہے اسی طرح زبان سے استدلال کرتے ہین کبھی زبان سرخ ہوتی ہے کبھی خشک یا مرطوب یا پتلی اور چوڑی یا سپید یا زرد یا سیاہ یا سنجابی یا تمام زبان اسیطرح کی ہو یا تھوڑی سی زبان کی یہ حالت ہو یا سرخی سطح زبان مین ہو اور کنارون پر نہو یا دانون کے بطور رینگ کے طبقات مختلف جمے ہون یا زبان ہا ہب اور ساہیض اور ساطس بصورت آبگینہ کے ہو یہ علامتین امراض ہضم اور حمیات دائمہ اور غشیہ اور اسہال اور ضعف پر دلالت کرتی ہین اور کبھی زبان کے اور کلون کی باطن جلد پر اغشیہ کا ذبہ پیدا ہو جاتی ہین اور کبھی قروح اور بثور پیدا ہوتے ہین کبھی انمین سے خون یا ریم بہتا ہے یہ دلیل امراض خاصہ زبان کی ہے اور کبھی بسبب امراض عامہ کے بھی یہ کیفیت ہوتی ہے اور امراض ضعف مین بھی ایسا ہو جاتا ہے اور بوے دہن سے بھی استدلال کرتے ہین اور کبھی اختقان اُن غدد کا بھی ہو جاتا ہے جو تجویف دہان مین ہین اُسوقت کلّین یا زبان کے نیچے ورم لاحق ہوتا ہے اور کبھی چہرہ پر ورم انکی سبب سے آجاتا ہے اور کبھی لوزتین مین احتقان ہوتا ہے انکی جہت سے حلق مین ورم ہو جاتا ہے اس سے چبانا اور نگلنا نوالہ کا دشوار ہوتا ہے کبھی ان اورام مین ریم پڑ جاتا ہے اور یہ امور امراض عامہ پر بھی دلالت کرتے ہین یا امراض تنات ہضمی پر دلالت کرتے ہین اور درد شکم اور حرارت اور نفخ اور ورم سے استدلال موضع ماؤف پر کیا جاتا ہے اور فقدان اشتہا اور کثرت تشنگی اور قے اور ڈکار کا آنا اور مُنھ مین پانی بھر آنا آفت معدہ پر دلالت کرتا ہے اور اگر بجانب جگر کے صلابت یا درد ہو اور رنگ جلد مائل بزردی ہو اور قے مین صفرا گرے اور قارورہ مین زردی ہو اور ہضم مین فتور ہو اور طبیعت

قبض ہو یا دست آتے ہون تو علامت فساد کبد کی ہے اور اگر جانب طحال نفخ یا ورم وغیرہ پایا جاوے اور اُسکے ساتھ تپ بھی ہووے تو دلیل فساد طحال کی ہے اور اگر ناف یا اُسکے حوالی مین درد یا مروڑ اور قبض یا اسہال اور قراقر محسوس ہو تو دلیل آفت امعا کی ہے خواہ امعاء غلاظ مین ہو یا امعاء دقاق مین اور کوکھ ن مین درد یا نفخ وغیرہ ہو اور پیشاب بعسر ہووے اور حرارت بھی اُسکے ساتھ ہو تو دلیل فساد گردون کی ہے اور اگر مابین ناف اور عانہ کے درد ہو اور عسر بول ہو اور مریض مرد ہووے تو دلیل فساد مثانہ کی ہے اور جو عورت ہو اور وظائف رحم مین فتور ہو تو دلیل امراض رحم یا حمل کی ہے اور اگر اُسکے ساتھ ورم سخت اور درد شدید ناخس ہو تو جاننا چاہیے کہ ترکیب عضو مین فساد عظیم ہے پس اگر ورم ممتد ہو اور آواز رنانت کے ساتھ دیوے تو جاننا چاہیے کہ گیاس تجویف عضو مین بھری ہے اور اگر ورم نرم اور متموج ہو اور رنانت آواز مین نہو تو جانو کہ رطوبات سائلہ تجویف مین بھری ہین اور قے اور بول و براز سے بہت استدلال ہوتا ہے پس قے مین یا مادۂ غذائی گرتا ہے یا مادۂ صفراوی یا مادۂ مخاطیہ یعنی بلغمیہ یا مادۂ دموی یا پانی یا پیپ بدبو کرتی ہے اس سے حال امراض معدے کا معلوم ہوتا ہے اور براز مین کبھی ثفل غذا کا آتا ہے یا مادۂ مخاطیہ یا مادۂ دموی یا مادۂ مدم یعنی کچلہو یا ریم یا مادہ صفراوی وغیرہ آتا ہے مطابق تغیرات قنات ہضمی کے۔ اور بول مین کئی باتین ہین ایک یہ کہ مقدار پیشاب کا کیست معمولی سے زیادہ یا کم ہو دوسری یہ کہ اُسمین مادہ منویہ یا ریم یا صفرا یا لعابیت یا اجزاے حامضہ یا شکر یا بتی یعنی کھار ہووے تیسری یہ کہ ریت یا پتھری گرے چوتھی یہ کہ خون خالص آوے اس سب کی تفصیل آگے لکھی جاویگی فائدہ تشخیص مرض کی جب تک نہووے معالجہ بخوبی نہین ہو سکتا ہے جز علاج کی تشخیص ہے اور تشخیص بہت سے امور کی اعانت سے ہوتی ہے ایک موسم کا خیال کرنا چاہیے کہ گرمی یا جاڑا ہے ربیع ہے یا خریف پھر اقلیم کے مزاج کو دیکھنا چاہیے اور سن مریض یا مزاج مریض اور جثہ اور استعداد اور ذکورت اور انوثت اور علت اور پیشہ اور مزاج شہر اور ہیئت مریض کہ رنگ اُسکا کیسا ہے اور قوت اُسکی کیسی ہے اور فربہ ہے یا لاغر اور ساکن پڑا ہے یا منضجر ہے ہاے واے کر رہا ہے اور بیٹھا ہے یا چت لیٹا ہے اور نیند آتی ہے یا نہین اور فرش اور لباس اور مسکن اُسکا کیسا ہے اور بو اُسمین کس قسم کی آتی ہے اور اعراض آگے کیسے ہین یعنی تغیرات عامہ مثل حرارت اور اختقان اور سرعت نبض اور اعضا شکنی وغیرہ عوارض تپ کے لاحق ہین یا نہین اور اعضاء مذکورۂ بالا مین تغیرات واقع ہین یا نہین اگر مریض درد بتا دے تو موضع درد پر ہاتھ اسکا رکھو اگر خود معالج اپنے ہاتھ سے موضع درد متعین کرے اور اسباب اُسکے اکل و شرب وغیرہ سے دریافت کرے اور وظائف

وافعال اعضاء ماؤفہ کا دریافت کرے مگر بعض مریض اس قسم کے ہوتے ہین کہ وہ تعبیر کرنے مین حال واقعی کے عاجز و قاصر ہوتے ہین پس معالج اپنے قیاس اور علامات وغیرہ سے امر واقعی سمجھ لے فقط بیان مریض پر اکتفانہ کرے اور ہر ایک عضو کے وظائف کا حال استفسار کرے اور اگر مریض کا جواب کافی نہو تو جو شخص اسکے پاس ہر وقت رہتا ہو اُس سے پوچھے اور جو کچھ مریض کی تدابیر کی گئی ہون اُنکو دریافت کرے اور اُن تدابیر سے جو کچھ نتیجہ مترتب ہوا ہو اُسپر خیال کرے اور تمام اعضاء تجاویف کو اچھی طرح ٹٹول کر دیکھ لے اور علیت قرع وغیرہ سے پہچانے اور دیکھ لیوے کہ مرض حادث ہے یا مزمن التہابی ہے یا غیر التہابی ضعف کا مرض ہے یا قوت کا یا فساد ترکیب عضو کا اُسکو بھی دیکھ لیوے کہ اعضاء راس سلیم ہین یا نہین اور اعضاء صدر اور اعضاء بطن سب کا تجسس کر لیوے اور افرازات کا بھی حال دریافت کرے کہ پسینہ آتا ہے یا نہین پاخانہ حسب معمول ہوتا ہے یا نہین فصد کھلانے کی یا مسہل لینے کی عادت تھی یا نہین، اگر عورت بالغہ ہے تو حال ایام ماہواری کا دریافت کرے جیسا کہ اوپر تفصیل اسکی لکھی گئی ہے بغیر دریافت ان حالات اور تشخیص کر لینے مرض کے علاج ہرگز نہ شروع کریگا اگر اتفاقیہ شفا ہو گئی تو یہ دلیل حذاقت معالج کی نہین ہو سکتی ہے اور مواخذہ عقبیٰ سے بری نہوگا کسواسطے کہ یہ معاملہ جان کا ہے اگر طبیب مرض کو سمجھ کر اور تشخیص کر کے علاج کریگا تو کبھی غلطی نہ واقع ہو گی اور اگر شاذ و نادر تشخیص مین خطا ہو گئی تو عند اللہ ماخوذ نہین ہو سکتا ہے اور اگر بے سمجھے علاج کیا اور فائدہ مریض کو ہوا تو بھی مواخذہ اس امر کا رہیگا کہ بے سمجھے کیون علاج کیا اور یہ بھی واضح رہے کہ امراض بعضے مجہول السبب ہوتے ہین اور بعضے معروف السبب اور معروف السبب مین بعضے مخصوص ایک نوع خاص کے ساتھ ہین جیسے بیشتر امراض اہل یورپ کو ہوتے ہین یا وہ امراض کہ مخصوص جہاز والون کے ساتھ ہین یا جنون خمری کہ مخصوص شراب خوارون کے ساتھ ہین یا مخصوص ساتھ مزاج اور زمانہ کے ہون مثلاً وبہ کہ امزجہ خاص مین ایک زمانہ خاص مین ہوتا ہے یا مخصوص پیشہ سے ہو جیسے قولنج سربی وغیرہ یا مخصوص بالبوین ہو جیسے امراض متوارثہ۔ اللّٰہم احفظنا من کل بلاء الدنیا و عذاب العقبیٰ

ختم ہوئی جلد اول

## خاتمۃ الطبع

پس از حمد شافی مطلق و نعت رسول برحق گوشگذار ان اسرار سخن اور ماہران غوامض ہر فن کو مژدہ طرب افزا کہ اس زمان صحت اقتران مین نسخۂ وحید و فرید قانون طب جدید۔ جامع حقائق سلیقہ حاوی مطالب جلیلہ دست آویز طبیبان روزگار دستور العمل کاملان دیار۔ مزیل علل و اسقام دافع امراض اقسام مجموعۂ قوانین علمی و عملی و ذخیرۂ مآرب خفی و جلی متضمن علاجہاے بسیط مسمی بہ بحر محیط مصنفہ ارسطوے دوران افلاطون زمان سند الحکما و الفخام راس الحکماء العظام۔ الادیب البارع المکرم الحسیب النسیب المعظم۔ المحقق النحریر الاوحد الشہیر البری من الشین شمس الحکما جناب حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی عمر فیضہ بدوام الایام و اللیالی۔ واضح ہو کہ حضرت مصنف ممدوح نے اس کتاب کی تصنیف مین عمر گرانمایہ کا بہت بڑا حصہ صرف کیا ہے یعنی طب قدیم مین جو کچھ تطویل مل اور زلات مخل تھے انکو نکال کر مسائل اور تجارب جدیدہ حذاق یورپ کے شامل فرمالیے ہین اور اپنی تحقیقات اور تجربہ کے امور بھی مندرج کیے ہین۔ یہ کتاب جامع مسائل طب جدید بڑی ضخیم ہے اور چونکہ یہ علم بہت بڑا ہے لہذا امر کوز خاطر حضرت مصنف یہ ہے کہ یہ کل بیان پانچ جلدون مین ختم ہو اور ہر ہر جلد کے کئی کئی رسالے ہون اگر خواستہ جناب اقدس الٰہی ہے تو باقی جلدین بھی مرتب ہو کر معرض طبع مین آئینگی لیکن بالفعل منجملہ اُن اجلاد کے جلد اول جسمین پانچ رسالے ہین اس تفصیل سے رسالۂ اول بیان مین تعریف اور موضوع اور غرض علم طب کے اور بیان تاریخی اس علم کا کہ کب سے کس طرح رواج اسکا ہوا۔ اور صحت اور مرض اور موت اور حیات کی تعریف۔ اور اسباب حدوث مرض کے رسالۂ دوم بیان مین ارکان و اخلاط و قویٰ و امزجہ و ارواح و افعال کے رسالۂ سوم تشریح مین کالبد انسانی کے رسالۂ چہارم بیان امراض مین علی العموم یعنی بقول کلی رسالۂ پنجم مین بیان عمر مرض اور زمانہ ابتدا اور اشتداد اور توقف اور انحطاط کا ہے اور منذرات کا بھی ذکر ہے یعنی کون حالت کس مرض کی منذر ہے۔ بہزاران اہتمام و حسن انتظام بہ خوش قلمی خطاط زرین رقم حسب تحریک حضرت مصنف و بزیر صحت محتشم الیہ مطبع نامی منشی نول کشور لازال بالفرح و السرور واقع لکھنؤ مین بماہ جون [illegible] مطابق ماہ شوال [illegible] حلیۂ طبع سے آراستہ ہو کر حمائل گلوے مشتاقان اور صحت بخش مریضان ہوئی۔

### اعلان

حق تصنیف اس کتاب فیض انتساب کا بحق مطبع اودھ اخبار محفوظ و محدود ہے